﴿... اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِاللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ﴾ (آل عمران: ٧٤) ﴿... عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾ (بنی اسرائیل: ٨٠)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۲ جمعۃ المبارک ۲۴ نومبر ۱۹۹۵ء شمارہ ۴۷

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کوئی انسانی خلق اخلاق فاضلہ میں سے ایسا نہیں ہے جس کے ظاہر ہونے کے لئے خدا تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو موقعہ نہ دیا

"قوم کی راہ میں جان دینے کا حکیمانہ طریق یہی ہے کہ قوم کی بھلائی کے لئے قانون قدرت کی مفید راہوں کے موافق اپنی جان پر سختی اٹھاویں اور مناسب تدبیروں کے بجالانے سے اپنی جان ان پر فدا کر دیں نہ یہ کہ قوم کو سخت بلا یا گمراہی میں دیکھ کر اور خطرناک حالت میں پاکر اپنے سر پر پتھر مار لیں یا دو تین رتی اسٹرکنیا کھا کر اس جہان سے رخصت ہو جائیں اور پھر گمان کریں کہ ہم نے اپنی اس حرکت بیجا سے قوم کو نجات دے دی ہے۔ یہ مردوں کا کام نہیں ہے، زنانہ خصلتیں ہیں۔ اور بے حوصلہ لوگوں کا ہمیشہ سے یہی طریق ہے کہ مصیبت کو قابل برداشت نہ پاکر جھٹ پٹ خودکشی کی طرف دوڑتے ہیں۔ ایسی خودکشی گو بعد میں کتنی ہی تاویلیں کی جائیں مگر یہ حرکت بلاشبہ عقل اور عقلمندوں کا ننگ ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ ایسے شخص کا صبر اور دشمن کا مقابلہ نہ کرنا معتبر نہیں ہے جس کو انتقام کا موقعہ نہ ملا۔ کیونکہ کیا معلوم ہے کہ اگر یہ انتقام پر قدرت پاتا تو کیا کچھ کرتا۔ جب تک انسان پر وہ زمانہ نہ آوے جو ایک مصیبتوں کا زمانہ اور ایک مقدرت اور حکومت اور ثروت کا زمانہ ہو اس وقت تک اس کے سچے اخلاق ہرگز ظاہر نہیں ہو سکتے۔ صاف ظاہر ہے کہ جو شخص صرف کمزوری اور ناداری اور بے اقتداری کی حالت میں لوگوں کی ماریں کھاتا مرجاوے اور اقتدار اور حکومت اور ثروت کا زمانہ نہ پاوے اس کے اخلاق میں سے کچھ بھی ثابت نہ ہوگا اور اگر کسی میدان میں جنگ میں حاضر نہیں ہوا تو یہ بھی ثابت نہ ہوگا کہ وہ دل کا بہادر تھا یا بزدل۔ اس کے اخلاق کی نسبت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ ہم نہیں جانتے ہمیں کیا معلوم ہے کہ اگر وہ اپنے دشمنوں پر قدرت پاتا تو ان سے کیا سلوک بجالاتا اور اگر وہ دولت مند ہو جاتا تو اس دولت کو جمع کرتا یا لوگوں کو دیتا۔ اور اگر وہ کسی میدان جنگ میں آتا تو دم دبا کر بھاگ جاتا یا بہادروں کی طرح ہاتھ دکھاتا۔ مگر خدا کی عنایت اور فضل نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان اخلاق کے ظاہر کرنے کا موقعہ دیا۔ چنانچہ سخاوت اور شجاعت اور حلم اور عفو اور عدل اپنے اپنے موقعہ پر ایسے کمال سے ظہور میں آئے کہ صفحہ دنیا میں اس کی نظیر ڈھونڈنا لاحاصل ہے۔ اپنے دونوں زمانوں میں ضعف اور قدرت اور ناداری اور ثروت میں تمام جہان کو دکھلا دیا کہ وہ ذات پاک کیسی اعلیٰ درجہ کے اخلاق کی جامع تھی اور کوئی انسانی خلق اخلاق فاضلہ میں سے ایسا نہیں ہے جو اس کے ظاہر ہونے کے لئے آپ کو خدا تعالیٰ نے ایک موقعہ نہ دیا۔ شجاعت، سخاوت، استقلال، عفو، حلم وغیرہ وغیرہ تمام اخلاق فاضلہ ایسے طور پر ثابت ہو گئے کہ دنیا میں اس کی نظیر تلاش کرنا طلب محال ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ جنہوں نے ظلم کو انتہا تک پہنچا دیا اور اسلام کو نابود کرنا چاہا خدا نے ان کو بھی بے سزا نہیں چھوڑا کیونکہ ان کو بے سزا چھوڑنا گویا راست بازوں کو ان کے پیروں کے نیچے ہلاک کرنا تھا"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ [مطبوعہ لندن] صـ ۴۴۹، ۴۵۰)

جب تک اندرونی نور موجود نہ ہو آسمان سے اترنے والے نور سے نہ کوئی تعلق قائم کر سکتا ہے اور نہ اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۷ نومبر ۱۹۹۵ء)

لندن (۱۷ نومبر) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ خطبہ جمعہ کے مضمون کے تسلسل میں سورہ النور کی آیت "اللہ نور السماوات والارض .... الخ" کی تشریح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں بیان فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اپنے نور کے لئے چنا اور دوسری تعلیمات سے بے بہرہ رکھا اس لئے کہ وہ تمام

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

پچھلے دنوں مانچسٹر میں شمالی انگلستان کی جماعتوں کے ایک تبلیغ سیمینار میں یہ ذکر آیا کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجالس سوال و جواب کی ویڈیوز سے بھرپور استفادہ کرنا چاہئے۔ جو قوت اور بابرکت تاثیر امام وقت کے اپنے بیانات میں ہے وہ کسی اور کے بیان میں کہاں۔ اس پر ایک نواحمدی دوست نے جو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پرجوش داعی الی اللہ ہیں اپنے چند تجربات اس ضمن میں بیان کئے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک شخص کو ٹیپ دی تو اس کا شوق اس قدر بڑھا کہ اس نے مزید ٹیپ کی خواہش کی جبکہ اس سے پہلے یہ حالت تھی کہ وہ ہماری بات بھی سننے کے لئے تیار نہ تھا۔ ایک اور زیر تبلیغ خاتون کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ تو حضور انور کے بیانات کی اس قدر دلدادہ ہوگئی ہے کہ کہتی ہے کہ میں سارا دن بھی حضور کو سنتی رہوں تو پھر بھی نہ تھکوں۔ لاریب یہ پاک تاثیرات اللہ تعالیٰ کی خاص تائید کا زندہ اعجاز ہیں۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ ہمیں اس قیمتی خزانہ سے بھرپور استفادہ کرنا چاہئے۔

ہفتہ ۴ نومبر ۱۹۹۵ء

ہر ہفتہ کے روز "ملاقات" پروگرام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بچوں کی کلاس لیتے ہیں۔ آج کلاس کے شروع میں حضور انور نے دو بچوں کی کاپیاں دکھائیں جن میں انہوں نے اپنی فیملی کے افراد کی تصاویر اپنے معصومانہ اور پرلطف انداز میں بنائی ہوئی تھیں۔ اس کے بعد چار اطفال کے گروپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ کے کچھ اشعار ترنم سے سنائے۔ اس کے بعد مختلف بچوں اور بچیوں نے انفرادی طور پر نظمیں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں۔ نیز حضور انور نے مرکب اضافی کے متعلق بچوں کو بتایا۔

اتوار ۵ نومبر ۱۹۹۵ء

آج حسب معمول انگریزی دان احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ حضور انور سے مندرجہ ذیل سوالات پوچھے گئے

★ حضور نمازوں میں جن سورتوں کی تلاوت فرماتے ہیں کیا وہ اپنا انتخاب ہے یا خدائی رہنمائی ہے؟

★ Bi-technology کی ترقی تیسری دنیا کے ممالک کے حالات کو بہتر بنانے میں کیسے مدد دے سکتی ہے جبکہ اس کے کوئی ماحولیاتی مضر اثرات بھی ظاہر نہ ہوں؟

★ اسلامی ملکوں میں ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت کیوں ہے؟

★ حدیث میں ہے کہ عیسیٰؑ بن مریم دمشق کے مشرق میں سفید منارہ پر نازل ہونگے۔ اگر اس بیان کو استعارہ سمجھا جائے تو پھر مسیح پاکؑ نے قادیان میں منارہ کیوں تعمیر کرایا؟

★ اسلامی نماز میں خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنے اور مختلف ارکان بجالانے کی کیا حکمت اور وجہ ہے؟

سوموار ۶ نومبر ۱۹۹۵ء

پروگرام کے مطابق آج ہومیو پیتھی طریقہ علاج کے بارہ میں کلاس نمبر ۱۲۰ کا انعقاد ہوا۔

منگل ۷ نومبر ۱۹۹۵ء

آج ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۱۲۱ ہوئی۔ کلاس کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جنت اور جہنم دونوں کے لئے قرآن کریم میں "ابداً" کا لفظ آیا ہے۔ آپ نے اس کی حکمت بیان فرمائی۔

بدھ و جمعرات ۸ و ۹ نومبر ۱۹۹۵ء

حسب پروگرام ان دو دنوں میں ترجمۃ القرآن کلاسز نمبر ۴۳ و ۴۴ منعقد ہوئیں جن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بالترتیب سورۃ الاعراف کی آیات نمبر ۱۴۹ تا ۱۵۷ اور آیات ۱۵۸ تا ۱۶۷ کا آسان فہم ترجمہ اور ضروری تشریح بیان فرمائی۔

جمعۃ المبارک ۱۰ نومبر ۱۹۹۵ء

معمول کے مطابق آج اردو میں عمومی سوال و جواب کی مجلس منعقد ہوئی۔ مجلس کی ابتداء میں حضور انور نے احباب جماعت کو یاد دلایا کہ انہیں چاہئے کہ اپنے اپنے خاندان کے بارہ میں اور خاص طور پر خاندان کے ابتدائی بزرگوں اور

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

ادا رـــــــیـــــہ

شراب، جوا اور لاٹری

شراب نوشی اور جوا بازی دو ایسی معاشرتی خرابیاں ہیں جن سے شاید ہی دنیا کا کوئی خطہ محفوظ ہو۔ دنیا کے تمام مذاہب میں سے صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے نہایت عمدگی سے اور دلائل کے ساتھ اپنے پیروکاروں کو شراب اور جوئے کی ممانعت فرمائی ہے ورنہ باقی سب ادیان نہ صرف یہ کہ شراب کے استعمال سے اپنے پیروکاروں کو روکتے نہیں بلکہ ان میں سے بعض مذاہب نے اس کا استعمال مذہبی رسوم کے اندر داخل کر رکھا ہے۔ چنانچہ غیر مسلم ممالک میں بالعموم اور مغربی دنیا میں خصوصیت کے ساتھ شراب نوشی اور جوا بازی کا گویا ایک سیلاب ہے جس نے ساری سوسائٹی کو متاثر کر رکھا ہے۔ اگرچہ مغربی دانشور ان کے نقصانات سے واقف اور بخوبی آگاہ ہیں اور جانتے ہیں کہ شراب نوشی اور جوئے بازی نے لوگوں کی صحت، اخلاق، روحانیت اور تمدن کو تباہ کر رکھا ہے مگر پھر بھی ان میں یہ جرات نہیں کہ وہ ان پر پابندی عائد کرنے کے لئے کوئی ٹھوس قانونی اقدام کریں۔ شراب اور جوا ایسی چیزیں نہیں جن کا اثر صرف اس انسان کی ذات تک ہی محدود ہو جو شراب نوشی کرتا ہے یا جوئے بازی کی بدعادت میں مبتلا ہے بلکہ ان کے ساتھ فحاشی و بے حیائی، چوری ڈاکہ، ڈرگز کا استعمال۔ عورتوں اور بچوں پر جسمانی تشدد، جنسی زیادتیاں، قتل و غارت اور دیگر بہت سی بدعادات بھی ایسے لوگوں میں راہ پا جاتی ہیں جن سے سوسائٹی کا امن اٹھ جاتا ہے۔ ان بدعادات نے لوگوں کے اقتصادی توازن کو بھی بگاڑ رکھا ہے اور یہ کوئی فرضی، خیالی باتیں نہیں بلکہ آئے دن اس کے شواہد اخبارات و رسائل میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ مغربی ممالک اور غیر مسلم دنیا اگر ان بدعادات میں مبتلا ہے تو وہ اس کے نتائج بھی بھگتے گی لیکن کتنے افسوس کی بات ہے کہ وہ مسلمان جنہیں آج سے چودہ سو سال قبل خدا تعالیٰ نے بڑی وضاحت کے ساتھ شراب اور جوئے اور لاٹری وغیرہ کے نقصانات سے آگاہ کرتے ہوئے انہیں اثم کبیر، ناپاک اور شیطانی عمل قرار دیتے ہوئے ان سے روکا تھا وہ بھی ان بدعادات میں ملوث ہوتے جا رہے ہیں۔ مغربی دنیا یا غیر مسلم ممالک میں آباد مسلمانوں کے لئے یہ خطرات بہت زیادہ ہیں لیکن بدقسمتی سے مسلم ممالک میں بھی شراب نوشی اور جوئے بازی کے شیطانی عمل کسی نہ کسی شکل میں جاری ہیں۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ مسلم حکومتوں کے وزراء، سفراء اور دیگر سرکردہ افراد کے بھی ان ممنوع افعال میں مبتلا ہونے کی خبریں پڑھنے میں آتی ہیں۔ قرآن مجید کی فلاح بخش تعلیمات سے یہ عملی روگردانی ہی آج کے مسلمانوں کے تنزل اور ادبار کا اصل سبب ہے۔ وہ لوگ جو مسلمان نہیں وہ اگر ان بدعادات میں مبتلا ہیں تو وہ تو ان کے طبعی نتائج کا سامنا کریں گے مگر جو مسلمان ہوتے ہوئے شراب نوشی اور جوا بازی میں ملوث ہوتا ہے وہ حکم الٰہی کی نافرمانی کی وجہ سے عنداللہ بھی گنہگار ٹھہرتا ہے اور اسے یقیناً آخرت میں بھی خدا کے حضور جوابدہ ہونا ہوگا۔

بعض لوگ محض تفریح یا وقتی خوشی یا شغل تماشے کے طور پر یا اپنے دوستوں کو خوش کرنے کے عذر رکھ کر شراب پی لیتے ہیں یا جوا کھیلتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم نے بڑی صراحت کے ساتھ انکی ممانعت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۗ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۗ

(البقرہ: ۲۲۰)

یعنی لوگ تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ شراب اور جوئے کے متعلق کیا حکم ہے؟ تو کہہ دے کہ ان میں نقصان بھی بہت ہے اور لوگوں کے لئے منافع بھی ہیں اور ان کا ضرر ان کے نفع سے زیادہ ہے۔

قرآن کریم میں دوسری جگہ اس سے بھی زیادہ زوردار الفاظ میں شراب کو منع کیا گیا ہے جیسا کہ فرماتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۱﴾

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۲﴾

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۳﴾

(المائدہ: ۹۱ تا ۹۳)

یعنی اے مومنو! شراب اور جوا اور چڑھاوے کی جگہیں اور لاٹری ناپاک (اور) شیطانی کام ہیں اس لئے تم ان میں سے ہر ایک سے بچو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ شیطان سوائے اس کے اور کچھ نہیں چاہتا کہ تمہارے درمیان شراب اور جوئے کے ذریعے عداوت اور بغض پیدا کردے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اور نماز سے تم کو روک دے۔ پس کیا تم باز رہو گے؟ اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور ہمیشہ چوکس رہو اور اگر تم باوجود سمجھانے کے پھر جاؤ تو خوب یاد رکھو کہ ہمارے رسول کا فرض صرف یہی ہے کہ تم لوگوں تک حق کو پہنچادے۔

ان آیات کریمہ میں شراب اور جوا اور لاٹری وغیرہ کو قطعی طور پر منع کردیا گیا ہے۔ پس ہر ایک مسلمان کو چاہئے کہ وہ شراب کا بنانا، بیچنا، پینا اور پلانا ترک کردے اور مذکورہ بالا تمام چیزوں سے کلی طور پر پرہیز کرے اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کو مقدم کرے کہ اسی میں مسلمانوں کی فلاح و کامیابی ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

> "پس مبارک وہ جو خدا کے لئے اپنے نفس سے جنگ کرتے ہیں اور بدبخت وہ جو اپنے نفس کے لئے خدا سے جنگ کر رہے ہیں اور اس سے موافقت نہیں کرتے۔ جو شخص اپنے نفس کے لئے خدا کے حکم کو ٹالتا ہے وہ آسمان میں ہرگز داخل نہیں ہوگا۔ سو تم کوشش کرو جو ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا بھی تم پر گواہی نہ دے تا تم اسی کے لئے پکڑے نہ جاؤ کیونکہ ایک ذرہ بدی کا بھی قابل پاداش ہے۔ وقت تھوڑا ہے اور کار عمر ناپیدا۔......."
>
> "......... سو تم ہوشیار ہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے....... تمام قسم کی بھلائیاں قرآن ہی میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔"

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۵ تا ۲۷)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ

تعلیمات خدا تعالیٰ نے آپ کو خود دی تھیں اس لئے آپ کا امی لقب ہونا آپ کی منفرد صفت ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی فطرت نورانی تھی اور نہایت روشن۔ اگر آسمان سے شعلہ نور نہ بھی نازل ہوتا تو اپنے تمام تعلقات میں اس نے نور ہی رہنا تھا۔ آنحضرتؐ کو اندرونی نور غیر معمولی شان کا عطا ہوا تھا اور اس پر جو آسمان سے نور اترا تو نور علیٰ نور ہو گیا۔ ہر صفت کے تعلق میں آنحضرتؐ سب سے بڑھ کر چمکے۔

حضور نے فرمایا کہ ہر شخص جو نور پاتا ہے وہ محمدؐ رسول اللہ سے نور یافتہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید میں آنحضرتؐ کو سراج بھی فرمایا ہے اور سورج کی روشنی کو ضیاء فرمایا ہے جو اس کی ذات سے تعلق رکھتی ہے۔ دوسری طرف آنحضرتؐ کو نور فرمایا ہے یہ بتانے کے لئے کہ اللہ کے تعلق سے آپ نور ہیں اور بنی نوع انسان کے تعلق سے سراج ہیں۔ جو کچھ آپ کی ذات میں جلوہ گر ہے وہ اللہ کا نور ہے اور بنی نوع انسان کے تعلق میں آپ سراج ہیں اور آپؐ ہی کا نور ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات میں اس طرح چمکا ہے جیسے چودھویں کا چاند روشن ہوتا ہے اور آج جس نے بھی نور محمد مصطفیٰؐ کو پانا ہے وہ اس بات کا محتاج ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آنکھ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور دیکھے۔

خطبہ کے دوران ضمناً ایک موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک غیر از جماعت کے ان ریمارکس پر کہ حضور ایدہ اللہ جو ایم ٹی اے پر بچوں کی کلاس لیتے ہیں اور زبانیں سکھانے کی کلاسز لیتے ہیں یہ آپ کے شایان شان نہیں۔ تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا یہ طریق فطرت کے مطابق ہے اور اس مزاج کے مطابق ہے جو اللہ سے ہم نے سیکھے ہیں۔ علاوہ ازیں ہمارے ہاں محبت کے گہرے تعلقات ہیں اور دنیا بھر میں کثرت سے لوگ ایسے ہیں جو خلیفہ وقت کو دیکھنے اور اس کی باتیں سننے کے لئے خاص طور پر ان پروگراموں کے وقت اپنے ٹی وی آن کرتے ہیں جن میں میں شامل ہوتا ہوں۔

اصل عرش اٹھانے والے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپؐ کے ساتھی ہیں کیونکہ خدا سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دل پر جلوہ گر ہوا ہے

جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تمام عالمی مسائل میں تقویٰ کی برکت سے وہ نور پا چکی ہے جس نور کی روشنی میں تمام اندھیروں کے ازالے کئے جائیں گے۔

جماعت احمدیہ کو ہندوستان میں خصوصیت سے قیام امن کی کوشش کرنے کی نصیحت

قادیان کے اس بابرکت جلسے میں جو درحقیقت کل عالم کا جلسہ ہے ہماری آواز قادیان کی نمائندگی میں سب دنیا میں پھیل رہی ہے

ایک وقت ایسا بھی آئے گا جب قادیان کی زیارت کو جانے والوں کی تعداد لاکھوں سے ملینز تک پہنچ جائے گی

(خطاب سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۲۶ دسمبر ۱۹۹۴ء برموقع جلسہ سالانہ قادیان بمقام مسجد فضل لندن، برطانیہ)

[یہ خطاب ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطہ کے ذریعہ براہ راست نشر کیا گیا]

(خطاب کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا بے انتہا احسان ہے کہ آج پھر ہم قادیان کے جلسے میں شرکت کے لئے یہاں مسجد بیت الفضل لندن میں حاضر ہوئے ہیں اور اس شرکت میں دنیا بھر کی جماعتوں کی شرکت مختلف پہلوؤں سے شامل ہے۔ اول تو قادیان میں بھی مختلف ممالک سے وہ احباب جن کو خدا نے توفیق عطا فرمائی بڑے شوق کے ساتھ مقدس مقامات کی زیارت اور وہاں اس پاک ماحول میں بیٹھ کر نیکی کی باتیں سننے کی غرض سے اکٹھے ہوئے ہیں۔ اور دوسرے اس عالمی انتظام کے ذریعے جس کو ہم ایم ٹی اے کہتے ہیں یعنی مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ آج بلاشبہ دنیا کے ہر براعظم میں، ہر طرف اس جلسے کی آواز گونج رہی ہے اور بکثرت لوگ دنیا کے مختلف ممالک سے احمدی بھی اور ان کے علاوہ غیر احمدی بھی یہاں تک کہ غیر مسلم بھی اس جلسے میں شمولیت فرما رہے ہیں۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے اس میں تو کوئی شک نہیں کہ جس کو بھی توفیق ہے جس کے پاس بھی ڈش انٹینا ہے وہ اس جلسے کے علاوہ ہر روز کی نشریات کو بھی جہاں تک توفیق پاتا ہے بڑے شوق سے سنتا ہے اور دیکھتا ہے۔ لیکن جب میں نے کہا "غیر احمدی دوست" تو اس کی وجہ یہ ہے کہ بکثرت ہمیں مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے غیر احمدی احباب کی فیکسز بھی ملتی ہیں، فون پر پیغام بھی ملتے ہیں اور خطوط بھی ملتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ایم ٹی اے سے تعلق دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ بعض علاقوں سے باقاعدہ کیبل کمپنیوں کی طرف سے درخواستیں ملی ہیں کہ ہمیں اجازت دی جائے کہ ہم آپ کا پروگرام اپنے ملک میں اپنی کیبل کے ذریعے سنا سکیں کیونکہ یہ پروگرام بہت مقبول ہو رہا ہے۔ پس اس پہلو سے اور یہ جو مثالیں ہیں کیبل کمپنیوں کی طرف سے ان میں عیسائی ملکوں کی مثالیں بھی ہیں صرف مسلمان ممالک کی نہیں۔

اس لحاظ سے ہم اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر ادا کرتے ہیں کہ وہ عالمی ملت جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے نام پر، آپ کے پیغام کے ارد گرد، توحید باری کے قیام کی خاطر دنیا میں قائم کرنی ہے وہ ہم ہی نے کرنی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کے آثار اب ایسے ظاہر فرما دئے ہیں کہ وہ بات جو امیدوں کی بات تھی اب حقیقت کی دنیا میں پوری ہوتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ پس قادیان کے اس بابرکت جلسے میں جو درحقیقت کل عالم کا جلسہ ہے ہماری آواز قادیان کی نمائندگی میں سب دنیا میں پھیل رہی ہے۔ اور میں اللہ کا جتنا بھی شکر کروں کم ہے کہ اللہ نے ہمیں اس دور میں پیدا فرمایا جس میں اولین اور آخرین بھی مل گئے اور تمام دنیا کی قومیں بھی ایک ہی جھنڈے کے تلے یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے جھنڈے کے تلے ایسے اکٹھی ہوتی ہوئی دکھائی دے رہی ہیں اور سنائی دے رہی ہیں کہ سب دنیا کے لوگ امت واحدہ بن چکے ہیں یعنی سب دنیا کے لوگوں میں سے ایک بڑی نمائندگی ایسی ہے جو امت واحدہ بننے کی تیاری کر رہی ہے۔ ورنہ یہ تو درست نہیں کہ امت واحدہ بن چکے ہیں، ابھی تو امت واحدہ کی راہ میں بہت سی مشکلات حائل ہیں، بہت سی انتشار پیدا کرنے کی کوششیں ہیں جو تمام دنیا میں رونما ہو رہی ہیں اور انسان کی اجتماعیت کو سب سے بڑا خطرہ خود انسان ہی کی طرف سے ہے۔ مگر میں یقین رکھتا ہوں اور کامل یقین رکھتا ہوں کہ ہم باوجود اس کے کہ تھوڑے ہیں اور کمزور ہیں اور ناطاقت ہیں اور دنیا کی نظر میں حقیر ہیں اللہ کے فضل کے ساتھ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وہ وعدے جو خدا نے آپ کو عطا فرمائے تھے اور جو آپ نے پھر تمام دنیا کو عطا فرمائے وہ ضرور پورے ہونگے اور ہم ہی کمزوروں اور دیوانوں اور غریبوں اور بے کسوں کے ہاتھ سے پورے ہونگے اور انشاء اللہ جس رفتار سے ہم ان وعدوں کی قبولیت کی طرف ان وعدوں کے ایفاء کی طرف بڑھ رہے ہیں کوئی بعید نہیں کہ ہماری یہ نسل تمام دنیا میں ان وعدوں کا ایفاء بڑی شان اور شوکت کے ساتھ پورا ہوتا ہوا دیکھے۔ یہ آغاز کے آثار ہی ایسے ہیں جو دلوں پر ہیبت طاری کر رہے ہیں اور روحیں ایسی ہیں یعنی احمدی مخلصین کی بعض اطلاعوں سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے اندر وہ روحیں موجود ہیں جو سراپا خدا کے حضور احسانات کے نتیجے میں سجدہ ریز رہتی ہیں۔

قادیان کے اس جلسے سے متعلق جو تازہ رپورٹ ابھی موصول ہوئی ہے وہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اب خدا کے فضل سے قادیان کا رابطہ باہر کی دنیا کے ساتھ براہ راست ٹیلیفون کے ذریعے مستقلاً ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے ہندوستان کی حکومت ازراہ شفقت قادیان کو ان دنوں کچھ سہولتیں مہیا کر دیا کرتی تھی مگر اب خدا کے فضل سے مستقلاً ایسے ٹیلی فون مہیا ہو چکے ہیں جن سے براہ راست باہر رابطہ ہو سکتا ہے اور ان سے باہر کی دنیا کا براہ راست رابطہ ہو سکتا ہے۔ پس اس ڈائریکٹ ڈائلنگ سسٹم کے اوپر جو فیکس ہمیں ملی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ جماعت احمدیہ قادیان کا ۱۰۳واں سالانہ جلسہ شروع ہو چکا ہے۔ اس وقت جس تقریب میں شامل ہوئے ہیں یہ ایک رسمی افتتاح کا اعلان ہے ورنہ جلسہ عملاً اس سے پہلے شروع ہو چکا ہے اور چونکہ ہندوستان میں دن یہاں سے تقریباً ساڑھے پانچ گھنٹے پہلے چڑھ جاتا ہے اس لئے وہاں اب وقت چار کے قریب ہو گا، چار سے بھی شاید چار منٹ اوپر ہو چکے ہونگے تو شام کا وقت ہے اور یہ دوسرا آخری اجلاس ہے جس میں ہم سب شامل ہو رہے ہیں۔ تو ان کی اطلاع کے مطابق یو۔ کے۔ سب سے پہلے انہوں نے یو۔ کے۔ لکھا ہے اور پھر یونائیٹڈ اسٹیٹس پھر کینیڈا، جرمنی، فرانس، نیوزی لینڈ، ڈنمارک، انڈونیشیا، ملائشیا، سنگاپور، ماریشس، پاکستان، بنگلہ دیش، نیپال اور بھوٹان۔ ان پندرہ بیرونی ممالک کے دو سو اکاون (۲۵۱) مہمان اس وقت تک تشریف لا چکے ہیں اور جلسے میں شمولیت فرما رہے ہیں۔

وہ لکھتے ہیں کہ اس کے علاوہ وہ ہندوستانی جو ہندوستان ہی کے باشندے ہیں مگر مختلف ممالک میں کسب معاش کی خاطر گئے ہوئے ہیں ان میں سے بھی ایک تعداد یہاں پہنچ چکی ہے جو اس تعداد میں شامل نہیں ہے، اس کے علاوہ ہے۔ ہندوستان کی جماعتوں سے بیرون قادیان سے اب تک دو ہزار چھ سو پچاس مہمانوں کی رجسٹریشن ہو چکی ہے اور یہ رجسٹریشن کا عمل جاری ہے۔ اس جلسے پر خصوصیت کے ساتھ نومبایعین کی ایک بڑی تعداد حاضر ہوئی ہے جو پہلے سب جلسوں سے نمایاں طور پر بڑھ کر ہے اور بڑے خلوص کے ساتھ ہندوستان کے مختلف کونوں سے گزشتہ سال کی جو تحریک تھی دعوت الی اللہ کی اس تحریک کا پھل ہیں، جو اپنی محبت اور قادیان حاضر ہو کر تربیت کی خاطر بڑی تکلیف اٹھا کر خرچ کر کے یہاں تشریف لائے ہیں۔ اس کے علاوہ پنجاب کے ماحول میں جو کثرت سے جماعتیں بنی ہیں ان کی بھی وہاں نمائندگی ہے۔ کئی ایسے اجتماعی انتظامات ہیں جن کے ذریعہ وہ لوگ جوق در جوق قادیان حاضر ہو رہے ہیں۔ پہلے اجلاس میں جو مجموعی حاضری ہے وہ تین ہزار تک اس وقت تک کہتے ہیں ہو چکی تھی اور ابھی آمد جاری ہے۔ یعنی جو انہوں نے رجسٹریشن وغیرہ کا حساب دکھایا ہے اس حساب سے تو چار ہزار کے لگ بھگ ہو جانی چاہئے تھی کیونکہ صرف قادیان سے باہر کے مہمانوں کی رجسٹریشن دو ہزار چھ سو پچاس اور بیرون ہند سے آنے والوں کی تعداد دو سو اکاون جس میں کچھ اور بھی شامل ہیں، یہ سب ملائے جائیں تو تین ہزار کے لگ بھگ تو یہی تعداد بن جاتی ہے۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے گنتی میں ابھی کوئی کمی رہ گئی ہے ورنہ تعداد میں جب قادیان کے درویش بھی شامل کر لئے جائیں اور بعد میں غیر از جماعت آنے والے دوست جو قادیان سے یا ماحول سے تعلق رکھتے ہیں تو یہ تعداد بڑھنی چاہئے۔

پہلے اجلاس میں انگریزی، انڈونیشین، ملیالم، تامل، بنگلہ ان پانچ زبانوں میں تقاریر کے رواں ترجمے کا انتظام موجود ہے۔ آج ہمارے اس اجلاس میں جو یہاں سے شروع ہے اس میں بھی مختلف زبانوں کے علاوہ بنگلہ دیش کو بھی شامل کر لیا گیا ہے مگر روسی زبان کو اس دفعہ اس میں شامل نہیں کیا گیا کیونکہ ہمارے پاس ترجمے کا جتنا بھی انتظام تھا اس میں ہمارے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا کہ پرانی زبانیں جو دیر سے ساتھ ساتھ رواں ترجمے میں شامل ہیں ان میں سے کسی ایک کو گرا کر بنگلہ دیش کو شامل کیا جائے۔ اور بنگلہ دیش کی ضرورت چونکہ بہت زیادہ اہم ہے اور خوش قسمتی سے اس وقت ایک دوست یہاں ایسے ہیں جو کچھ نہ کچھ ترجمہ کر سکیں گے اس لئے اس کچھ نہ کچھ پر ہی ہم راضی ہوتے ہوئے اس ترجمے کو شامل کر رہے ہیں۔ ان کی اردو اتنی اچھی نہیں ہے، بنگلہ تو اچھی ہے، روانی سے بولنے والے صاحب علم ہیں لیکن اردو کی کمزوری کی وجہ سے بنگلہ ٹرانسلیشن کا انتظام پہلے نظر انداز کیا جاتا رہا۔ مگر آج اس خاص تقریب کی اہمیت کے پیش نظر یہی فیصلہ ہوا کہ ان کو بنگلہ ترجمے کا موقع دیا جائے۔

اب "بنگال" سے، پھر وہی غلطی ہو جاتی ہے ایک لمبے عرصے تک اس لفظ سے آشنا رہنے کی وجہ سے اور زیادہ تر بنگال اس حیثیت سے جانے کی وجہ سے کہ اس زمانے میں وہ مشرقی پاکستان کہلاتا تھا بلا ارادہ منہ سے یہی لفظ نکلتا ہے۔ مگر "بنگلہ دیش" کہنا چاہئے، ان کا ملک ہے ان کے جذبات کا پورا احترام ہم پر لازم ہے، اس لئے میری اس غلطی کو میرے بنگالی بھائی امید ہے نظر انداز فرمائیں گے۔ بنگلہ دیش میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعتوں میں جو نئی زندگی کے آثار پیدا ہو رہے ہیں، نئی لہریں دوڑ رہی ہیں، ان کے پیش نظر لازم ہے کہ ہم ان کا خصوصیت سے خیال رکھیں لیکن

fozman
foods

A LEADING BUYING
GROUP FOR
GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD,
ILFORD, ESSEX

TELEPHONE
081 478 6464 &
081 553 3611

اچھا ترجمہ کرنے والا انہوں نے ہی مہیا کرنا ہے اصل میں۔ وہ اس بات پر غور کریں کہ کون ایسا شخص ہے جسے وہ یہاں بھجوا سکتے ہوں اور یہاں سے جماعت اس بات کا جائزہ لے اگر انگلستان کی حکومت ہمیں اجازت دے تو اب وقت ہے کہ مستقلاً یہاں ایک بنگلہ ترجمہ کرنے والا موجود رکھیں۔ اس کے لئے بھی ضرورت ہے کہ اگرچہ وہاں ڈش انٹینا کا انتظام تو دن بدن زیادہ مہیا ہو رہا ہے یعنی انتظام ایسا ہے کہ ڈش انٹینا زیادہ مہیا ہو رہے ہیں مگر سننے والے کم ہیں۔ چوہدری حمید اللہ صاحب جب دورے پر وہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے اپنے مزاج کے مطابق محض باتوں پر اکتفا نہیں کی بلکہ گہرے غور کے ساتھ اعداد و شمار کے جائزے لے لئے۔ اور ان کی رپورٹ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ چونکہ اکثر وہ اردو نہیں سمجھتے یا انگریزی بھی نہیں سمجھتے بلکہ وہ زبانیں بھی نہیں سمجھتے جو مختلف چینلز میں یہاں سے براہ راست پیش کی جا رہی ہیں اس لئے وہ مجبور ہیں۔ اور چند ایک جو اردو یا انگریزی سمجھتے ہیں وہ تو حاضر ہو جاتے ہیں اور باقی بعض ایسے ہیں جو محض اخلاص میں اس وجہ سے شامل ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی ان کو جزاء دے گا ورنہ براہ راست رابطے کے اعتبار سے یہ ابھی تک مؤثر نہیں ہے اور اس پہلو سے اب بہت ضرورت ہے کہ بنگلہ دیشی زبان ہی میں مسلسل ساتھ رواں ترجمے ہوا کریں۔ بنگلہ دیش کے جو دوسرے معززین ہیں جو انگریزی جاننے والے لیکن احمدی نہیں اور ان کے ہاں ڈش انٹینا موجود ہیں ان کی طرف سے بھی پیغام مل رہے ہیں کہ وہ ہمارے پروگرام شوق سے سنتے ہیں۔ اور بعض بہت ہی اپنے ملک کے اعتبار سے صاحب حیثیت اور تعلیم یافتہ لوگ ایسے ہیں جن کی طرف سے بہت خوشنودی کا اظہار ہوا ہے۔ تو وہ اس کے علاوہ ہیں جو اس پروگرام سے استفادہ کر رہے ہیں مگر عامۃ الناس بہر حال بنگلہ ترجمہ نہ ہونے کی وجہ سے اب تک محروم رہے ہیں اور ان کی طرف اب توجہ لازم ہے۔ وہاں خدا کے فضل سے بنگلہ ترجمے کا انتظام موجود ہے یعنی قادیان میں۔

وہ معززین ہندوستان کے جو قادیان سے ایک تعلق رکھتے ہیں اور جب بھی ضرورت پڑتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت کے مسائل کو حل کرنے میں ان کے مددگار ثابت ہوتے ہیں ان میں نمایاں نام جناب آر۔ ایل۔ بھاٹیہ صاحب کا ہے جو منسٹر آف سٹیٹ فار فارن افیئرز ہیں، یعنی وزارت امور خارجہ کے ہندوستان کے وزیر مملکت ہیں۔ بہت ہی تعلق رکھتے ہیں اور اس جذبہ خیر سگالی کے اظہار کی خاطر کل خود قادیان حاضر ہوئے اور ان کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار فرمایا۔ پس اس پہلو سے ہم سب پر لازم ہے کہ ان کی اس نیکی کے شکر گزار ہوں۔ وہ سعید فطرت لوگ جو دنیا میں مذاہب کے اختلافات کے باوجود انسانی قدروں کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ان کے لئے لازم ہے کہ ہم جذبات تشکر کا اظہار کریں اور ان جذبات تشکر کے اظہار میں مصنوعی نہ ہوں بلکہ حقیقی معنوں میں دل سے متاثر ہوتے ہوئے ان جذبات کا اظہار کرنا چاہئے۔

ایک اور معزز بزرگ جو آج کے پہلے اجلاس کے آخر پر وہاں پہنچے ہیں ان کا نام بھی بیان کرنا بہت ضروری ہے۔ یہ جناب بابا ٹھاکر سنگھ صاحب ہیں جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ قادیان کے جلسے میں شمولیت کے لئے اور اظہار خیر سگالی کے طور پر تشریف لائے ہیں۔ پنجاب کے تمام معزز مذہبی رہنماؤں میں ان کو ایک غیر معمولی احترام کا مقام حاصل ہے اور یہ وہ بزرگ ہیں جن کا اثر تمام پنجاب کے سکھوں پر ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کے سکھوں پر ہے۔ نیکی اور سکھ نقطہ نگاہ سے تقویٰ کے لحاظ سے ان کی بہت عزت سکھوں میں پائی جاتی ہے۔ اس ہنگامی سیاسی دور میں جبکہ مذہب اور سیاست کے ملانے جلانے سے بہت سی خرابیاں بھی پیدا ہوئیں اور بہت ہنگامے برپا ہوئے یہ وہ بزرگ ہستی ہیں جن کا ہر طرف سے اس وقت بھی احترام اسی طرح جاری رہا اور ان کے نیک اثر سے بہت سے سکھوں نے ہدایت کی راہ پائی۔ اس لحاظ سے ان کا نام خاص طور پر شکریہ کے لائق دوستوں کی فہرست میں اوپر ہے۔ اور ان کا تشریف لانا ہم سب کے لئے نہایت ہی عزت افزائی کا موجب ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو ان کے ساتھیوں کو اس شمولیت کی جزاء دے۔ اور قادیان اور اس کے ماحول کے سکھوں کو اس جذبہ خیر سگالی کے اظہار کو سمجھنے کی توفیق بخشے۔ کیونکہ اس راہنما کا اپنے مرکز سے اتنی دور آکر اس جلسے میں شرکت فرمانا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ بہت کثرت سے دنیا بھر سے لوگ ان کی زیارت کے لئے اس مقدس مقام پر پہنچتے ہیں جہاں ان کا مرکز قائم ہے۔ اور ان کا قادیان آکر خود اس جلسے میں شمولیت فرمانا باقی سکھوں کے لئے ایک پیغام ہے کہ اس جماعت کے ساتھ اسی طرح محبت کا سلوک کرو اور عزت و احترام کا سلوک رکھو۔ ان کی یہ شمولیت بتا رہی ہے کہ ان کے نزدیک جماعت احمدیہ انسانی قدروں میں ایک بلند مقام رکھتی ہے اور یہ انسانی قدریں ہیں جن کی سب دنیا کو آج کل شدید ضرورت ہے اور ہندوستان کو خصوصیت کے ساتھ آج کل ان انسانی قدروں کو از سر نو قائم کرنے کے لئے جدوجہد کرنی چاہئے اور ہندوستان کی تمام قوموں کو اس نیک جدوجہد میں شامل ہونا چاہئے۔ پس میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے جناب بابا ٹھاکر سنگھ صاحب اور ان کے ہمراہیوں کا جو ان کی وجہ سے ان کے ساتھ عقیدت سے حاضر ہوئے ہیں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ واہے گرو ان سے نیک سلوک فرمائے اور ان کو اس کی بہترین جزاء عطا فرمائے۔

ایک قادیان کی طرف سے آخر پر یہ پیغام ہے کہ موسم ابر آلود ہے اور قادیان میں جب ایک دفعہ ان دنوں بارش شروع ہو جائے تو بڑی تیز اور موسلا دھار بارش ہوا کرتی ہے جو بعض دفعہ کئی دن تک جاری رہتی ہے اس لئے جلسے کے منتظمین ذرا خائف ہیں اور دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ جیسا بھی موسم ہو احمدیت کے ان پروانوں کے لئے تکلیف کا موجب نہ بنے اور اس جلسے کے انتظامات کو منتشر کرنے کا موجب نہ بنے۔

جہاں تک انتظامات کو منتشر کرنے کا خطرہ ہے یہ محض ایک واہمہ ہے۔ ہم نے بہت موسم دیکھے ہیں ہر قسم کے طوفانوں سے گزرے ہیں۔ وہ ظاہری ہوں یا دوسرے معانی کے طوفان ہوں جماعت احمدیہ کو ان طوفانوں سے لڑنا آتا ہے اور خدا تعالیٰ کو ہمیشہ ہم ایسے موقعوں پر اپنی پشت پر کھڑا پاتے ہیں اور خدا کی رحمت کا سایہ ہمارے سر پر رہتا ہے۔ اس لئے جہاں تک انتظامات کے نعوذ باللہ درہم برہم ہونے کا تعلق ہے وہ تو نہیں ہو سکتے۔ ہاں کچھ تکلیف کی صورت ضرور پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان تکلیفوں سے بھی ان سب مہمانوں کو بچائے جو دور دور سے قادیان میں اس وقت اکٹھے ہیں اور اہل قادیان کو بھی اپنی ذمہ داریاں کم سے کم تکلیف کے ساتھ اور مشقت کے ساتھ اعلیٰ رنگ میں ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

(اس موقعہ پر دوستوں کے نعرہ مارنے پر حضور نے فرمایا)۔

میرا خیال ہے کہ کافی نعرے مار لئے آپ سب نے، کچھ دوستوں کو اور جائز طور پر میں سمجھتا ہوں، بہت زیادہ نعروں کی وجہ سے کوفت ہوتی ہے اور آواز بعض دفعہ وہ سن بھی نہیں سکتے کہ کون سا فقرہ کہا گیا تھا یا نظم کا ایک خاص سرور پیدا ہو رہا ہوتا ہے تو اچانک نعرے اس میں اس طرح دخل انداز ہو جاتے ہیں جیسے کسی ایسی جھیل پر جس کی سطح پرسکون ہو اچانک روڑا پھینک دیا جائے، تو یہ روڑے محبت ہی کے سہی مگر روڑے روڑے ہی ہوتے ہیں۔ پھول کہہ کر ماریں ان کو لیکن بہر حال روڑا روڑا ہی ہے۔ تو اسلئے بیچ کے عرصے میں جب وقفے ہوں یا بعض دفعہ قادیان میں مجھے یاد ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب بھی گرم قہوے کی ضرورت پیش آتی تھی، کیونکہ بچپن ہی سے آپ کے گلے کی یہ کیفیت تھی بعض دفعہ بے حد خراب ہوتا تھا لیکن جب بات شروع کرتے تھے تو کچھ عرصے کے بعد رواں ہو جاتا تھا۔ پھر بھی بیچ میں کہیں نہ کہیں تھوڑی سی روک پیدا ہوتی تھی تو پھر آپ اپنے لب تر کرنے کے لئے اور خشک گلے کو کچھ آرام پہنچانے کی خاطر چائے کا ایک گھونٹ بھرا کرتے تھے۔ اس موقع پر دوستوں کو موقع ہاتھ آجاتا تھا وہ پھر نعرے لگاتے تھے اور جب وہ فارغ ہوئے تو اس کے بعد پھر خاموشی ہو جاتی تھی۔ کئی دفعہ زیادہ جوش پیدا ہو جاتا تھا تو حضرت مصلح موعودؓ ہاتھ اٹھا کر اشارہ فرماتے تھے تو سب اچانک خاموش ہو جاتے تھے۔ اور اس نظارے سے بھی بعض زائرین بے حد متاثر ہوتے تھے۔ حیران رہ جاتے تھے کہ ہم نے تو دنیا میں کہیں ایسی جماعت نہیں دیکھی جو اس طرح امام کے ایک اشارے پر اچانک اپنے سب جوشوں کو دبا کر پوری خاموشی اختیار کر لے۔ تو یہ جماعت اب بھی وہی جماعت ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ نعرے لگائیں گے تو موقع اور محل کے مطابق لگائیں گے اور جب میرا مزاج نعروں کے مطابق نہیں پائیں گے تو خاموش ہو جائیں گے۔ پس اس شرط کے ساتھ خاص موقعوں پر چند نعروں کی اجازت ہے ورنہ اس نعروں کی عادت میں کچھ کمی کرنی چاہئے۔

(اس موقع پر حضور نے قہوہ کی ضرورت محسوس کی اور فرمایا): میں قہوے کے گھونٹ بھرنے لگا ہوں نعرے بے شک نہ لگائیں پھر۔ یہ مطلب نہیں کہ جب بھی گھونٹ بھرو نعرہ لازم ہے۔ جن صاحب کی طرف میں دیکھ رہا ہوں ان کو پیغام مل گیا ہے۔

سب سے پہلے جو جلسہ قادیان میں منعقد ہوا وہ ۱۸۹۱ء میں تھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۱ء میں اس عظیم جلسے کی بنیاد ڈالی اور پچھتر (۷۵) افراد کل شامل ہوئے تھے ۱۸۹۱ء میں۔ پھر یہ جلسہ بعض وقفوں کے ساتھ جاری رہا اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ایک سوتینواں (۱۰۳)، ایک سو تیسرا کہتے ہیں یا تینواں کچھ سمجھ نہیں آ رہی کیا کہیں، کیونکہ ایک سو کے بعد جو الفاظ ہیں ان کو سو کے ساتھ ملانا مشکل کام ہے کیونکہ سو تک تو "واں" آجاتا ہے بیچ میں "سواں جلسہ" تو اس کے بعد ایک سو تیسرا لیں، شاید زیادہ مناسب ہو۔ تو ایک سواں اور تیسرا جلسہ یہ ہے جس میں آج ہم شامل ہو رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسے کی اغراض بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"اصل مقصد تو انسان کا دین ہونا چاہئے اسی واسطے میں کہتا ہوں کہ جو لوگ یہاں دین کی خاطر آتے ہیں ان کو کچھ دن ضرور ٹھہرنا چاہئے۔ شاید کوئی مفید کلمہ ان کے کانوں میں پڑ جاوے۔ بعض لوگوں کی کوششیں اور تدبیریں محض دنیا کمانے کی خاطر ہوتی ہیں یہاں تک کہ بڑی بڑی پنشنیں پا لیتے ہیں لیکن پھر بھی بس نہیں کرتے۔ اندر ہی اندر اس جستجو میں لگے رہتے ہیں کہ اب کوئی خطاب ہی مل جائے"۔

(ملفوظات جلد پنجم [طبع جدید] صـ ۳۴۶)

یہ تجزیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بہت ہی باریک نظر کا تجزیہ ہے جیسے اس زمانے میں درست تھا آج بھی درست ہے اور بعض ایسے دوست میری نظر میں بھی آتے ہیں جو ساری عمر دنیا کمانے کے باوجود، اچھی پنشن پانے کے باوجود، فوراً نئے کام کی تلاش شروع کر دیتے ہیں یا کسی اور اعزاز کی تمنا میں وقت گزارتے ہیں جو دنیا کا اعزاز ہو۔ حالانکہ اصل اعزاز تو دین ہی کا اعزاز ہے، وہ اعزاز ہے جو آسمان سے اترتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اگر اللہ عزت نہ بخشے تو دنیا کی عزتوں کی کوئی بھی حیثیت اور قیمت نہیں رہتی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس کمزوری کی طرف اشارہ فرمایا تھا وہ آج بھی ہمارے لئے ایک خطرے کا موجب ہے۔ لیکن یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جماعت احمدیہ میں خدا کے فضل کے ساتھ اس کثرت سے اب ایسے پنشنر پیدا ہو چکے ہیں جو انتظار کرتے ہیں کہ کب پنشن ملے، کب اپنے کام سے فارغ ہوں تو خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیں۔ ایسے لوگ انگلستان میں بھی موجود ہیں اور دنیا میں ہر جگہ موجود ہی نہیں بلکہ جماعتی کاموں میں بھی اس وقت شامل ہو چکے ہیں۔ کچھ ہو چکے ہیں کچھ ہونے کے منتظر بیٹھے ہیں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمنا کے باریک پہلو اور وہ چھوٹے چھوٹے گوشے جن کی طرف دنیا کی نگاہ نہیں تھی، اللہ کی نگاہ ان پر پڑی اور آج جو ہم فیض پا رہے ہیں یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان تمناؤں کا ہی فیض ہے جو دین کی خاطر دل میں پیدا ہوتی تھیں اور اللہ کے پیار اور قبولیت کی نظر ان پر پڑا کرتی تھی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ اعلیٰ علیین میں ارفع مقام عطا فرماتا رہا ہے اور فرماتا رہے گا اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے قدموں میں آپ کا مرتبہ اسی طرح بڑھتا رہے گا جیسے آقا کا مرتبہ ہمیشہ روبہ ترقی ہے اور ہمیشہ روبہ ترقی رہے گا۔ لیکن جو بھی خدا کا نظام ہے اس روحانی نظام پر نظر کرتے ہوئے بسا اوقات ایسے موقعوں پر دل میں یہ آرزو پیدا ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پاک روحوں کو اس دنیا کی خبریں بھی پہنچاتا رہے اور ہماری خوشیوں میں اگر ان کی خوشیاں روحانی، آسمانی خوشیاں مل جائیں تو ہماری خوشیوں کو آسمانی رفعتیں عطا ہو جائیں۔ اس سے زیادہ خوشی کا اور کیا مقام ہو سکتا ہے کہ ہم یہ محسوس کریں کہ جن باتوں پہ آج ہم خوش ہو رہے ہیں ان پر ملاء اعلیٰ میں اللہ کا قرب پانے والی روحیں بھی خوش ہیں اور ہماری خوشیوں میں یہ ساری خوشیاں شامل ہیں۔ اگر ایسا ہو تو یہ خوشیاں جو زمین پر منائی جاتی ہیں یہ آسمانی خوشیاں بن جاتی ہیں۔ پس اس پہلو سے یہ تحریر پڑھتے ہوئے جو میرے جذبات تھے وہ میں نے آپ کے سامنے رکھ دئے۔ خدا کرے یہ وقف کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے اور آگے بڑھتا رہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

خطبہ جمعہ

سب سے بڑا عرش کو اٹھانے والا وجود حضرت محمدؐ رسول اللہ کا وجود تھا

کینیڈا اور ناروے کی جماعتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے تمام دنیا کی جماعتوں کے لئے نہایت اہم نصائح

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۶ اکتوبر ۱۹۹۵ء مطابق ۶ اخاء ۱۳۷۴ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾ .

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ࣙالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۚ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۚ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝
(المومن: ۸ تا ۱۰)

یہ آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے سورہ المومن آیات آٹھ تا دس ہیں۔ ان سے متعلق کراچی سے ایک نوجوان نے مجھے لکھا ہے کہ اس مضمون کے سمجھنے میں کچھ اشتباہ ہے اور چونکہ آپ پہلے بھی صفات باری تعالیٰ سے متعلق جو خطبات کا سلسلہ جاری کئے ہوئے تھے اس لئے اگر اس کو بھی اس میں داخل کر لیں تو ہو سکتا ہے کئی لوگوں کی الجھن دور ہو جائے۔ اس لئے میں نے ان آیات کا انتخاب آج کے خطبہ کے لئے کیا ہے مگر اس سے پہلے یہ دو اعلانات ہیں۔

ایک تو مجلس انصاراللہ کینیڈا کا دسواں سالانہ اجتماع کل سات اکتوبر سے شروع ہو رہا ہے جو تین دن جاری رہے گا اور ۹ اکتوبر کو بروز سوموار یہ اجتماع ختم ہوگا۔ دوسرے ناروے کا جلسہ سالانہ ہو رہا ہے اور چونکہ ان کا اصرار تھا کہ میں خود وہاں پہنچ کر اس جلسے میں شمولیت اختیار کروں اور یہاں کی مصروفیات کے باعث مجھے مجبوراً اس پیش کش کو رد کرنا پڑا یعنی اس کو قبول نہ کر سکا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آج اسے خطبہ میں ان کا بھی کچھ ذکر ہو، ان سے بھی کچھ مخاطب ہوں۔

جہاں تک انصاراللہ کینیڈا کا تعلق ہے یہ انصاراللہ کینیڈا کی مجلس، کینیڈا کی عمومی تصویر سے کچھ مختلف نہیں ہے۔ کینیڈا ایک قسم کے تضادات کا مجموعہ ہے۔ بعض پہلوؤں سے خدا کے فضل سے نمایاں خوبیاں بھی موجود ہیں اور بعض پہلوؤں سے کچھ ایسی کمزوریاں ہیں جو احمدیت کے آج کل کے موسم کے شایان شان نہیں ہیں۔ اگر خزاں کے موسم میں پتے زرد ہوں تو ہر درخت کے پتے زرد ہوتے ہیں ہاں اگر کچھ اجنبی بات معلوم ہوتی ہے تو یہ کہ کوئی درخت سر سبز بھی ہوتے ہیں اور بہار میں اگر درختوں کے پتے زرد ہو جائیں تو یہ اجنبی بات ہے۔ جماعت کینیڈا مخلص ہے، مالی قربانی میں بھی پیش پیش ہے، عموماً ان کے اندر اصلاح کا جذبہ بھی ہے، اجتماعی کاموں میں شوق سے حصہ لیتے ہیں مگر تبلیغ کی طرف نہیں آتے۔ ایک آدھ آدمی کے سپرد کام کیا اس سے بھی اس رنگ میں کوتاہیاں ہو گئیں کہ اس کے بنائے ہوئے آدمی جماعت کو بالعموم قبول نہ رہے کچھ بنیادی خامیاں دکھائی دی گئیں اور اس کے بعد معاملہ ختم۔ حالانکہ دنیا کی سب جماعتوں میں تبلیغ کے لحاظ سے اتنی بیداری ہے کہ وہ زمینیں جو بالکل بنجر دکھائی دیتی تھیں ان میں بھی نشوونما شروع ہو گئی ہے۔ اس لئے میں نے کہا کہ بہار کا موسم ہے اور اس موسم میں خزاں اجنبی دکھائی دیتی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توقعات کے بالکل برعکس ہے۔ آپؑ تو فرماتے ہیں:

بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں ☆☆☆☆ لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں

تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ شعر آج تمام دنیا کی جماعتوں کی تصویر بنا ہوا ہے اور یہ تصویر ان کی ذات میں زندہ ہو گئی ہے۔ پاکستان جیسے ملک میں جہاں احمدیت کے خلاف مظالم کی حد ہو گئی اور تبلیغ کی راہ میں ہر ممکن روک کھڑی کر دی گئی وہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہی شعر صادق آ رہا ہے کہ ؎

بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں ☆☆ لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں

تو وہ کینیڈا کا بوستاں کیوں سب سے الگ ہے۔ یہ قابل فکر بات ہے۔ ان کو اس طرف سنجیدگی سے توجہ کرنی چاہئے۔ اگر ایک صحت مند وجود میں ایک چھوٹا سا بھی نقص ہو تو وہ نمایاں دکھائی دیتا ہے۔ اس لئے اگر دوسرے پہلوؤں سے بے چاری کمزور، مری پٹی جماعت ہوتی تو شاید یہ بات اتنی نمایاں دکھائی نہ دیتی۔ کیونکہ بعض جھاڑ ایسے ہیں، بعض درخت ایسے ہیں بہار کے موسم میں بھی جن کا رنگ زرد ہی ہوتا ہے بے چاروں کا۔ اور اس کو اردو میں اس طرح مثال کے طور پر بیان کیا گیا ہے کہ کسی نے پوچھا میاں روتے کیوں ہو تو اس نے کہا میری شکل ہی ایسی ہے۔ بعض بے چارے پودوں کی شکل ہی خزاں رسیدہ ہوتی ہے۔ اگر ایسی بات ہوتی تو میں نمایاں طور پر محسوس نہ کرتا۔ ان کی شکل تو ایسی نہیں جیسا وہ بن کے دکھا رہے ہیں۔ ہاں بعض جماعتوں میں جہاں آغاز ہے تربیت کا ابھی پوری طرح بیداری نہیں ہوئی وہاں ہر طرف زردی کے آثار ہیں مگر یہاں سبزی کے بیچ میں یہ زردی بہت ہی بری دکھائی دیتی ہے۔ ایسا داغ ہے جو اور زیادہ نمایاں ہو جاتا ہے۔

اس لئے میں جماعت کینیڈا کو اور مجلس انصاراللہ کو خصوصیت سے یہ نصیحت کرتا ہوں کہ کچھ ہوش کریں اگر جلدی اس بیماری کو دور نہ کیا تو یہ بیماریاں پھر پھیلنے لگتی ہیں۔ اور خاص طور پر ایسے موسم میں جب سب دنیا کے مزاج سے الگ ایک مزاج بنا لیا گیا ہو تو اس وقت یہ بیماری بعض دوسری خوبیوں کو بھی کھا جاتی ہے اس لئے فکر کرنی چاہئے۔ جلد از جلد اپنی صحت کی طرف توجہ دیں۔ ایک دو کی بحث نہیں ساری جماعت کو تبلیغ کے میدان میں جھونک دینے کا وقت آ گیا ہے۔ اور اس کے پھر جو تازہ شیریں پھل ملیں گے وہ ساری جماعت کے لئے زندگی کا موجب بنیں گے۔ وہ روحانی لحاظ سے پھل ہیں یعنی ان کو ویسے تو نہیں کھا سکتے آپ۔ مگر وہ پھل ایسے ہیں جن کی شیرینی کا لطف تو اٹھا سکتے ہیں۔ ان کی خوشبو، ان کی لذت سے فیض یاب ہو سکتے ہیں اور اس کے نتیجے میں جماعت میں ایک نئی تازگی پیدا ہو جاتی ہے، نیا حوصلہ آتا ہے۔

جہاں جہاں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے دعوت الی اللہ کے کام کئے ہیں ان کے مردے بھی جی اٹھے ہیں۔ وہ لوگ جن کے متعلق جماعت کو وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ ان میں کوئی روحانی زندگی کے آثار ہیں۔ بس سانس زندہ تھے مگر کوئی ایسے آثار نہیں تھے جس سے ان میں حرکت دکھائی دے، ان سے توقعات کی جا سکیں۔ مگر جو رپورٹیں آتی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ جہاں جہاں بھی کوئی داعی الی اللہ بن گیا ہے اس کی کایا پلٹ گئی ہے۔ اور یہی حال ہے جرمنی میں خدا کے فضل سے وہ بے چارے جو تربیت کے لحاظ سے بہت ہی پسماندہ اور محتاج تھے، ایسی جماعتوں سے آئے تھے جہاں لمبے عرصے سے ان کی تربیت نہیں کی گئی یا کی گئی تو انہوں نے اس کو رد کر دیا، جب داعی الی اللہ بنے ہیں تو ان کی کایا ہی پلٹ گئی ہے خدا کے فضل سے۔ اپنے لئے بھی دعائیں کرتے ہیں جن پر ان کی نظر ہے پھر ان کے لئے بھی کرتے ہیں جو ان کی جھولی میں پھل کے طور پر گرا دئے گئے۔ پس بہت ہی قابل فکر بات ہے جماعت کینیڈا کو اس میں خاص توجہ دینی چاہئے۔

اور انصاراللہ کی تو عمر ایسی ہے کہ اب اس کے بعد پھر دوسری دنیا کا سفر ہی ہے نا۔ اکا دکا تو اطفال بھی اٹھ جاتے ہیں اور خدام بھی اٹھ جاتے ہیں۔ مگر بطور جماعت کے انصار کے پرلی طرف کوئی اور جماعت نہیں ہے جس میں شامل ہو جائیں گے۔ اطفال کی جماعت بڑی ہوتی ہے، خدام میں داخل ہو جاتی ہے۔ ناصرات کی جماعت بڑی ہوتی ہے لجنہ میں چلی جاتی ہے۔ خدام کی جماعت بڑی ہوتی ہے انصاراللہ میں داخل ہو جاتی ہے۔ انصار کی جماعت ہزار سال کی بھی ہوگی تو اگلی دنیا میں جائے گی۔ تو بحیثیت جماعت ان کا انجام دوسری دنیا کے سفر میں ہے۔ تو جہاں دوسری دنیا کا سفر بالکل صاف سر پر کھڑا دکھائی دے رہا

ہو، وہ سٹیشن ہی وہی ہے جہاں آگے گاڑی ٹھہرنی ہے، تو پھر اور زیادہ فکر کی ضرورت ہے۔ ایسے وقت میں تو انسان کو اگر ساری عمر میں کچھ نہیں بھی کیا تو کوشش کرنی چاہئے کہ کچھ اتنی کمائی کر لے کہ خدا کے حضور حاضر ہو تو کچھ پیش تو کر سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ۔

اے بے خبر بخدمت فرقاں کمر بہ بند ☆☆ زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند

جہاں جہاں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے دعوت الی اللہ کے کام کئے ہیں ان کے مردے بھی جی اٹھے ہیں ..... جہاں جہاں بھی کوئی داعی الی اللہ بن گیا ہے اس کی کایا پلٹ گئی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شعر ہے یا کسی اور کا۔ مجھے اس وقت قطعی طور پر تو یاد نہیں مگر میرے ذہن پر تو یہی تاثر تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کا شعر ہے۔ مگر شعر کا مضمون تو بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے اس میں قطعی شک کوئی نہیں کہ اے بے خبر قرآن کی خدمت پر اپنی کمر کس لے "زاں پیشتر" اس وقت سے پہلے "کہ بانگ بر آید" کہ آواز سنائی دے، ایک آواز بلند ہو "فلاں نماند" وہ نہیں رہا، وہ نہیں رہا یعنی اس دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ تو انصار اللہ کی عمر تو یہ بانگیں سننے کی عمر آگئی ہے جو ان کے جانے کے بعد دوسروں کو سنائی دے گی۔ مگر اگر اچھے کام یہاں کر لیں گے، خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے محنت کریں گے، کچھ زاد راہ بنا لیں گے تو آسمان سے بھی تو ایک بانگ اٹھے گی جہاں اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا "یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیۃ" اے میرے مطمئن نفس یعنی میری ذات سے مطمئن ہونے والے پیارے آجا، لوٹ کے میری طرف آجا "راضیۃ مرضیۃ" تو مجھ سے راضی ہے میں تجھ سے راضی ہوں۔ تو دو قسم کی بانگیں ہیں جو بہرحال انجام کے وقت سنائی دیتی ہیں۔ ایک جانے والوں کے لئے پیچھے اٹھتی ہے اور ایک جانے والوں کے استقبال میں آسمان سے اترے گی۔ تو اس آواز کے لئے کیوں اپنے آپ کو تیار نہیں کرتے۔ اور پھر ایسا تیار کریں کہ جن کو آپ اپنی دعوت الی اللہ کے نتیجے میں خدا کا قرب عطا کرنے میں ایک بہانہ بن چکے ہوں وہ آپ کی یاد میں ہمیشہ آپ کو دعائیں دینے لگیں۔ محض فلاں نماند کی آوازیں نہ اٹھیں بلکہ یہ آوازیں اٹھیں کہ کاش وہ رہتا اور ہم چلے جاتے۔ وہ ایسا پاک وجود تھا کہ اس کے جانے سے خلا پیدا ہو گیا ہے۔

پس انصار اللہ خواہ کینیڈا کے ہوں خواہ دنیا میں کسی جگہ کے ہوں ان کو خصوصیت کے ساتھ اس اپنی حیثیت کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ بحیثیت جماعت وہ ایک مرنے والی جماعت ہے یعنی مادی طور پر مرنے والی مگر اس طرح مریں کہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہو چکے ہوں تو تب ان پر موت آئے۔ مر کے جانا یعنی ہمیشہ کی موت کو قبول کر لینا یہ کوئی شعور کی بات نہیں، عقل کی بات نہیں ہے، یہ بہت ہی نقصان کا گھاٹے کا سودا ہے۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ انصار اللہ دنیا میں ہر جگہ میرے اس پیغام کو غور سے سنیں گے، سمجھیں گے اور اپنے اندر اور اپنے میں سے جو کمزور تر ہیں ان کے اندر نئی زندگی پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔

اور سب سے اچھا زندگی پیدا کرنے کا ذریعہ دعوت الی اللہ ہے۔ دعوت الی اللہ کام ایسا ہے کہ جو دونوں طرف نفع بخش ہے۔ جو بلاتا ہے اس کو بھی زندہ کرتا ہے، جس کو بلایا جاتا ہے وہ بھی زندہ ہو جاتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ سب سے زیادہ زندہ کے سپرد یہ کام کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق فرمایا کہ یہ بلانے والا جب بلائے تاکہ تمہیں زندہ کرے تو اس کی آواز پر لبیک کہا کرو۔ پس زندگی یعنی روحانی زندگی ایک ایسی عظیم چیز ہے کہ جب یہ عطا کی جاتی ہے تو جس کو عطا کی جاتی ہے اس کی طرف سے عطا کرنے والے کو بھی ایک فیض ملتا ہے، وہ اور بھی زیادہ زندہ ہو جاتا ہے، اور جو زندہ ہو وہی زندگی بخش سکتا ہے غیر زندہ کو توفیق نہیں ملتی۔ پس وہ لوگ جو محنت کرتے ہیں اور پھل نہیں پاتے جب وہ دعائیں کرتے ہیں، فکر کرتے ہیں ان کے اندر تربیت کے لحاظ سے بھی ایک مربی بیدار ہو جاتا ہے، ایک دعائیں کرنے والا بزرگ ان کے نفس میں سے پیدا ہوتا ہے اور ہر پہلو سے وہ پہلے سے زندہ تر ہونے لگتے ہیں۔ پس میں امید رکھتا ہوں جماعت مجموعی صرف انصار اللہ ہی نہیں آج کے اس دور کے اہم ترین تقاضے کو پورا کریں گے اور دعائیں مانگتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو تبلیغ کے میدان میں جھونک دیں گے۔

جہاں تک ناروے کا تعلق ہے ناروے کی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن بدن ترقی پذیر ہے اور ہر پہلو سے ایسی ترقی کر رہی ہے کہ جس سے دل کو حقیقی خوشی پہنچتی ہے۔ دعوت الی اللہ کا کام بھی جاری ہے اگرچہ اتنا زیادہ نہیں جتنا دوسری خوبیوں میں جماعت ناروے آگے بڑھ چکی ہے مگر اپنی توفیق اور حیثیت کے لحاظ سے خدا کے فضل سے بہت سی جماعتوں سے نسبتاً آگے ہیں اور یہ روح بدن بدن نمایاں ہو رہی ہے۔ زیادہ احمدی جو پہلے تبلیغ کر رہے تھے ان میں مزید کے اضافے ہو رہے ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جماعت ناروے کو بھی باقاعدہ منظم طریق پر اب یہ نظر رکھنے کی ضرورت ہے کہ کون ہے جو دعوت الی اللہ میں حصہ نہیں لے رہا۔ ایسا آدمی اگر بیمار ہے، کمزور ہے یا ایسی خاتون ہیں جن کے بس کی بات نہیں یا ایسے آنے والے ہیں جو بڑی عمر میں پاکستان سے آئے اور ان کو زبان نہیں آتی، کوشش کرتے ہیں تو بھی نہیں آتی، اس گروہ کو بھی اگر خصوصیت سے منظم کر کے دعاؤں پر ان کو مامور کیا جائے کہ تم نے دعائیں کرنی ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان کا بھی حصہ ہو گا۔ پھر اگر اور زیادہ عقل سے کام لیں تو دعاؤں کے بعد یہ سوچیں کہ ہر آدمی براہ راست تبلیغ میں ملوث نہ بھی ہو تو تبلیغ کی تیاری کے سلسلے میں پیچھے بہت سے کارکنوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ تو ایک جہاد ہے اور جہاد میں یہ مضمون ایسا ایک لازمی مضمون ہے کہ وہ لوگ جو مذہبی نقطہ نگاہ سے جہاد کو نہیں بھی سمجھتے، فوجی نقطہ نگاہ سے اس بات کو سمجھتے ہیں کہ جو فوجیں ہیں ان میں لڑنے والا سپاہی باقی فوج کی تعداد کی نسبت کم ہوتا ہے اور ایک بڑی تعداد فوج کی ایسی ہے جو لڑنے والے سپاہی کے لئے تیاری کر رہی ہے۔ کچھ گولہ بارود بنانے میں مصروف ہیں جو فیکٹریوں میں کام کر رہے ہیں وہ بھی تو ایک فوج کا حصہ ہیں۔ کچھ وہ ہیں جو ان ڈپوؤں سے تعلق رکھتے ہیں جہاں فوج کی ضرورت کے سارے سامان اکٹھے کئے جاتے ہیں، حسب ضرورت تقسیم کئے جاتے ہیں۔ کچھ میڈیکل کورز ہیں جو ان کی صحت کا خیال رکھنے والے ہیں۔ کچھ سپلائی کے محکمے ہیں جن کے صرف یہ کام ہیں کہ ڈپو سے سامان لیں اور حسب ضرورت ہر ایک کو بروقت چیز مہیا کرتے رہیں۔ موٹر ٹرانسپورٹس ہیں، کئی قسم کے کام ہیں، اور سائنسی نقطہ نگاہ سے ایسے انجینئرز کی ضرورت ہے جو جنگی ضرورتوں کے وقت کام آسکیں اور ان کو تجربہ ہو کہ جنگی ضرورتوں کی انجینئرنگ کے فرائض کیسے سرانجام دئے جاتے ہیں۔ ان سب کو آپ ملا لیں تو لڑنے والے سپاہی کی تعداد کم ہو جائے گی اور ان کی زیادہ ہو جائے گی۔ مگر یہ سب سپاہی ہیں۔ یہ بے وقوفی ہے یہ سمجھنا کہ باقی تو چھوٹے موٹے دوسرے کاموں میں مصروف ہیں اصل سپاہی تو وہ ہے جو اپنی فوج کی مجموعی طاقت کے لئے خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ وہ سب کے سب سپاہی ہیں۔

پس ایسا بھی تو کام ہے جماعت میں جہاں لٹریچر کی تیاری کے لئے ضرورت ہے دن رات ویڈیوز کے انتظام کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے، یہ سارے وہی کام ہیں جن کی میں اشارۃً بات کر چکا ہوں تو روحانی اور مذہبی جہاد میں بھی بکثرت ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو پیچھے بیٹھ کر کام کر رہے ہیں۔ جیسا کہ ایم ٹی اے میں مصروف کارکن ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو دن کا بڑا حصہ اپنے دوسرے مشاغل کے علاوہ ایم ٹی اے کی خدمت پر خرچ کرتے ہیں اور آدمی حیران رہ جاتا ہے دیکھ کر کہ ان کو دوسرے کاموں کے لئے وقت کہاں سے ملتا ہے تو کوئی یہ کہے کہ یہ تبلیغ نہیں کر رہے یہ تو بڑی بے وقوفی ہو گی۔ آپ سب کی تبلیغ میں مددگار کے طور پر ان کا ایک بڑا حصہ ہے۔ پس اسی طرح جماعت کے بہت سے دوسرے ادارے ہیں جو تبلیغی کام کرتے ہیں۔ تربیتی لحاظ سے بھی، مہمان نوازی کے لحاظ سے بھی بہت بڑی ضرورتیں ہیں، کھانے کا انتظام جو فوجوں کے ساتھ چلتا ہے ایک بہت بڑا شعبہ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لنگر کو جماعت احمدیہ کے مقاصد میں پانچواں حصہ قرار دیا ہے۔ یعنی فتح اسلام کے طور پر جو منصوبہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو عطا فرمایا اور جس منصوبے کو مختصر کتابچے میں لکھا تو اس کا نام "فتح اسلام" رکھا اس میں اس کارخانے کی پانچویں شاخ اور برابر کی حصے دار مہمان نوازی کو قرار دیا ہے اور لنگر خانہ اس کا نام رکھا ہے۔ تو میں جانتا ہوں جہاں جہاں بھی داعی الی اللہ کامیاب ہیں خدا کے فضل سے بسا اوقات گھر بیٹھے ان کی بیویاں بھی برابر کی حصے دار ہوتی ہیں کیونکہ وقت بے وقت وہ زیر دعوت لوگوں کو گھر پر بلاتے ہیں۔ اگر ان کے گھر سے بد خلقی کا سلوک ہو، بیوی ان سے لڑے کہ یہ تم نے کیا مصیبت ڈال دی ہے، اس کی آوازیں اور بچوں کا شور باہر جائے تو وہ آنے والا تو گھبرا کر نکل جائے گا۔ مگر ایسی عورتیں بھی ہیں خدا کے فضل سے جو دن رات محنت میں اپنے خاوند کا ساتھ دے رہی ہیں، مالی قربانی میں بھی محنت کھانے پکانے کی خوش اخلاقی سے آنے والوں کے دل جیتنا یہ سارے کام ہیں۔

سب سے اچھا زندگی پیدا کرنے کا ذریعہ دعوت الی اللہ ہے

تو بس دعوت الی اللہ صرف پیغام پہنچانے کا نام نہیں، پیغام پہنچانے کے لئے فضا ساز گار کرنا، اس کی تمام ماحولیاتی ضروریات پوری کرنا، ہر قسم کی خدمتیں جو دعوت الی اللہ کرنے والوں کو طاقت عطا کرتی ہیں، ان کے کام میں ممد ہوتی ہیں، یہ بھی سب دعوت الی اللہ کے کام ہیں۔ پس اس پہلو سے اگر جماعت ناروے ان لوگوں کو منظم کرے جو زبان نہیں جانتے، جن میں اور بعض ایسی کمزوریاں ہیں کہ وہ میدان عمل میں جا کر خود تبلیغ نہیں کر سکتے تو آپ کی ایک بہت بڑی ضرورت پوری ہو جائے گی۔ اب وہ جانتے ہیں کیونکہ ایک ایسی بات ہے جس میں وہ باقی دنیا کے لئے نمونہ بن گئے۔ قرآن کریم کے ترجمے کا مسئلہ تھا وہ خاتون جنہوں نے پہلے ترجمہ شروع کیا تھا نارویجن تھیں انہوں نے کچھ دیر کے بعد اس سے ہاتھ اٹھا لئے اور کہا یہ میں نہیں اب کروں گی۔ اور اس مشکل کے وقت میں نے ناروے کی جماعت کو کہا کہ چیلنج ہے آپ کی نئی نسل کے بچے خدا کے فضل سے ایسے ہیں جنہوں نے نارویجن زبان میں نارویجنز کو پیچھے چھوڑ دیا ہے اور امتیازی سرٹیفکیٹس ان کو ملے ہیں اور ان کے اساتذہ حیران رہ گئے ہیں کہ غیر قوموں سے

Earlsfield Properties

RENTING AGENTS 081 877 0762

PROPERTIES WANTED IN ALL AREAS FOR WAITING TENANTS

آئے اور ہماری زبان میں ہمارے بچوں کو پیچھے چھوڑ گئے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ ایسے ہیں جن کو اردو بھی یاد ہے۔ ان کے ماں باپ نے اردو کی نسبت سے بھی ان کی تربیت کی ہوئی ہے۔ تو آپ کے پاس مواد موجود ہے خواہ عمریں چھوٹی ہوں، ان کی ٹیمیں بنائیں اور انہوں نے پھر خدا کے فضل سے اللہ انہیں جزاء دے کہ جو بھی کام کہا جاتا ہے فوراً سرگرم عمل ہو جاتے ہیں۔ اپنی تعلیم جیسی بھی ہو مگر جو اطاعت کا جذبہ ہے وہ ایسا نمایاں ہے کہ ایک سیکنڈ دیر نہیں لگنے دیتے۔ ادھر پیغام ملا ادھر وہ کام شروع کر دیا تو انہوں نے دیکھتے دیکھتے ٹیمیں بنالیں اور اس تیزی سے وہ ترجمہ ہوا کہ میں حیران رہ گیا۔ مجھے یہ خطرہ پیدا ہوا کہ کہیں یہ ترجمہ بالکل نکما ہی نہ ہو جو اس قدر تیز ہو گیا ہے تو یہاں کی چوٹی کی کمپنی کو جب اس کا نمونہ بھیجا تو انہوں نے کہا کہ بہترین ترجمہ ہے ایک نقص بھی ہم نہیں نکال سکے۔ تو یہ دیکھئے اللہ تعالیٰ نے اب یورپ میں ہمیں وہ نئی نسلیں عطا کر دی ہیں جن کو وہاں کی زبان انہیں لوگوں سے سیکھنے کی توفیق ملی ہے جس طرح ان کے بچوں نے سیکھی ویسے انہوں نے سیکھی۔ اور اردو بھی آتی ہے بہتوں کو انگریزی بھی آتی ہے اور ہماری بڑھتی ہوئی لٹریچر کی ضرورتیں جن کے متعلق فکر رہتا تھا کہ اب کیسے پوری ہونگی اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے دیکھتے دیکھتے ہماری کوششوں کے بغیر خود بخود پوری کر دیں اور پھر ان کے دلوں پر قبضہ کر لیا۔ یورپ میں پلنے والی نئی نسلوں کا اپنے آپ کو اس طرح پیش کر دینا جس طرح تمام یورپ میں جب بھی کہا گیا ہے احمدی بچوں اور بچیوں نے پیش کیا ہے اس کی مثال آپ کو دنیا میں دکھائی نہیں دے سکتی۔ یہاں تو پلنے والے بچے اپنے گھروں کے نہیں رہتے، اپنے ماں باپ سے اجنبی ہو جاتے ہیں کجا یہ کہ مذہب کے نام پر جو اس زمانے میں ایک قدیم سی بات سمجھی جاتی ہے ان کو بلایا جائے اور ذوق شوق سے آئیں اور سنیں کہ لوگ اکٹھے ہو رہے ہیں تو بغیر بلائے بھی آنے شروع ہو جائیں۔ خط لکھیں، اصرار کریں کہ ہم بھی تو ہیں، ہمیں بھی تو خدمت کا موقع دو۔ پس اس پہلو سے اب کوئی بھی ایسی آواز نہیں ہے جو اٹھائی جائے اور اس کے جواب میں لبیک لبیک کی آوازیں نہ آئیں۔ یہ بھی تو اللہ کا فضل ہے جو آسمان سے اترا ہے۔ یہ بھی اس بہار کا حصہ ہے جس کا میں نے ابتداء میں ذکر کیا تھا کہ بہار کا موسم آگیا ہے اٹھو اٹھو، اب وہ خزاں کی باتیں پیچھے چھوڑ دو۔ پس جہاں خدا کے فضل سے پہلے سے بہار ہے اس میں مزید تروتازگی کی گنجائش تو ہمیشہ رہتی ہے۔ اس لئے ناروے کی جماعت کو چاہئے کہ دعائیں کرے، استغفار کرے اور ایک پہلو کی طرف خصوصیت سے توجہ کریں کہ بعض دفعہ خدمت دین کرنے والے خدمت دین کو اتنا اہم سمجھتے ہیں کہ اپنی نادانی، ناسمجھی کی وجہ سے بنیادی باتوں سے غافل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً نماز با جماعت ہے، نماز کا ترجمہ ہے، قرآن کریم سے محبت اور اس کی تلاوت ہے، بنیادی دینی اخلاق ہیں۔ تو کئی دفعہ یہ بھی دیکھا گیا ہے یہاں کہ ابھی میرے سامنے ایسی باتیں آئیں لیکن پاکستان میں بسا اوقات جب میں صدر مجلس تھا مجھے شکایات آتی تھیں کہ ابھی مجلس عاملہ ہے جو باہر نماز کھڑی ہوئی تھی اور یہ اپنے دفتر میں مجلس عاملہ بن کے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کو میں نے ڈانٹا، میں نے کہا جس مقصد کے لئے تم پیدا کئے گئے ہو، جس مقصد کو بطور خاص سنبھال رکھا ہے اس کو بھلا کر تم کیا خدمت سرانجام دو گے، کسی ایسی مجلس کی ضرورت نہیں ہے۔

روحانی زندگی ایک ایسی عظیم چیز ہے کہ جب یہ عطا کی جاتی ہے تو جس کو عطا کی جاتی ہے اس کی طرف سے عطا کرنے والے کو بھی ایک فیض ملتا ہے وہ اور بھی زیادہ زندہ ہو جاتا ہے اور جو زندہ ہو وہی زندگی بخش سکتا ہے، غیر زندہ کو توفیق نہیں ملتی

نماز کے قیام کا مذہب کی تعلیم میں سب سے نمایاں حصہ ہے۔ یہ وہ مقصد ہے جس کی خاطر انسان کو پیدا کیا گیا ہے جہاں خدا تعالیٰ نے خود سہولتیں مہیا فرمائی ہیں اجتماعی طور پر جماعت ان سہولتوں سے فائدہ اٹھاتی ہے۔ جب اجتماعی باتیں ہوں سفر کے دوران یا ویسے بعض ضرورتیں ہوں جہاں خدا نے اجازت دی ہے کہ نمازیں جمع کر و وہاں جماعت نمازیں جمع کرنے کو برا نہیں سمجھتی۔ مگر ایک نظام کے تحت کام ہوتا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ جماعت کھڑی ہو جائے اور کچھ لوگ کہیں ہم مجلس عاملہ کی میٹنگ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ ہر کام کو چھوڑ کر جب عبادت کے لئے آواز آئے تو اس کے لئے حاضر ہوں اور اجتماعی طور پر با جماعت نظام ادا کریں۔ سوائے اس کے کہ نظام جماعت ان کو کسی کام پر مقرر کرے اور ایسی صورت میں بھی نماز با جماعت کے بعد ان کو پھر با جماعت نماز ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ وہ لوگ جو کارکن ہیں ان کے لئے ایسا انتظام ہونا چاہئے کہ ان کو بعد میں اکٹھا ایک امام کے تابع نماز پڑھنے کا موقع مل جائے۔

تو ناروے کو میری نصیحت یہ ہے کہ اول تو جو اس وقت بے کار ہیں ان کو بھی کام میں لائیں اور اس طرف میں نے اشارے کر دئے ہیں کیا کیا طریق ہیں۔ اور دوسرا یہ کہ جو نوجوان خدمت کر رہے ہیں ان کی بنیادی تربیت کی طرف توجہ دیں اور یہ دیکھیں کہ اس خدمت کے ساتھ ساتھ وہ بحیثیت مومن خدمت کے شایان شان بھی ہیں کہ نہیں۔ ان میں ایمان کی صفات عمل کے ساتھ جلوہ گر ہیں کہ نہیں۔ خالی ایمان اگر کوئی جلوے دکھاتا بھی رہے تو جب تک وہ عمل ساتھ نہ ہو جس کا قرآن کریم نے بطور شرط ذکر کیا ہے یہ ایمان کچھ دیر کے بعد مرجھا جائے گا۔ اس کو عبادت زندہ رکھتی ہے۔ "الذین یومنون بالغیب و یقیمون الصلوٰۃ و مما رزقناھم ینفقون" (البقرہ: ۴) مومن وہ ہیں جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور پھر خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ یہ سادہ سی تعریف ہے مگر انسان زندگی کے ہر پہلو پر حاوی ہے۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت ناروے خصوصیت سے اس پہلو کی طرف بھی توجہ دے گی کیونکہ اگر یہ کرے گی تو ان کی نیکیوں کو استقلال نصیب ہو جائے گا، ان کی نیکیاں دائمی ہو جائیں گی۔ کیونکہ عبادت کرنے والے کی نیکیوں کی حفاظت عبادت کرتی ہے۔ " ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر" (العنکبوت: ۴۶) قرآن کریم نے جو صفات بیان کی ہیں نماز کی اور نمازی کی اس سے پتہ چلتا ہے کہ سب تربیتوں سے بڑھ کر تربیت یہ ہے کہ کسی شخص کو با جماعت نماز کا عادی بنا دیا جائے۔ اور پھر نماز کے قیام میں یہ بات لازماً ہے کہ جو نماز پڑھتا ہے اس کو نماز کا ترجمہ بھی آتا ہو، سوچ سمجھ کر پڑھے۔ اس مضمون میں جو نماز کے دوران پڑھا جاتا ہے تربیت کے بے انتہا مصالح موجود ہیں۔ وہ مصلحتیں جن کے پیش نظر خدا تعالیٰ نے وہ عبارتیں مقرر فرمائی ہیں وہ تبھی فائدہ پہنچا سکتی ہیں اگر آپ کو ان کا ترجمہ آتا ہو، ان کا مضمون سمجھتے ہوں، ان کے مضمون پر غور کرنے کی عادت پڑ جائے۔ تو پھر ان میں سے نئی نئی باتیں از خود پھوٹتی چلی جائیں گی، ہمیشہ کا رزق نصیب ہو گا، ایسا رزق جس میں نفاد نہیں، جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ تو اللہ تعالیٰ سب دنیا کی جماعتوں کو ان دو نصیحتوں پر خصوصیت سے عمل کی توفیق بخشے جو ایک کینیڈا کو خصوصاً پیش نظر رکھ کر کی ہے اور ایک ناروے کو بالخصوص پیش نظر رکھ کے کر رہا ہوں۔

دعوت الی اللہ صرف پیغام پہنچانے کا نام نہیں۔ پیغام پہنچانے کے لئے فضا کو سازگار کرنا، اس کی تمام ماحولیاتی ضروریات پوری کرنا، ہر قسم کی خدمتیں جو دعوت الی اللہ کرنے والوں کو طاقت عطا کرتی ہیں ان کے لئے کام میں ممد ہوتی ہیں۔ یہ سب دعوت الی اللہ کے کام ہیں

اب میں ان آیات کی طرف آتا ہوں اگر بقیہ وقت میں یہ بیان نہ بھی ہو سکیں تو انشاء اللہ اگلے خطبہ میں باقی مضمون میں ادا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "الذین یحملون العرش و من حولہ" وہ لوگ جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں "و من حولہ" اور جو اس کے اردگرد ہیں "یسبحون بحمد ربھم" وہ سب اپنے رب کی حمد کرتے ہیں اور حمد تسبیح کے ساتھ کرتے ہیں "یسبحون بحمد ربھم" یا تسبیح حمد کے ساتھ کرتے ہیں۔ تسبیح سے مراد یہ ہے کہ اس کو ہر نقص سے پاک بیان کرتے ہیں اور سچی گواہی دیتے ہیں۔ نظر رکھنے کے بعد یہ بیان دیتے ہیں کہ ہمارا رب ہر نقص سے پاک ہے۔ جس جس صفت کو جس طرح دنیا میں عمل پیرا ہوتے انہوں نے دیکھا وہ یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے کہیں بھی صفات الٰہی کی جلوہ گری میں کوئی نقص نہیں پایا یہ مضمون ہے تسبیح کا اور یہ بہت وسیع مضمون ہے۔ اور اگر یہ مضمون نہیں تو تسبیح بالکل بے معنی ہے۔ کیونکہ اگر آپ کسی شخص کے متعلق یہ اعلان کریں کہ وہ نقص سے پاک ہے اور آپ کو اس سے واقفیت ہی کوئی نہ ہو اور آپ نے زندگی کا بہت تھوڑا حصہ اس کے ساتھ گزارا ہو، اکثر ناواقف ہوں، اس کی عادتوں کا علم نہ ہو، اس کے ماحول کا علم نہ ہو، دنیا کی عدالت بھی اس کو رد کر دے گی، اس گواہی کو قبول نہیں کرے گی۔

پس اللہ کی شان کے خلاف ہے کہ بعض لوگوں کی گواہی اپنے حق میں پیش کر رہا ہو اور وہ گواہ جھوٹے ہوں یا لاعلم ہوں۔ پس ان معنوں کی گواہی ہے جو اپنے دعوے میں خالص ہیں انہوں نے واقعۃً تمام زندگی صفات باری تعالیٰ کی جلوہ گری کو دیکھا ہے اور جہاں بھی دیکھا ہے نقص سے پاک دیکھا ہے۔ وہ ہیں "الذین" ۔ "بحمد ربھم" اور پھر نقص سے پاک ہی نہیں دیکھا بلکہ ہر نقص کے مقابل پر جو مدمقابل صفت حسنہ ہے، ایسی خوبی ہے جو مثبت معنے رکھتی ہے اس کو بھی جلوہ گر دیکھا ہے۔ اگر ایک شخص کے متعلق کہا جائے کہ وہ بدنظری نہیں کرتا تو یہ ایک پہلو سے نقص سے پاک ہونے کا اعلان ہے مگر اس کی نظر اور اچھے کاموں میں اگر استعمال نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کے جلووں کا مشاہدہ محبت اور پیار سے نہ کرنے والی ہو، اس کو پتہ ہی نہ ہو کہ خدا کس طرح جلوہ گر ہوا ہے تو اس کے متعلق یہ گواہی بالکل ہی ناقص اور معمولی گواہی ہوگی۔ مگر اگر وہ بدنظر سے پاک ہو اور حسن نظر رکھتا ہو تو پھر اس کی نظر میں ایک عجیب شان پیدا ہو

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS
MTV AHMADIYYA
SKY
TV ASIA
VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD.
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.
S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TELEPHONE 0276 20916 FAX 0276 678740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

جاتی ہے۔

یہی مضمون ہے "یسبحون بحمد ربہم" وہ اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور کرتے ہیں، نظر ڈالتے ہیں اور بالکل سچی گواہی دیتے ہیں، عینی گواہ کے طور پر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں جہاں ہماری نظر گئی ہے ہم نے کبھی بھی صفات باری تعالیٰ میں کوئی نقص نہیں دیکھا اور اس کے برعکس تو درکنار ہمیشہ خدا تعالیٰ کی صفات کو مثبت، خوبصورت، دلکش، مفید عام صفات کے طور پر جلوہ گر دیکھا ہے۔ یہ گواہی دینے والے ہیں جن کے متعلق فرمایا وہ عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ "ویومنون بہ" اور وہ اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اب یہ دلچسپ انداز ہے اس آیت کا کہ پہلے یہ گواہی دی ہے بعد میں فرمایا ہے "ویومنون بہ" ایمان پہلے نہیں کہا گواہی پہلے دی ہے۔ جو سوال کرنے والا تھا اس کا سوال تو یہ تھا کہ عرش کیا چیز ہے اور اس کے حوالے سے ہمیں بتائیں کہ کیا مطلب ہے عرش کو اٹھانا۔ یہ تو میں بیان کروں گا انشاء اللہ لیکن اس آیت پر ایسی نظر ڈالنا تو لازم ہے تاکہ آپ اس کو الٹ پھیر کر دیکھیں اچھی طرح کہ کیا کہنا چاہتی ہے، اس میں کیا کیا خاص باتیں ہیں جو قابل توجہ ہیں۔

نماز کے قیام کا مذہب کی تعلیم میں سب سے نمایاں حصہ ہے۔ یہ وہ مقصد ہے جس کی خاطر انسان کو پیدا کیا گیا ہے

تو ایک قابل توجہ بات یہ ہے کہ ایمان کا پہلے ذکر نہیں فرمایا بعد میں فرمایا ہے۔ اس موقع پر اس میں ایک خاص حکمت ہے۔ اگر ایمان پہلے ہو تو انسان اس کو برائیوں سے پاک ہی سمجھتا ہے۔ جو اپنا پیر ہے اس پر تفصیلی نظر ڈالی ہو یا نہ ڈالی ہو لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ وہ ہر برائی سے پاک ہی ہے، ہر خوبی کا مالک ہے۔ اور اکثر دنیا میں ایمان کی یہ حالت ہے بے چاروں کی کہ جن باتوں پر ایمان لاتے ہیں یا جن رسولوں پر بھی ایمان لاتے ہیں ان کی عظمت تو بہت ہے دل میں لیکن ایمان کی وجہ سے ان کی خوبیاں بیان کرتے ہیں، خوبیاں دیکھ کر بیان نہیں کرتے۔ ایمان کی وجہ سے برائیوں سے پاک اور ان کی عصمت کے قائل ہوتے ہیں اور اگر کوئی ان کی عصمت پر انگلی اٹھائے تو اس انگلی کو کاٹ دیں گے بلکہ بعض دفعہ اسے بھی قتل کر دیتے ہیں مگر پتہ ہی نہیں کہ عصمت ہے کیا چیز۔ پس وہ مومن اور ہیں جو ایمان کی خاطر اپنے پیاروں کی یا ان کی جن کے حق میں وہ ایمان لاتے ہیں گواہیاں دیتے ہیں کہ وہ ہر نقص سے پاک ہیں، ہر خوبی کے مالک ہیں۔ مگر اللہ جن کی بات کر رہا ہے یہ بہت عظیم لوگ ہیں۔ فرمایا ہے ان کی نظر بہت ہی گہری اور وسیع ہے اور وہ دیانت داری کے ساتھ کامل یقین اور شہادت کے اصولوں پر پورا اترتے ہوئے یہ گواہی دیتے ہیں اور دیتے رہتے ہیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی ذات میں اس کی صفات کی جلوہ گری میں کبھی کوئی نقص نہیں پایا اور نقص کی بجائے ہمیشہ خوبیاں دیکھی ہیں۔ یہ گواہی دینے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ویومنون بہ" ان کا ایمان دیکھو کس شان کا ایمان ہوگا۔ اس کو حق الیقین کہا جاتا ہے۔ وہ ایمان جو آگ کی گرمی محسوس کر کے پیدا ہوتا ہے۔ وہ ایمان جو ٹھنڈا پانی پینے والے کو اس کی خوبیوں میں آتا ہے وہ ایمان اور طرح کا ہے۔ اور ٹھنڈا پانی پیتے دیکھا جائے کسی کو وہ ایمان اور ہے۔ تو یہ حق الیقین والے لوگ ہیں۔ ان کی ایسی پختہ گواہی ہے کہ دیکھتے ہیں اور ایمان لے آتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ایمان لاتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جن کو بخشش طلب کرنے کا حق عطا ہوتا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ یہ نہیں بیان فرمارہا کہ وہ اپنے لئے بخشش مانگتے ہیں۔ وہ تو مانگتے ہی ہیں یہاں ان کا عظیم تر مرتبہ بیان ہو رہا ہے۔ فرمایا "ویستغفرون للذین آمنوا" وہ بخشش مانگتے ہیں ان کے لئے جو ایمان لائے ہیں اور ایمان لانے والوں میں صرف یہ گواہ نہیں ہیں اور بھی ہیں۔ کچھ کمزور ہیں، کچھ نسبتاً مضبوط ہیں، طرح طرح کے ایمان لانے والے ہیں اور ان کو فکر لاحق ہو جاتی ہے کہ ان کے لئے بھی بخشش کی دعا مانگی جائے۔ ان بے چاروں کو کہیں اپنی لاعلمی کی وجہ سے نقصان نہ پہنچ جائے، اپنی کمزوریوں کی وجہ سے وہ خدا کی بخشش سے محروم نہ رہ جائیں تو ان پر دوسروں کی فکر غالب آ جاتی ہے۔ اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا استغفار اور اس استغفار کی کثرت دراصل ان سب کے لئے تھا یعنی ان کی کثرت اس لئے تھی کہ وہ استغفار ان سب کے لئے تھا جن کی ذمہ داری آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر ڈالی گئی تھی۔ پس اس پہلو سے میں اب اس دعا کو یہاں ابھی چھوڑتا ہوں۔ واپس جاتا ہوں عرش کے مضمون کی طرف۔

سب تربیتوں سے بڑھ کر تربیت یہ ہے کہ کسی شخص کو با جماعت نماز کا عادی بنا دیا جائے

"یحملون العرش" سے کیا مراد ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی صراحت کے ساتھ یہ لکھا ہے کہ خدا کسی چیز کا محتاج نہیں کہ وہ اسے اٹھائے۔ اگر عرش پر جلوہ گر ہے، عرش پر جانشین ہے تو جو اسے اٹھائے گا گویا انہوں نے خدا کو اٹھایا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا قرآن کریم تو بار بار فرماتا ہے کہ خدا نے ہر چیز کو اٹھایا ہوا ہے۔ کوئی چیز بھی نہیں ہے جو خدا کے اٹھائے بغیر اٹھی رہ سکے تو اس کو کس نے اٹھانا تھا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی وضاحت کے ساتھ استدلال کے ساتھ یہ ثابت فرمایا ہے کہ عرش تو مخلوق ہے ہی نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ ہر قسم کی تخلیق کا ذکر کرتا ہے وہاں عرش کا ذکر نہیں کرتا اور تخلیق کے بعد عرش پر جلوہ گری کا ذکر فرماتا ہے اور ہمیشہ سے جلوہ گر ہی ہے عرش پر۔ تو کیا اس نے اپنی سیٹ خود بنائی تھی؟ اور اگر نہیں بنائی تھی تو اس کی طرح دائمی ہے تو دونوں پھر دوام میں ایک دوسرے کے شریک ہو گئے۔ اسی لئے تمام چوٹی کے علماء اس بات پر متفق ہیں کہ عرش مخلوق نہیں ہے اور اس لئے مخلوق نہیں ہے کہ صفت ہے ایک اور صفات مخلوق نہیں ہوا کرتیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرش کے مضمون کو خوب کھولا ہے اور یہاں "یحملون العرش" سے آپ کو سمجھ آجانی چاہئے کہ عرش سے مراد کیا ہے یہاں۔ وہ خدا کے مومن بندے جو اللہ تعالیٰ کے غلبے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیتے ہیں، اپنی تمام طاقتیں پیش کر دیتے ہیں اور اس بوجھ کو اٹھانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے ان کی ذمہ داری ہوتی ہے، یہ وہ حمل ہے جس کی بات ہو رہی ہے۔ پس وہ دعا جو آپ کرتے ہیں "ربنا ولا تحملنا مالا طاقۃ لنا بہ" اس کی سمجھ آئی کہ اس سے مراد عرش کا اٹھانا ہے۔ اے خدا ہم تیرے عرش کو اٹھانے والے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ تیری صفات کو اپنے اوپر بھی جلوہ گر کریں اور تمام دنیا میں ان صفات کو نافذ کر دیں، ان صفات کا عرفان بخشیں اور انسانوں کی رگ و پے میں وہ صفات دوڑنے لگیں، یہ ہماری تمنا ہے یہ ہم سے توقعات ہیں۔ پس طاقت کے مطابق ہم سے ہر کام لے اور جس حد تک ہم میں وسعت ہے تیرے عرش کو اٹھانے کی اسی حد تک یہ بوجھ ہم پر ڈال۔

اس مضمون میں جو نماز کے دوران پڑھا جاتا ہے تربیت کے بے انتہا مصالح موجود ہیں۔ وہ مصلحتیں جن کے پیش نظر خدا تعالیٰ نے وہ عبارتیں مقرر فرمائی ہیں وہ تبھی فائدہ پہنچا سکتی ہیں اگر آپ کو ان کا ترجمہ آتا ہو، ان کا مضمون سمجھتے ہوں، ان کے مضمون پر غور کرنے کی عادت پڑ جائے

پس سب سے بڑا عرش کو اٹھانے والا وجود حضرت محمد رسول اللہؐ کا وجود تھا۔ اس لئے وہ ترجمہ کرنے والے جو یہاں فرشتے ترجمہ کرتے ہیں اور بہت سے علماء اور چوٹی کے بزرگوں نے بھی یہ ترجمہ کیا ہوا ہے وہ اس لئے کرتے ہیں کہ بعض دوسری جگہ بھی فرشتوں کے حوالے سے عرش کو اٹھانے کا مضمون بیان ہوتا ہوا معلوم ہوتا ہے حالانکہ وہاں بھی فرشتوں کا ذکر نہیں ہے۔ اصل عرش اٹھانے والے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپ کے ساتھی ہیں کیونکہ خدا سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دل پر جلوہ گر ہوا ہے۔ کوئی دنیا کا انسان، باشعور انسان علم کے بعد اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں جس میں فرقوں کا اختلاف ہو بلکہ ہر مذہب والا جب وہ غور کرے گا قرآن کریم پر اور دیکھے گا کہ جس طرح خدا کی صفات قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں اس کا عشر عشیر بھی دوسری الٰہی کتب میں نہیں ملتا اور جس تفصیل کے ساتھ بیان ہوئی ہیں اور جس تفصیل سے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ان پر روشنی ڈالی اور خود اپنی ذات میں جاری کر کے ان کو دکھایا یہ مضمون اسلام جیسا کہیں کسی دنیا کے خطے میں، کسی مذہب میں دکھائی نہیں دیتا۔

تو اصل حمل عرش سے مراد خدا تعالیٰ کی صفات کو جاری کرنا اور ان کا مظہر بننا ہے۔ اور اسی لئے "الذین" سے پہلے جو مضمون ہے وہ ان انسانوں کی بات ہو رہی ہے جو خدا کے پیغام کو رد کر دیتے ہیں اور ان کے مدمقابل وہ انسان بیان ہوئے ہیں جو خدا کے پیغام کو نہ صرف قبول کرتے ہیں بلکہ اس کا مظہر بن جاتے ہیں اور سب سے زیادہ ذمہ داری اس کی ادا کرتے ہیں۔ یہ جو آیات ہیں سورہ المومن سے لی گئی ہیں اور اس کی پہلی آیت حٰم ہے۔ اس میں شروع میں بیان ان لوگوں کا ہے جنہوں نے انبیاء کا انکار کیا۔ صفات باری تعالیٰ کے بیان کے بعد پھر ان کا ذکر شروع کرتا ہے پس جو عرش بعد میں آئے گا اس کا تعلق صفات سے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "حٰم" یہ وہ قرآن کی آیات ہیں جو خدا کی حمد بیان کرتی ہیں اور اس کا مجد بیان کرتی ہیں اس کی بزرگی کے جلوے دکھانے والی آیات ہیں۔ "غافرالذنب" وہ

محمد صادق جیولرز

MOHAMMAD SADIQ JUWELIER

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات:

Hamburg:
Hinter der Markthalle 2
Near, Thalia Theater Karstedt,
20095 Hamburg,
Tel: 040/30399820

Frankfurt:
S. Gilani,
Tel: 069/685893

گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ "وقابل التوب" اور توبہ کو قبول کرنے والا ہے "شدید العقاب" جب پکڑتا ہے تو بہت سخت پکڑ ہے اس کی "ذی الطول" اور اس کی پہنچ بہت ہے، اس کی وسعتوں کی انتہا کوئی نہیں۔ اور "ذی الطول" میں بخشش کا بے پناہ ہونا بھی اس میں موجود پایا جاتا ہے۔ پس "ذی الطول" کا جو ترجمہ مصلح موعود نے کیا ہے وہ ہے بڑا احسان کرنے والا، "طول" میں دراصل اس کی وسعت، اس کی عظمت اس کی رحمتوں کی انتہا یہ ساری چیزیں آ جاتی ہیں۔ اس لئے ذنب کے مضمون کے بعد فرمایا وہ مغفرت تو کرنے والا ہے لیکن بے دھڑک بھی نہ ہو جانا۔ یہ نہ سمجھ لینا کہ چونکہ مغفرت کرنے والا ہے اس لئے بے دھڑک ہو کر جسارتیں کرنے لگو کیونکہ جب وہ پکڑتا ہے بہت سخت پکڑتا ہے۔ اس کی پکڑ سے پھر کوئی چیز کسی وجود کو بچا نہیں سکتی۔ لیکن یاد رکھنا کہ پکڑ کا مزاج غالب مزاج نہیں ہے۔ جو غالب مزاج ہے وہ "ذی الطول" ہے، بہت ہی کریم ہے، بے انتہا خوبیوں کا مالک اور احسان کرنے والا۔ پس "طول" کے لفظ میں ہر قسم کی صفات کی وسعتیں آ جاتی ہیں۔ "لا الہ الا ھو" اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے "الیہ المصیر" مگر یاد رکھنا لوٹ کر اس کی طرف جانا ہے۔ پس اس مضمون کے بعد پھر فرمایا کہ جو اہل علم، ہیں اہل عقل ہیں، وہ جرات نہیں کرتے کہ اس کے نشانات کا انکار کریں "مایجادل فی آیاتنا الا الذین کفروا" صرف کافر ہی ہیں جو پھر اس کی صفات میں بحث کرتے ہیں۔ اس کے متعلق بے ہودہ نامناسب باتیں کرتے ہیں اور پھر اپنی طرف سے اپنے حق میں دلائل بھی پیش کرتے ہیں۔ یہ وہ ہیں جو جدال کرنے والے لوگ ہیں "ولا یغررک تقلبھم فی البلاد" وہ دنیا میں ایسے لوگ دوڑے پھرتے ہیں آزادانہ جو چاہیں کرتے پھریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تجھے یہ بات دھوکے میں مبتلا نہ کر دے کہ یہ لوگ غالب ہیں، یہ آزاد ہیں، اپنی من مانیاں کرنے والے ہیں، ان کو وسعتیں عطا ہوئی ہیں، جس ملک میں جائیں جو چاہیں پروپیگنڈا کریں۔ فرمایا یہ بات تجھے مبتلا نہ کر دے کیونکہ اس سے پہلے جن جن لوگوں نے جھٹلایا ہے ان کا انجام دیکھ کہ کیا ہوا۔ فرمایا "کذبت قبلھم قوم نوح والاحزاب" اس سے پہلے نوح کی قوم نے بھی جھٹلایا تھا "والاحزاب" اور کئی قسم کے گروہ اور جتھے تھے جنہوں نے جھٹلا دیا تھا جو حضرت نوحؑ کے بعد آئے۔ "من بعدھم"، "وھمت کل امۃ برسولھم" اور ہر امت نے ہر قوم نے جس کی طرف رسول بھیجا گیا ہے ایڑی چوٹی کا زور لگا لیا "ھمت" پورے ارادے کے ساتھ، پورے عزم کے ساتھ یہ فیصلہ کر لیا۔ "لیاخذوہ وجادلوا بالباطل لیدحضوا بہ الحق" کیا عزم کر لیا، کیا ارادہ لے کر اٹھے۔ تاکہ وہ اس کو پکڑ لیں اس رسول کو اور "جادلوا بالباطل" اور باطل کے ذریعے جھوٹ کے ذریعے اس کے ساتھ سخت لڑائی شروع کر دیں انکی ساری باتیں جھوٹی ہوتی ہیں جب وہ انبیاء کا اور حق کا مقابلہ کرتے ہیں۔

اصل عرش اٹھانے والے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپؐ کے ساتھی ہیں کیونکہ خدا سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دل پر جلوہ گر ہوا ہے

اب آپ دیکھ لیں روزانہ قرآن کریم کی اس آیت کی گواہی میں پاکستان کے اخبارات بھرے پڑے ہوتے ہیں اور یہاں کا "جنگ" بھی اور یہاں کے دوسرے اخبارات جن میں ان لوگوں کی رسائی ہے ہر خبر جو احمدیت کے متعلق دیتے ہیں اس میں جھوٹ کی ملونی ضرور ہوتی ہے۔ کہیں قسمت سے کوئی سچی بات منہ سے نکل جائے تو ساتھ جھوٹ شروع کر دیتے ہیں۔ میں نے آج تک احمدیت کے کسی مخالف کو کلیۃ سچا نہیں پایا۔ اکثریت ایسی ہے جو بھاری تعداد میں اکثر جھوٹ بولتی ہے اور احمدیت کے ذکر میں تو جھوٹ لگتا ہے ان کو ماں کے دودھ کی طرح لگتا ہے، وہ اس کے بغیر پل ہی نہیں سکتے۔ تو قرآن کریم نے دیکھو کتنا سچا بیان دیا ہے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو جھوٹ پر پنپتے ہیں۔ ان کے ہتھیار جھوٹے ہوتے ہیں۔ کوئی پاکستان کا ہو یا پاکستان سے باہر ہو، ذی شعور ہو، اس میں انصاف کا مادہ ہو، اگر وہ دیکھے کہ ہمارے مد مقابل ہمارے خلاف کس طرح جھوٹ بولتے ہیں تو صرف یہی بات احمدیت کی صداقت کا قائل کرنے کے لئے اس کو کافی ہونی چاہئے اور قرآن کریم کی عظمت کا بھی اس کو قائل ہونا چاہئے۔ کہ فرمایا یہ ایک دائمی دستور ہے اس میں تم کوئی تبدیلی نہیں دیکھو گے مٹانے کے عزم کے ساتھ جھوٹ کا عزم شامل ہو جاتا ہے اس کے بغیر ان کا گزارہ ہی کوئی نہیں "لیدحضوا بہ الحق" وہ چاہتے ہیں کہ وہ اس کے ذریعے حق کو مٹا دیں بھلا ہو سکتا ہے کہ جھوٹ حق پر غالب آ جائے۔ فرماتا ہے "فاخذتھم" انہوں نے نبیوں کو پکڑنے کی کوشش کی لیکن میں نے اس سے پہلے ان کو دبوچ لیا۔ ایک آدمی کسی کی طرف دوڑا جا رہا ہو اس کو پکڑنے کے لئے اوپر سے ایک ہاتھ اترے اور گردن سے پکڑ کے، دبوچ کے اس کو اٹھا کے ہلاکت کے گڑھے میں پھینک دے یہ نقشہ ہے جو قرآن کریم کھینچ رہا ہے "فکیف کان عقاب" انہوں نے کیا پکڑ کرنی تھی دیکھو میری پکڑ کیسی تھی کس شان کی اور کیسی فیصلہ کن پکڑ تھی "وکذالک حقت کلمۃ ربک علی الذین کفروا انھم اصحاب النار" (المومن: ۲ تا ۷)۔ یہ وہ مضمون ہے جس کو اگر وہ پڑھیں اور غور کریں تو ان پر یقیناً یہ بات تیرے رب کی یہ بات کھل جائے گی جنہوں نے کفر کیا کہ وہ لازماً جہنمی لوگ ہیں کیونکہ یہ عادتیں جہنمیوں کی ہیں کہ سچائی کے مقابل پر جھوٹ بولیں اور جھوٹ کو سب سے بڑا ہتھیار بنا لیں۔ Main Stay ان کی، ان کا اصل سہارا جھوٹ ہو جائے جس کے ذریعے وہ حق کا مقابلہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگ اگر ذرا بھی غور کریں تو ان کو سمجھ آنی چاہئے کہ ہم جو جھوٹ پر منہ مار رہے ہیں ان سے سچ کی خدمت کیسے ہو سکتی ہے اور رب کے کام کیسے جھوٹ کے ذریعے چلائے جا سکتے ہیں۔ یہ مضمون ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کو دکھلا سکتا ہے یہ بات، ان پر روشن کر سکتا ہے کہ وہ جہنمی لوگ ہیں۔ اہل نار ہی ہیں جو یہ طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ خدا کے بندے تو حق کی نصیحت کرتے ہیں اور حق کے ساتھ نصیحت کرتے ہیں۔ "وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر" (سورۃ العصر) "وتواصوا بالحق" کا مطلب ہے سچ کہنے کی نصیحت کرتے ہیں، سچ بولنے کی نصیحت کرتے ہیں، سچا ہونے کی نصیحت کرتے ہیں مگر سچ کہہ کر، سچ بول کر، سچا بن کر۔ "ب" لفظ نے یہ عجیب کرشمہ دکھایا ہے بیک وقت ایک ہی فقرے میں دونوں مضمون پوری طرح داخل کر دئے۔ حق کی خاطر کام کرتے ہیں مگر حق طریقے سے۔ سچ بولنے کی نصیحت کرتے ہیں، سچ بول کر۔ سچے اعمال کی وصیت کرتے ہیں مگر سچے اعمال اپنی ذات میں پیدا کر کے۔

عرش سے مراد خدا تعالیٰ کی صفات حق ہیں اور وہی صفات ہیں جو دراصل مومن اپنی جان پر، اپنے دل پر اٹھاتے ہیں اور مومن کا دل ہی وہ عرش بن جاتا ہے جس پر خدا جلوہ گری کرتا ہے

پس اس پہلو سے اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو بالکل روشن کر دیا، خوب کھول دیا کہ ان پر یہ بات کھل جانی چاہئے تھی کہ حق کو اپنے لئے اپنی تائید میں کسی جھوٹے کی ضرورت نہیں ہے اور جس کو تم باطل بھی سمجھ رہے ہو اس کو بھی جھٹلانے کے لئے باطل کام نہیں آ سکتا اور حق تمہارے پاس ہے نہیں۔ تو کیسا کھلا کھلا فیصلہ ہے کہ تم لازماً جہنمی لوگ ہو۔ یہ جہنمیوں کی عادات ہیں سمجھتے کیوں نہیں۔

ان کے بعد یہ فرمایا "الذین یحملون العرش ومن حولہ" کیسی بات کھول دی ہے۔ ان کے مقابل پر مومنون ہیں اور مومنوں کی جماعت کے سردار حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ انہوں نے وہ ساری ذمہ داریاں اٹھالی ہیں جو سچائی کو دنیا میں روشن اور غالب کرنے کے لئے اٹھانی ضروری ہیں۔ پس عرش سے مراد خدا تعالیٰ کی وہ صفات حق ہیں اور وہی صفات ہیں جو دراصل مومن اپنی جان پر، اپنے دل پر اٹھاتے ہیں اور مومن کا دل ہی وہ عرش بن جاتا ہے جس پر خدا جلوہ گری کرتا ہے۔ اس کا جو اگلا حصہ ہے وہ انشاء اللہ میں آئندہ خطبے میں بیان کروں گا اب وقت گزر چکا ہے۔

جب تک انسان موت کا احساس نہ کرے وہ نیکیوں کی طرف جھک نہیں سکتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

احمدی بھائیوں کی اپنی قابل اعتماد ٹریول ایجنسی
ہوائی سفر کیلئے
INDO-ASIA REISEDIENST
کا خدمت کے نئے انداز
دنیا کے گرد پھیلے ہوئے پانچ براعظموں میں کسی بھی ملک میں سفر کرنے کیلئے مناسب داموں پر ہوائی جہاز کے ٹکٹ حاصل کریں اور
اسی طرح پاکستان کے مختلف شہروں کے لئے رعایتی ٹکٹ کے حصول کیلئے ہماری خدمات سے بھرپور فائدہ اٹھائیں
جلسہ سالانہ قادیان کیلئے
P.I.A کی خصوصی پیشکش
بکنگ جاری ہے
۴ افراد پر مشتمل کنبہ کیلئے ٹکٹ میں ۱۰ فیصد رعایت
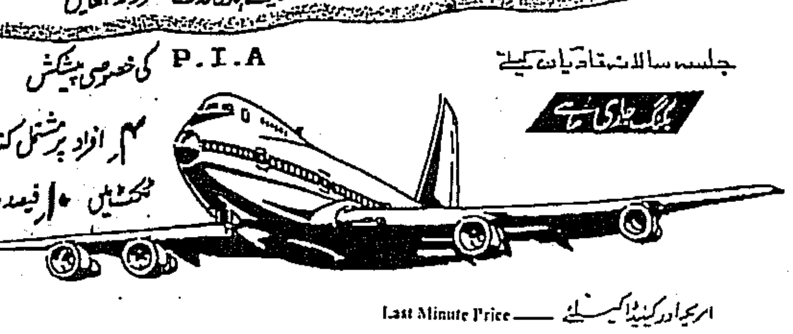
امریکہ اور کینیڈا کیلئے —— Last Minute Price
سٹٹگارٹ میونخ ہمبرگ Düsseldorf سے کراچی ab 980,-
عمرہ یا حج کی ادائیگی ہر مسلمان کی دلی آرزو ہے، پاکستان جاتے ہوئے اس اہم ترین سفر کے لئے ہم سے رابطہ کیجئے اور اپنی نشست محفوظ کرا لیجئے۔ مسافروں کا آرام ہمیشہ ہماری اولین ترجیح رہا ہے
آپ جرمنی کے کسی بھی ایئرپورٹ سے براستہ فرینکفرٹ ڈائریکٹ لاہور اور اسلام آباد فضائی سفر کر سکتے ہیں
نیز ہمارے ہاں انگریزی اور اردو کا جرمن زبان میں ترجمہ کرانے کا بندوبست بھی موجود ہے
آپ کی خدمت کے منتظر
منیر احمد چوہدری (ایئرپورٹ سپیشلسٹ) عبدالسمیع (وینٹے وکیل والے)
Indo-Asia Reisedienst
Am Hauptbahnhof 8-60329 Frankfurt
Tel.: 069 - 236181

عکس نما

(پروفیسر محمد ارشد چوہدری)

فرانس کے ایٹمی تجربات

گذشتہ سامراجی دور میں فرانس کو برطانیہ کے ہاتھوں کئی ایک ہزیمتیں اٹھانا پڑی تھیں۔ جہاں برطانوی سامراج پر سورج غروب نہیں ہوتا تھا وہاں فرانسیسی سامراج پر وہی سورج ہر روز غروب ہوتا تھا۔ فرانسیسی قوم خود کو برطانوی نسل سے اعلیٰ تر اور بہتر صلاحیتوں کا مالک تصور کرتی ہے۔ ویسے تو "کل حزب بما لدیہم فرحون" کے تحت ہر قوم خود کو ہر دوسری قوم سے ممتاز تصور کرتی ہے لیکن فرانسیسیوں کا یہ تصور OBSESSION کی حد تک ترقی یافتہ ہے۔

فرانس کے حالیہ ایٹمی تجربات اسی پس منظر کی نشاندھی کررہے ہیں۔ فرانس کے اسی خبط کا دوسرا نام DEGAULISM ہے۔ جب انیسویں اور بیسویں صدی کی مغربی سامراجیت بظاہر اپنے اختتام کو پہنچ رہی تھی فرانس اکیسویں صدی کا سامراجی شہنشاہ بننے کے خواب دیکھ رہا تھا۔ اسی لئے فرانس نے اپنی سابقہ کالونیوں میں سے کسی کو بھی مکمل آزادی نہیں دی۔ آج بھی فرانس کے تمام مقبوضات میں فرانسیسی افواج موجود ہیں سوائے الجیریا اور گنی کوناکری کے۔ فرانس کو یقین ہے کہ سامراجی دوڑ پھر سے شروع ہونے والی ہے اور اب کی دفعہ کوئی مغربی طاقت فرانس کا مقابلہ نہیں کرسکے گی کیونکہ فرانسیسی افواج یا نیم فوجی دستے افریقہ اور ایشیا میں پہلے ہی سے موجود ہیں۔ جبکہ برطانوی اور امریکی افواج اگر کہیں موجود بھی ہیں تو وہ فرانسیسیوں کی طرح فوری مداخلت کی اہلیت سے عاری ہیں۔ دیگر سابقہ سامراجی اقوام مثلاً سپین، پرتگال اور جرمنی وغیرہ اس مقابلے سے دست بردار ہوچکے ہیں۔ امریکہ کا مزاج ہی غیرسامراجی ہے یا نیم سامراجی۔ اس صورت حال میں مقابلہ صرف فرانس اور برطانیہ میں ہے لیکن برطانوی سامراج بھی محض تجارتی نوعیت کا ہے۔ صرف فرانس ہی ایک ایسا ملک ہے جو آج بھی بالواسطہ اور بلاواسطہ سامراجیت کو قائم رکھے ہوئے ہے۔

فرانس کے پولی نیشیا میں حالیہ ایٹمی تجربات اس کی اسی پالیسی کا مظہر ہیں۔ فرانس کو بخوبی علم ہے کہ گذشتہ صدیوں کی مغربی سامراجیت ایک وائرس ہے جو اپنی شکل تو بدلتا رہتا ہے لیکن مرتا نہیں ہے۔ سابقہ سامراجی طاقتوں نے اسے کالونیوں کی بجائے حلقہ ہائے اثر (SPHERES OF INFLUENCE) کا نام دے رکھا ہے اور ان ممالک میں باقاعدہ تحریری معاہدات موجود ہیں کہ وہ ایک دوسرے کے حلقہ اثر میں دخل اندازی نہیں کریں گے مثلاً وسطی ایشیائی ریاستیں روس کے حلقہ اثر میں ہیں۔ فرانکوفون (FRANCO-PHONE) افریقہ اور پولی نیشیا وغیرہ فرانس کے زیراثر علاقے ہیں۔ اینگلوفون (ANGLOPHONE) ایشیائی اور افریقی ممالک اور فاک لینڈز وغیرہ برطانوی علاقے ہیں وغیرہ۔ امریکہ، روس، برطانیہ اور فرانس نہ صرف اپنے سابقہ مقبوضات پر اپنا تصرف قائم رکھے ہوئے ہیں اور ان کے اردگرد اپنے فوجی اڈے قائم رکھے ہوئے ہیں بلکہ موقع بموقع ان میں فوجی مداخلت بھی کرتے رہتے ہیں۔ جس طرح مارگریٹ تھیچر نے فاک لینڈز میں فوج کشی کرکے بقول تھیچر "برطانیہ" کے ساتھ دوبارہ "عظمیٰ" کا لاحقہ لگایا۔ جس طرح فرانس گاہے بگاہے کموروز، چاڈ اور MURORoYA میں فوجی مداخلت کر رہا ہے۔ جس طرح روس چیچنیا اور KARABAKH میں کر رہا ہے اور جیسے امریکہ بہادر کویت اور سعودیہ میں اپنی فوجیں بٹھائے ہوئے ہے اور اب کی دفعہ چین بھی اس کلب کا ممبر بننا چاہتا ہے۔ یہ کوئی فرضی قصے نہیں ہیں۔

گذشتہ دور سامراجیت غیرایٹمی دور تھا۔ اس مرتبہ یہ مقابلہ ایٹمی اقوام کے درمیان ہے اس لئے فرانس کے ایٹمی تجربات پر امریکہ، روس، برطانیہ اور چین سرکاری طور پر خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ وہ اس کھیل کو خوب سمجھتے ہیں۔ امریکہ اور روس جانتے ہیں کہ فرانس ان کے مقابلے میں ابھی بچہ ہے اس لئے فکر کی کوئی بات نہیں۔ برطانیہ امریکی ایٹمی ذخیرے پر بطور خاص اعتماد کر سکتا ہے اور چین خاموشی سے فرانس سے آگے نکلنے کی کوششوں میں مصروف ہے بلکہ شاید نکل بھی چکا ہے۔ فرانس پر نکتہ چینی صرف وہ ممالک کر رہے ہیں جو ایٹمی طاقتیں نہیں ہیں۔

رہے جرمنی اور جاپان جو فی الوقت جوہری تو نہیں ہیں لیکن اپنی سائنسی صلاحیتوں کے باعث کسی بھی وقت اس دوڑ میں شامل ہوسکتے ہیں، موجودہ ایٹمی قومیں ان کی طرف سے اس لئے مطمئن ہیں کہ SATTELITES کے اس دور میں ان پر نظر رکھنا اور بروقت اقدام کرنا ان کے لئے ایک معمولی بات ہے۔

فرانس کی اپنے ان تجربات پر عالمی ردعمل پر حیرانگی قابل فہم ہے کیونکہ سرد جنگ کے خاتمہ کے بعد کے برسوں میں امریکہ، روس، چین اور برطانیہ بھی ایسے تجربات کرچکے ہیں اور دنیا نے ان کا کوئی نوٹس نہیں لیا جبکہ فرانس کے تجربات پر شدید بین الاقوامی ردعمل پیدا ہوا ہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ امریکہ، روس اور چین یہ تجربات اپنی ہی سرزمین پر کر رہے ہیں۔ جبکہ فرانس، فرانس سے دور، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور انڈونیشیا وغیرہ کی چاردیواری سے قریب یہ کام کر رہا ہے۔ اگر فرانس یہی تجربات فرانس کی حدود کے اندر کرتا تو شاید فرانس کے ہمسایہ ممالک کو بھی اس پر اس لئے اعتراض نہ ہوتا کہ اس کے ممکنہ بداثرات میں فرانس خود بھی شامل ہوتا۔

مغربی میڈیا نے فرانسیسی حکام سے جو انٹرویو کئے ہیں ان میں وہ ایک سوال جو فرانس کو مکمل طور پر لاجواب کرسکتا تھا عمداً یا سہواً کرنا بھول گئے ہیں اور وہ سوال یہ تھا کہ اگر فرانس کے ایٹمی تجربات اتنے ہی معصوم ہیں جتنا کہ ان کو ظاہر کیا جارہا ہے تو پھر وہ کونسی قباحت حائل تھی جس کی وجہ سے فرانس نے ان تجربات کو فرانس کے اندر کرنا مناسب نہ سمجھا؟

فرانس اپنے تجربات کی معصومیت کے اظہار کے طور پر جو تصاویر شائع کر رہا ہے ان میں ایک فرانسیسی کمانڈر کا تجربہ گاہ کے قریب سمندر میں نہانا، پرندوں اور مچھلیوں کا ان تجربات پر اظہار مسرت کرنا شامل ہیں۔ کیا خوب ہوتا اگر یہی تجربات فرانس کی جغرافیائی حدود کے اندر کئے جاتے اور فرانسیسی کمانڈر تجربہ گاہ کے قریب نہاتے دکھائے جاتے، چھوٹے چھوٹے بچے تجربہ گاہ کے قریب کھیلتے کودتے دکھائے جاتے، فرانسیسی پرندے اور مچھلیاں جشن مناتے دکھائے جاتے اور دنیا کا ردعمل بھی وہی ہوتا جو امریکہ، روس اور چین کے تجربات پر ہوتا ہے۔

لیکن فرانس نے ایسے نہیں کیا اور نہ ہی یقیناً وہ ایسا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے کیونکہ فرانسیسی عوام ہاں وہی فرانسیسی عوام جو اب فرانس کے تجربات کے حق میں جلوس نکال رہے ہیں اپنی ہی حکومت کے خلاف جلوس نکال رہے ہوتے۔ پولی نیشن بچے، فرانسیسی بچے تھوڑے ہی ہیں۔ پولی نیشن سمندر، فرانسیسی سمندر تو نہیں ہے اور نہ ہی مقدس فرانسیسی مچھلیاں اور پرندے غیرمقدس پولی نیشن پرندے اور مچھلیاں ہیں۔ دنیا کو اتنی بھی عقل نہیں کہ اگر فرانسیسی تجربات پولی نیشیا کے لئے بےضرر ہیں اور معصوم ہیں تو یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ خود فرانس کے لئے بھی بےضرر اور معصوم ہوں۔ فرانسیسی قوم ایک مقدس قوم ہے۔ مقدس کا غیرمقدس سے مقابلہ کرنا حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔

اس پر مجھے ۱۹۶۶ء کا ایک واقعہ یاد آگیا ہے۔ روس کی کمیونسٹ حکومت سیرالیون کے طالب علموں کو ترجیحی بنیادوں پر روس کے میڈیکل کالجوں میں داخل کرکے اور انہیں ڈاکٹر بنا کر واپس سیرالیون بھجوایا کرتی تھی۔ یہ ڈاکٹر مغربی یورپ میں تربیت پانے والے ڈاکٹروں سے نمایاں طور پر گھٹیا ڈاکٹر ہوتے تھے اور انہیں سیرالیون میں دوبارہ ٹریننگ دی جاتی تھی۔ اس پر اخبارات نے شور مچایا کہ روس کا معیار تعلیم مغربی یورپ سے کمتر ہے۔ سیرالیون میں روسی سفیر۔ روس کی اس بےعزتی پر خاموش نہ رہ سکے اور انہوں نے اخبارات کو یہ بیان جاری کیا کہ ہم ان ڈاکٹروں کو سیرالیون میں پریکٹس کی تربیت دے رہے ہیں نہ کہ روس میں پریکٹس کی۔ روس کے ڈاکٹر دنیا کے بہترین ڈاکٹر ہیں۔ اگر سیرالیون کے ڈاکٹر جن کو ہم نے سیرالیون میں ڈاکٹری کرنے کی تربیت دی ہے غیرتربیت یافتہ ہیں تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے۔

اگر فرانس کے ایٹمی تجربات پر عالمی ردعمل پر فرانسیسی حکام وزراء اور سفراء سے سوال کیا جاتا کہ کیوں صاحب! اگر آپ کے تجربات ہر قسم کے بداثرات سے مبرا ہیں تو پھر آپ یہی تجربات پیرس کے گردونواح میں کیوں نہیں کرتے اور کیوں خواہ نخواہ دنیا کی لعن طعن سن رہے ہیں تو اغلباً ان کا جواب بھی روسی سفیر کے جواب کی طرح یہ ہوتا کہ یہ تجربات صرف پولی نیشیا کے لئے بےضرر ہیں ہمارے اپنے مقدس عوام کے لئے نہیں۔ کیونکہ فرانس کی سرزمین POLENESIAN ATOLLS کی طرح کی زمین نہیں ہے اور نہ ہی فرانس کے عوام پولی نیشنز کی طرح GUINEE PIGS ہیں کہ ہم ان پر تجربات کرتے پھریں۔

اس سوال و جواب کی بجائے بی۔بی۔سی والوں نے فرانسیسی حکام سے جو سوال کیا وہ یہ تھا کہ سرد جنگ کے خاتمے کے بعد اب ایٹمی تجربات کی کیا ضرورت باقی رہ گئی ہے؟ اس پر فرانسیسی وزیر کا جواب یہ تھا کہ چین کے ایٹمی تجربات پر کیوں خاموشی ہے؟ اس پر مغربی میڈیا نے فرانس کو یاد دلایا کہ فرانس فرانس ہے اور چین چین۔ چین تو کمیونسٹ بچہ ہے اور فرانس جمہوری بچہ۔ اب فرانس یہ تو نہیں کہہ سکتا تھا کہ مجھے بھی کمیونسٹ بچہ ہی سمجھو۔ اس کی بجائے فرانس کا جواب یہ تھا کہ یہ تجربات اس کی بقا کے لئے ضروری ہیں اور اتنے ضروری ہیں کہ فرانس کسی بھی قیمت پر ان سے دست بردار ہونے کے لئے تیار نہیں ہے۔

اس DIPLOMATIC زبان کا ترجمہ یہ بنتا ہے کہ سرد جنگ کے خاتمے کے ساتھ ہی دنیا میں ایک نیا سامراجی دور شروع ہوچکا ہے۔ پچھلے سامراجی دور میں برطانیہ ہم سے بہت آگے نکل گیا تھا کیونکہ وہ بحری جنگ کا دور تھا اور برطانیہ سمندروں کا شہنشاہ تھا۔ اب کی دفعہ ایٹمی دور ہے۔ ہم ایٹمی دوڑ میں برطانیہ سے تو آگے نکل چکے ہیں لیکن امریکہ، روس اور چین سے نہیں۔ ہماری یہ کوشش ہے کہ ہم سب سے آگے نکل جائیں یا پھر مغربی یورپ کی ایٹمی شہنشاہیت ہمارے ہی پاس رہے۔ اسی پروگرام کی دوسری کڑی کے طور پر ہم نے اپنے سابقہ مقبوضات میں یا ان کے نواح میں اپنی افواج بدستور رکھی ہوئی ہیں تاکہ دوڑ شروع ہوتے ہی ہم سب سے آگے نکل جائیں بلکہ یہ دوڑ تو شروع بھی ہوچکی ہے۔ امریکن افواج کویت اور سعودیہ پر قبضہ بھی کرچکی ہیں۔ ہم اتنے بےوقوف نہیں ہیں کہ لوگوں کی باتوں میں آکر اکیسویں صدی کی سامراجی شہنشاہیت ہی سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔

آخر ایک نہ ایک دن دنیا کی لذتوں کو چھوڑنا ہے

یہ بات خوب ذہن نشین رہنی چاہئے کہ آخر ایک نہ ایک دن دنیا اور اس کی لذتوں کو چھوڑنا ہے تو پھر کیوں نہ انسان اس وقت سے پہلے ہی ان لذات کے ناجائز طریق حصول چھوڑ دے۔ موت نے بڑے بڑے راستبازوں اور مقبولوں کو نہیں چھوڑا۔ اور وہ نوجوانوں یا بڑے سے بڑے دولت مند اور بزرگ کی پرواہ نہیں کرتی۔ پھر تم کو کیوں چھوڑنے لگی۔ پس دنیا اور اس کی راحتوں کو زندگی کے متملہ اسباب سے سمجھو اور خدا تعالیٰ کی عبادت کا ذریعہ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

هومیو پیتھی کلاس نمبر (۴۷)

کلکیریا کارب اور کاربونیم سلف کی علامات اور استعمالات کا تذکرہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۲۸ نومبر ۱۹۹۴ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

(لندن۔ ۲۸ نومبر ۱۹۹۴ء) حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ہومیو پیتھی کلاس میں کلکیریا کارب اور کاربونیم سلف پڑھائیں اور ان کی مختلف علامات اور استعمالات بیان فرمائے۔

کلکیریا کارب

CALC. CARB

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنکھوں کی تھکاوٹ کی ایسی کمزوری جو لمبے STRAIN کے بعد پیدا ہوتی ہو۔ اس کے لئے کلکیریا کارب اچھی دوا ہے۔ اس مرض کے لئے اس سے بھی اچھی دوا آنکھوں کی تھکاوٹ کے لئے اونسوموڈیم (ONSO-MODIUM) ہے۔ اس میں سر درد بھی کافی تنگ کرتا ہے۔ بہت شدید نہیں ہوتا مگر درد ٹھہرا رہتا ہے۔ اس کے ساتھ جلسیمیم ۲۰۰ (GELSEMIUM) دیں تو جادو کا سا اثر رکھتا ہے۔

بعض دفعہ موسموں کی دردیں ہوتی ہیں۔ پیچھے کی سر درد تھکا ہوا انسان، طبیعت پر بوجھ، جس طرح وبا ہوتی ہے اس طرح سے فضا میں کوئی اثر ہوتا ہے جس سے وقتی کمزوری ہو جاتی ہے اس کے کرانک حصہ میں کلکیریا کارب ٹھیک ہے۔ اونسو موڈیم کرانک کی بجائے "سب کرانک" مرحلے کی دوا ہے جبکہ کلکیریا کارب لمبے عرصے کی دوا ہے۔ یہ وقت لیتی ہے اس کا مطلب ہے کہ بیماری خلیوں میں اتری ہوئی ہے اور جب تک ان میں تبدیلیاں پیدا نہ کر دے اثر نہیں دکھائے گی۔ کان کی مختلف بیماریوں میں بھی کام آتی ہے۔ اگر باقی علامات ملتی ہوں تو موثر ہوتی ہے۔ کان کی بدبو اور پیپ کی علامت بھی ہے مگر یہ علامت اور کئی دواؤں میں بھی ملتی ہے۔ صرف اس علامت سے تشخیص نہیں ہو سکتی۔ بعض دفعہ کان کی خصوصی بدبو سے پتہ چل جاتا ہے مگر اس کو جانچنے کے لئے لمبا تجربہ چاہئے بہتر ہے کہ کانسٹی ٹیوشنل دوا دیں۔ کینٹ نے لکھا ہے کہ کانوں میں سوائے کانسٹی ٹیوشنل دوا کے اور کوئی ذریعہ پہچان کا نہیں۔

الفضل انٹرنیشنل کی زیادہ سے زیادہ خریداری کے ذریعہ اس روحانی چشمہ کے فیض کو عام کریں۔ نہ صرف خود خریدار بنیں بلکہ دوسروں کو بھی خریداری کی طرف توجہ دلائیں۔

(مینیجر)

ناک میں POLIPS بہت ہوتے ہیں۔ اس کے لئے لکھا ہوتا ہے کہ ناک سے سانس لیں۔ حالانکہ POLIPS ہوں تو ناک سے سانس لیا ہی نہیں جاتا۔ جس بچے کے ناک میں POLIPS ہوں اس کا منہ کھلا رہتا ہے اور رالیں بہہ رہی ہوتی ہیں۔ اس کے لئے بھی کلکیریا کارب مناسب ہے۔

کلکیریا کارب میں انڈے کھانے کی خواہش بہت ہوتی ہے اسی طرح بچہ ایسی چیزیں کھاتا ہے جو ہضم نہیں ہوتیں مثلاً مٹی، کاغذ وغیرہ۔

سلفر کی قبض اگر ٹھیک نہ ہو تو پرانی قبض میں کلکیریا کارب دی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ سلیشیا اور بعض دفعہ وریٹرم البم بھی قبض میں مفید ہے۔ وریٹرم البم کھلے اسہال میں کام آتی ہے اس لئے عموماً ذہن اسی طرف جاتا ہے ورنہ یہ قبض کے لئے بھی مفید ہے۔ بچوں میں ضدی قبض سلیشیا سے کھل جاتی ہے۔ اگر وہ اثر نہ کرے تو وریٹرم البم دیں۔ لیکن اگر کانسٹی ٹیوشن کلکیریا کی ہو تو کلکیریا کارب دیں۔ اس سے چند دن کے اندر اندر پیٹ میں نرمی پیدا ہو جاتی ہے یہ اس قسم کی دوا نہیں ہے کہ فوری دی اور اثر ہو گیا۔

کلکیریا کارب میں مردوں عورتوں دونوں میں جو اندرونی اعضاء ہیں ان پر اثر ہوتا ہے۔ رحم نیچے کی طرف گرنے کا رجحان دور کرتی ہے۔ کلکیریا کے مزاج کے تحت ساری علامتیں اندرونی اعضاء پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔

اس میں ماہواری کی خرابیوں میں مینسز بہت لمبے ہوتے ہیں۔ جلدی بھی ہوتے ہیں اور بہت زیادہ بھی۔ اس لحاظ سے کلکیریا زیادہ خون آنے میں بہت اہم دوا ہے۔ بہت گہرے اثر کرتی ہے صرف بلیڈنگ نہیں روکتی بلکہ اندر جو POLIPS اور ٹیومر وغیرہ ہوتے ہیں ان سب کا علاج کرتی ہے۔

اس کے لئے بہت اچھا نسخہ یہ ہے:

کلکیریا کارب (CALC. CARB)

میوریکس (MUREX)

سبائنا (SBINA)

تینوں کو ملا کر میں نے یہ نسخہ بارہا استعمال کیا ہے۔ ٹیومر کا رجحان رحم میں دور کرتی ہے اور فائبرائیڈز کو بھی دور کرتی ہے۔ اس کا اسی قسم کا ایک اور نسخہ بھی میں نے بنایا ہے اس میں سلیشیا استعمال کرتا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ دوائیں بہت گہرا اثر رکھتی ہیں اور بسا اوقات سرجن کے چاقو سے بھی بچا لیتی ہیں۔

لیکوریا اس میں بہت THICK ہے زیادہ پتلا نہیں مگر ہر وقت رہنے والا۔ دن رات کچھ نہ کچھ آتا رہتا ہے اگر ایسی مریضہ کو ابارشن کا رجحان ہو تو کلکیریا بہت قیمتی دوا ہے۔ ایک دفعہ میں نے ایک مریضہ کو دی تو اس نے اتنا اچھا اثر کیا کہ اگلے مینسز سے پہلے ہی حمل ٹھہر گیا۔ حالانکہ وہ بڑا پرانا ابارشن کا کیس تھا۔

ابارشن یعنی اسقاط حمل میں صحیح دوا ذہن میں لانا ضروری ہے۔ ابارشن میں فیرم فاس، کلکیریا فاس اور کالی فاس عمومی کمزوری اور خون کی کمی کو دور کرتی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ عموماً میں یہ تینوں ادویہ حمل کے دوران بطور ٹانک استعمال کرواتا ہوں۔ مگر اس طرح سے کہ کبھی کھلائی اور کبھی روک دی۔ اس میں دوسری مددگار دوا کولوفائیلم (CAULOPHYLUM) ہے۔ لیکن اگر مریض کی ساخت کلکیریا کارب والی ہو یعنی مریض FLABBY، موٹاپے کی طرف مائل، زرد رنگت جلدی تھک جانے والا ہو تو ایسے مریض کو پہلے کلکیریا کارب دے دیں پھر کوئی اور دوا دیں۔

کلکیریا کی بیماری لمبے عرصے کے زہروں کے جمع ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے اس کا علاج بھی لمبا عرصہ جاری رہتا ہے۔ مگر اسی طرح سے کہ کبھی دے دی جائے اور کبھی روک لی جائے۔ مریض ٹھیک ہو جانے کے بعد بھی ۶ ماہ تک دیتے رہیں تو حرج نہیں مگر اسی طرح کہ کبھی دے دی اور کبھی نہ دی۔

اس میں کھانسی لمبی ہو جائے، کھانسی میں تھوک کے ذریعہ خون آئے یہ کلکیریا کی علامت ہے۔ اس میں کالی کارب کی طرح پاؤں ٹھنڈے ہوتے ہیں اور عمومی کمزوری جب بڑھ جائے تو ایسا مریض زیادہ دیر تک پشت ٹکا کر بھی نہیں بیٹھ سکتا، کرسی پر سلائیڈ کر جاتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا میں نے ملاقاتوں میں دیکھا ہے کہ آنے والے پہلے سیدھے بیٹھے ہوتے ہیں مگر تھوڑی دیر کے بعد بیٹھے بیٹھے آگے کھسکنے لگتے ہیں یہ کلکیریا کی علامت ہے۔

بڑھی ہوئی بیماریوں میں اگر تکیے سے کھسک کر نیچے گرتا ہے تو میوریٹک ایسڈ (MURIATIC ACID) اچھی دوا ہے۔ یہ خاص اس بات کا نشان ہے کہ مریض کمزوری سے نیچے SLIDE کر جاتا ہے لیکن کلکیریا میں بیٹھے ہوئے مریضوں کا ذکر ہے۔

حضور نے فرمایا اگر دوا زیادہ دے دی جائے تو پروونگ نہیں کرے گی بشرطیکہ بیماری موجود ہو۔ اگر بیماری نہ ہو تو ہر دوا پروونگ کرے گی اور جسم کو زچ کرے گی۔ کیونکہ اگر بیماری ہو تو جسم ردعمل دکھاتا ہے اور جسم کو جگاتا ہے۔ کرانک کیسز میں کبھی پروونگ نہیں ہو سکتی۔ پروونگ میں یہ بات یاد رکھیں کہ جب جسم میں بیماری نہ ہو اور پھر کوئی ایسی دوا دیں تو وہ بیماری پیدا کر سکتی ہو تو وہ جب خاص ہومیو پیتھک طریق پر دینے کے نتیجہ میں کوئی بیماری پیدا کرے گی تو وہ پروونگ ہے اور اس کا نقصان کوئی نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ لمبا عرصہ تک پروونگ کا سلسلہ جاری رکھا جائے لیکن اگر کوئی منفی اثر سامنے آجائے تو فوراً دوا بند کر دینی چاہئے۔

ایک ڈاکٹر صاحب نے کالی فاس زیادہ عرصے تک کھائی تو خون میں پوٹاشیم کی مقدار بڑھ گئی۔ یہ خطرناک ہے ایسی صورت میں اچانک موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ علامتیں پیدا ہوں تو دوا روک دینی چاہئے۔

کاربونیم سلف

CARBON. SULPH

یہ کلکیریا کارب کا کمپاؤنڈ ہے۔ مختلف کمپاؤنڈز میں تفریق ضروری ہے۔

کاربوویج میں مریض باہر سے ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اس کے باوجود ہوا چاہتا ہے۔ ٹھنڈے پسینے میں تربتر بھی ہو تو کھڑکی بند کرنا برداشت نہیں کرتا اسے آکسیجن کی کمی محسوس ہوتی ہے اور تازہ کھلی ہوا طلب کرتا ہے۔

کاربونیم سلف بھی کھڑکیاں کھلی چاہتی ہے۔ حالانکہ سلفر اس میں داخل ہے جو اس کے برعکس ہے لیکن ہوا برداشت نہیں کر سکتا۔

سیڑھیاں چڑھنے سے بوجھ اور کمزوری لاحق ہوتی ہے۔ یہ اور بھی بہت سی دواؤں میں ہے۔ اگر سینے کی درمیانی ہڈی STURNUM پر بوجھ ہو تو چیک کروانا چاہئے یہ انجائنا کی ابتدائی علامت ہو سکتی ہے۔

کاربونیم سلف میں تفریق کرنے والی ایک زائد بات یہ ہے کہ نہانے سے تکلیف ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سلفر ہے۔ سلفر کے مزاج میں نہانے سے دوری ہوتی ہے لیکن اس کمبی نیشن میں نہانے سے نفرت نہیں ہوتی لیکن نہانے کے بعد تکلیف بڑھتی ہے۔

اس دوا یعنی کاربونیم سلف کے متعلق کافی ذمہ دار ہومیو پیتھ بھی لکھتے ہیں کہ یہ لیوپس (LUPUS) کا علاج کرتی ہے۔ احمدی ہومیو پیتھ ڈاکٹروں کو اس کا ریکارڈ رکھنا چاہئے اور مجھے بھی بتائیں کہ لیوپس کی علامات کیا تھیں، کب دوا دی، کتنی دی وغیرہ۔ ہومیو کتب میں لیوپس کے بارے میں کوئی تنزیہی علامت نہیں ملتی کہ یہ ہو تو یہ دوا استعمال کریں۔

کینسر کو روکنے میں بھی کاربونیم سلف نمایاں دوا ہے۔ کلکیریا کارب میں بھی یہ علامات موجود ہیں لیکن کاربونیم سلف میں یہ نمایاں ہیں۔ کینسر کے علاج میں وقت دے دیتی ہے۔ ایک دو سال کا

MOST AUTHENTIC
INDIAN FOOD
GRANADA
TAKE AWAY
202 ROUNDHAY ROAD
LEEDS
TELEPHONE 0532 487 602

وقت بھی مل جاتا ہے۔

کینسر کے لئے تین چوٹی کی ادویہ یہ ہیں:

کاربونیم سلف CARBON. SULPH.

آرسنک آئیوڈائیڈ ARSENIC IODIDE

گریفائیٹس GRAPHITES

جلد کے کینسر میں پائیرو جینم (PYROGINUM) اور سورائینم (PSORINUM) مفید ہیں۔ کینسر کی دوا ڈھونڈنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ کینسر کے مریض کے پاس وقت کم ہوتا ہے یہ تین ادویہ مریض کی بگڑتی ہوئی حالت کو روک دیتی ہیں۔ کاربونیم سلف کا مزاج مل جائے تو بہت فائدہ دیتی ہے۔ آرسنک آئیوڈائیڈ جہاں کینسر کا شبہ بھی ہو جائے وہاں دے دیں اس کے علاوہ آرسنک یا آئیوڈم سے علاج کریں۔ انتڑیوں میں آرسنک آئیوڈائیڈ بہت مفید ہے۔ امریکہ میں جو ریسرچ کی گئی ہے اس سے پتہ چلا ہے کہ لیوپس میں الیفرو امریکن (سیاہ فام امریکی) زیادہ مبتلا ہوتے ہیں اور ان میں بھی عورتیں زیادہ ہیں۔ وہاں کے احمدی ڈاکٹرز کو خاص طور پر اس پہلو سے تجربہ کرنا چاہئے اور پھر اپنے تجربات سے مطلع کریں۔

کرانک روماٹزم (پرانا جوڑوں کا درد) میں بھی کاربونیم سلف مفید ہوسکتی ہے۔ اگر اس کی علامتیں ہیں تو کتنا ہی پرانا جوڑوں کا درد کیوں نہ ہو فائدہ دیتی ہے۔

سلفر گرم دوا ہے اور کاربن ٹھنڈی۔ کاربن میں بیرونی سردی عموماً سب میں ہے۔ جسم ٹھنڈا لیکن بعض خاص جگہوں مثلاً ہاتھوں اور پاؤں پر جلن کا احساس ہوتا ہے اندر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے آگ لگی ہو۔ یہ متضاد علامات ہیں لیکن سلفر میں مسلسل گرمی کا احساس ہے پاؤں، ہاتھ اور سر کی چوٹی بھی جلتی ہے یہ گرمی کسی طرح ٹھیک نہیں ہوتی۔ پلسٹیلا میں بھی یہ گرمی ہے لیکن پلسٹیلا اور سلفر کی گرمی کا فرق یہ ہے کہ پلسٹیلا عموماً بےپیاس کی دوا ہے اور سلفر کھلی پیاس کی دوسرے یہ کہ پلسٹیلا (PULSATILLA) میں یکطرفہ گرمی ہوتی ہے۔ یا پاؤں گرم یا ہاتھ گرم ہوتے ہیں بعض دفعہ سر بھی گرم ہوتا ہے ایسی صورت میں بیلاڈونا مفید ہے۔

سلفر میں پیاس ہے اور متوازن گرمی ہے۔ سارے جسم میں سر سے پاؤں تک گرمی کا احساس ہے۔ خارش میں بھی جلن ہے۔ سلفر کا مریض نسبتاً پتلا (ANGULAR) ہوتا ہے۔ سل کے مریض بعض دفعہ سلفر کے مریض بن جاتے ہیں۔ تاہم ایسا ہونا لازمی بھی نہیں یہ بہت وسیع دوا ہے۔

پلسٹیلا کا کانسٹی ٹیوشن بےتوازن گرمی ہے۔ پلسٹیلا کی قبض میں PASTY STOOL ہوتا ہے۔ اکثر خشکی کی وجہ سے اور باہر نکلنے کی طاقت میں کمی کی وجہ سے قبض ہوتی ہے۔ پلسٹیلا میں STOOL نرم ہونے کے باوجود قبض ہوتی ہے، بار بار اجابت ہوگی۔ نکس وامیکا (NUX VOMICA) میں تھوڑی خشک اجابت ہوتی ہے لیکن پیچش کے ساتھ ہوتی ہے پیچش کا رجحان خصوصاً آئرن کھانے سے ہوتا ہے۔ اس میں پلسٹیلا سب سے اچھا اینٹی ڈوٹ ہے۔

کاربونیم سلف کو سردی سے نفرت ہے۔ پاؤں کو سردی لگے تو یہ مریض بہت جلد بیمار ہو جاتا ہے۔ اس لئے سردیوں میں پاؤں گرم رکھیں۔ عورتوں کی عادت ہے کہ ذرا موسم بدلا تو جرابیں اتار دیں اور ننگے پاؤں گھر میں گھومتی ہیں۔ اس کی بعض علامات آرنیکا سے ملتی ہیں۔ آرنیکا میں چوٹ کھانے کی دردیں ہیں۔ کاربونیم سلف میں بھی ہیں۔ ذہنی علامتوں کے لحاظ سے یہ بہت اہم دوا ہے۔ ایسا مریض جو EXCITABLE ہو۔

کاربونیم سلف کے مریض میں کھرے کھوٹے، کی تمیز ختم ہو جاتی ہے بلکہ خود کو ہلاک کرنے کا رجحان ہوتا ہے۔ بعض دواؤں میں دوسروں کو قتل کردینے کا رجحان ہوتا ہے۔ ایسا عزیز بھی جس سے محبت ہو اس کے بارے میں بھی خیال آتا ہے کہ اسے قتل کردوں۔ ان خیالات سے مریض خود بھی بڑا پریشان ہوتا ہے۔ یہ پاگل پن کی ابتدائی علامات ہیں اگر ان کو بروقت نہ سنبھالا جائے تو مریض پاگل ہو جاتا ہے اور پاگل ہونے کے بعد ان خیالات پر عمل بھی کر دیتا ہے۔ ایسے پاگلوں میں تشدد ہوتا ہے اس لئے ان کو زنجیروں سے باندھ کر رکھتے ہیں۔

کاربونیم سلف خشکی اور سکری کا بھی علاج ہے۔ بال جھڑنا بھی اس میں ہے۔ آنکھوں کے پپوٹوں (EYE LIDS) کی بیماریوں میں کاربونیم سلف بہت اچھی دوا ہے۔ آنکھوں کی بیماریوں میں بھی کان کی طرح صرف ظاہری علامات سے اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے اس لئے ٹکسالی کی دوائیں دیتا ہوں جو یہ ہیں:

یوفریزیا EUPHRASIA

ایلومینیا ALUMINA

ایلومینم ALUMEN

اور کاربونیم سلف بھی اس میں شامل ہے۔

ضروری اعلان

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر ہر جمعہ کے روز اردو میں اور ہر اتوار کے روز انگریزی میں سوالات کے جوابات بیان فرماتے ہیں۔ اگر آپ کے ذہن میں کوئی سوال ہو اور آپ اس کا جواب چاہتے ہوں تو سوال انگریزی یا اردو میں لکھ کر بذریعہ ڈاک یا بذریعہ فیکس مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے نام لندن بھجوا دیں ۔ انشاء اللہ اولین فرصت میں وہ سوالات حضور انور کی خدمت میں پیش کر دیے جائیں گے۔

الفضل انٹرنیشنل کی زیادہ سے زیادہ خریداری کے ذریعہ اس روحانی چشمہ کے فیض کو عام کریں۔ نہ صرف خود خریدار بنیں بلکہ دوسروں کو بھی خریداری کی طرف توجہ دلائیں۔ (مینیجر)

بقیہ مختصرات

خاندان میں احمدیت آنے کے بارہ میں واقعات اور حالات مرتب کریں اور مرکز بھجوا کر اس کی تصدیق بھی کروالیں۔

بعد ازاں حضور انور نے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے۔

★ اگر اللہ تعالیٰ نے ایک قانون مقرر فرمایا ہے اور اپنے مقرر کردہ قانون اور سنت کے مطابق عمل کرتا ہے تو پھر حضرت عیسیٰؑ کی بن باپ ولادت کی کیا وضاحت ہے؟

★ مختلف مؤرخین نے حضرت ماریہؓ اور بعض اور خواتین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈیوں کے طور پر پیش کیا ہے۔ جماعت احمدیہ کا اس بارہ میں کیا مؤقف ہے؟

★ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چاروں خلفاء کو خلفائے راشدین کہا جاتا ہے لیکن حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو کیوں ان میں شمار نہیں کیا جاتا؟

★ غیر از جماعت یہ کہتے ہیں کہ ہم مسیح موعود علیہ السلام کو نبی تسلیم نہیں کرسکتے البتہ انہیں مجدد یا ایک بزرگ ماننے کو تیار ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا تاریخ میں کوئی ایسی مثال ہے کہ کوئی مسیح تو ہو اور اس نے نبوت کا دعویٰ نہ کیا ہو؟

★ کیا خوابوں کی تعبیر بیان کرنے کا ملکہ خداداد ہوتا ہے یا انسان اپنی کوشش اور محنت سے بھی یہ استعداد حاصل کرسکتا ہے؟

★ دو قومی نظریہ کا اسلام سے کیا تعلق ہے اور اب پاکستان میں کیا مسلمان عیسائی اور ہندو وغیرہ ایک وطن کے حوالہ سے ایک قوم کہلا سکتے ہیں؟

★ اب تک جو لوگ وفات پاچکے ہیں کیا وہ جنت یا دوزخ میں جاچکے ہیں یا اب تک عالم برزخ میں ہیں اور قیامت کے بعد ان کا فیصلہ ہوگا؟

★ حواس خمسہ کے علاوہ ایک چھٹی حس بھی بیان کی جاتی ہے اس کی حقیقت کیا ہے؟ کیا واقعی کوئی انسان مستقبل میں ہونے والے امور کو نظارہ کی شکل میں قبل از وقوع دیکھ سکتا ہے؟

★ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے کہ میری امت کی دو ایسی جماعتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ فتنہ فساد کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔ ایک تو وہ جماعت جو ملک ہند میں جنگ لڑے گی اور دوسری جماعت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مددگاروں کی ہوگی۔ یہ دو جماعتیں کونسی ہیں؟

★ مغل وسطی ایشیا منگولیا کی طرف سے آئے تھے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ابنائے فارس کہلائے، کیا کوئی بڑے بزرگ اس علاقہ میں گئے تھے؟

★ صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے کہ اگر یہ دنیا گناہ گار نہ ہوتی تو میں اسے تباہ کرکے دوسری مخلوق پیدا کرتا جو گناہ کرتی اور میں اسے بخش دیتا۔ اس حدیث میں کیا حکمت پوشیدہ ہے؟

(ع۔م۔ر)

مفید طبی معلومات

(ڈاکٹر امۃ الرزاق سمیع۔ ایف۔آر۔سی۔ایس)

(۱) فن لینڈ میں ۱۵۰ بچوں کو ۱۷ سال کی عمر تک ڈاکٹری مطالعہ پر رکھا گیا تو معلوم ہوا کہ جو بچے ماں کا دودھ پیتے ہیں ان میں دمہ، خارش اور الرجی کے واقعات شاذ ہی ہوتے ہیں۔

(۲) کسی انسان کو مشینی دل لگانے کا پہلا کامیاب آپریشن آکسفورڈ کے ہسپتال میں کیا گیا ہے۔ مریض کے اصلی دل کی بجائے مشینی دل جسم میں خون پمپ کرتا ہے۔ امید ہے کہ اب کئی مریضوں پر یہ نیا طریقہ علاج استعمال کیا جائے

(۳) سائنسدان یہ تو پہلے ہی ثابت کر چکے ہیں کہ غصے اور پریشانی کی وجہ سے انسان کی قوت مدافعت میں کمی آ جاتی ہے۔ اب امریکہ کے سائنسدانوں نے ثابت کیا ہے کہ غصہ اور پریشانی کی وجہ سے جسم کی زخم بھرنے کی صلاحیت بھی کم ہو جاتی ہے۔ زخم بھرنے کے FACTORS بھی غصہ کی وجہ سے بہت کم ہو جاتے ہیں۔

(ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی پیاری نصیحت فرمائی ہے کہ طاقتور وہ نہیں جو دوسروں کو پچھاڑ دے بلکہ اصل طاقتور وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھتا ہے۔ اس طرح یہ بھی کہا گیا ہے کہ غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان تو انسان کا کھلا کھلا دشمن ہے)

(۴) تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ برطانیہ میں منہ اور زبان کے کینسر کا خطرہ پھر بڑھ رہا ہے اور اس کی وجہ سگریٹ نوشی میں اضافہ اور شراب نوشی کی کثرت ہے۔

(۵) تحقیقات سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ حاملہ عورتوں کا الٹرا ساؤنڈ کرنے سے بچوں کو کسی قسم کا خطرہ نہیں ہوتا اور اس سے کینسر کا بھی خطرہ نہیں ہوتا۔

(۶) امریکہ میں ریسرچ سے ثابت ہوا ہے کہ بچپن میں یرقان کے بی۔وائرس کی Vaccination کروالینے سے یرقان کا خطرہ بہت کم ہو جاتا ہے۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Kenssy
Fried Chicken
TELEPHONE 539 3773
589 HIGH ROAD,
LEYTONESTONE,
LONDON E11 4PB
PROPRIETOR: MASOOD HAYAT

(پانچویں قسط)

سوال و جواب

مجلس انصاراللہ برطانیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۹۵ء کو محمود ہال لندن میں ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں بعض غیر از جماعت احباب نے بھی شمولیت فرمائی۔ اس موقع پر معزز مہمانوں کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی گفتگو افادہ احباب کے لئے ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر پیش کر رہا ہے۔ اسے مکرم یوسف سلیم ملک صاحب نے مرتب کیا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ (مدیر)

روس میں احمدیت کی ترقی کے بارہ میں پیش گوئی

پھر زار روس کی حالت زار کے بارہ میں پیش گوئی کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ روس میں میں اپنے متبعین کو ریت کے ذروں کی طرح پھیلا ہوا دیکھتا ہوں۔ اب چند سال پہلے تک اس پیش گوئی کے پورا ہونے کے کوئی آثار دکھائی نہیں دے رہے تھے کیونکہ روس تو ایک ایسی خدا کی دشمن طاقت تھی کہ کوئی مذہب بھی وہاں پر پنپ نہیں سکتا تھا۔ پھر وہ واقعات ہوئے جو آپ کے سامنے ہیں وہاں انقلاب برپا ہوئے۔ وہاں جماعت احمدیہ کا نفوذ ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر مسلمان ریاستوں میں خصوصیت سے اور روس میں بھی بڑی تیزی کے ساتھ جماعت احمدیہ کی طرف رجحان شروع ہو چکا ہے یہاں تک کہ آپ اندازہ کریں کہ قازقستان جو سوویت یونین کی رشیا کے بعد سب سے بڑی ریاست ہے اس کا رقبہ ہندوستان کے برابر ہے۔ اس ریاست میں احمدیت کی طرف رجحان اس طرح شروع ہوا کہ ان کا ٹیلی ویژن کا ایک نمائندہ انگلستان آیا۔ اس کا میرے ساتھ انٹرویو ہوا۔ پھر باقاعدہ اجازت لے کر وہاں سے ایک ٹیم آئی اور انہوں نے میرے انٹرویو کی ریکارڈنگ کی اور ابھی رالان صاحب اور ان کے ایک ساتھی جو وہاں کے صدر کے مشیر بھی ہیں وہ احمدی ہو چکے ہیں۔ ان کے ایک ساتھی جو وہاں کے سب سے بڑے مغنی ہیں جو کلاسیکل میوزک کے چوٹی کے استاد سمجھے جاتے ہیں وہ بھی احمدی ہو گئے لیکن Intellegentsia میں کثرت سے وہاں احمدی ہونے شروع ہوئے ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ جو آپ کی فلم تھی جو ٹیلی ویژن کے نمائندے نے اتاری تھی وہ قازقستان کے ٹی وی پر چھ دفعہ دکھائی جا چکی ہے اور ابھی تک مطالبے پورے نہیں ہو رہے۔

میں نے ایک مضمون لکھا تھا جس میں روس میں ہونے والی تبدیلیوں کا تجزیہ کر کے اہل روس کو ایک تنبیہ کی تھی کہ تم ایک نظام کے چکر سے باہر نکلے ہو لیکن خطرات سے باہر نہیں نکلے۔ یہ یہ باتیں اور یہ یہ اندھیرے تمہارے سامنے کھڑے ہیں۔ اگر تم نے اپنی آنکھیں نہ کھولیں تو یہ گڑھے ہیں تم ان میں گر جاؤ گے۔ وہ مضمون روس کے سب سے کثیر الاشاعت اخبار میں من و عن پورا شائع ہو گیا اور اس پر مطالبے شروع ہوئے کہ اس شخص کے اور خیالات معلوم کئے جائیں۔ ماسکو سے ٹیلی ویژن کے نمائندے یہاں پہنچے انہوں نے میرا انٹرویو کیا جو ماسکو ٹیلی ویژن سے مشتہر ہوا۔ اس کی مقبولیت کی وجہ سے پھر وہ دوبارہ آئے اور پھر انٹرویو کیا اور اس کو بار بار ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا۔ پس وہ باتیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانے میں لکھی تھیں جب زار روس اپنی عظمت کے آخری مقام تک پہنچا ہوا تھا اور بعد میں جو انقلاب آیا اس نے مذہب ہی کا صفایا کر دیا تھا۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ یہ باتیں آپ کو کس نے بتائیں، کیسے بتائیں کہ وہاں احمدیت کے نفوذ کے لئے خدا تعالیٰ کثرت سے سامان پیدا فرمائے گا۔

حضرت مصلح موعودؓ کی ایک حیرت انگیز رؤیا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سلسلہ گفتگو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ میری خلافت کے زمانہ میں یہ جو واقعات رونما ہو رہے ہیں یہ بھی اتفاقی نہیں ہیں۔ یہاں پیش گوئیوں کی بات ہو رہی ہے اور میں بتا رہا ہوں کہ خدا تو مسلسل ایک جاری و ساری رہنے والی ہستی ہے وہ ایک پیش گوئی کو ایک دفعہ بیان کرتا ہے تو اس کی تائید میں پھر آگے اس مضمون کو چلانے کے لئے اور یقین پیدا کرنے کے لئے اس کے بعد ظہور پذیر ہونے والے واقعات کو دوبارہ بتاتا ہے۔

میں ایک چھوٹا سا بچہ تھا ابھی میری عمر اس وقت ۱۳، ۱۴ سال کی ہوگی جب میرے والد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے عجیب رؤیا دیکھی جو اخبارات میں چھپی ہوئی ہے اور وہ رؤیا یہ تھی کہ یوں لگتا ہے کہ میں کچھ فوجیوں میں گھرا ہوا ہوں اور وہ میری مخالفت کر رہے ہیں اور مجھے ڈر محسوس ہو رہا ہے کہ یہ علاقہ میرے لئے محفوظ نہیں رہا۔ اس وقت میں دیکھتا ہوں کہ میری ایک بیوی میرے ساتھ ہے مریم یعنی ام طاہر (طاہر کی والدہ ان کو کہا جاتا تھا) لیکن ان کا جو بچہ ہے وہ چھوٹا سا ہے یعنی مجھے طاہر کے طور پر ایک چھوٹا بچہ دکھایا گیا ہے۔ اب یہ بھی ایک خاص شان ہے الٰہی پیغامات کی۔ میرے والد کہتے ہیں کہ میں رؤیا میں اس کو گود میں اٹھا لیتا ہوں اور میں کہتا ہوں چلو یہاں سے ہجرت کر جائیں اس علاقہ میں رہنا اب محفوظ نہیں رہا، فوجیوں سے خطرہ ہے۔ اس لئے حضرت مصلح موعود یعنی میرے والد مجھے بھی ساتھ اٹھا کر لے چلتے ہیں اور کہتے ہیں جب میں آگے جاتا ہوں تو ایسی Territ-ory میں پہنچتا ہوں جو میرے لئے اجنبی ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ کون سا علاقہ ہے تو لوگ کہتے ہیں یہ روس کا علاقہ ہے تو میں پوچھتا ہوں کہ آپ کون لوگ ہیں تو وہ رازداری سے کہتے ہیں ہم احمدی ہیں لیکن ابھی ہم کھل کر بات نہیں کرتے۔ اب یہ رؤیا آئی اور گزر گئی اور کسی کو اس کی تعبیر سمجھ نہیں آئی کہ کیا واقعہ ہونے والا ہے۔ میرے دور خلافت میں روس سے Cont-act ہونا اور احمدیت کا وہاں نفوذ ہونا یہ دراصل اس رؤیا میں پہلے سے بتا دیا گیا تھا۔ کسی اور خلیفہ کے وقت میں یہ واقعہ نہیں ہوا۔ پس یہ جو خدا تعالیٰ کے اشارے ہیں اگر ان کو انسان تعصب سے پاک ہو کر دیکھے تو ایک دوسرے کے ساتھ منسلک ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یہ تو عمومی گفتگو ہے اب آپ اگلا معین سوال کریں۔

محمدی بیگم کی پیش گوئی

اس کے بعد محمدی بیگم والی پیش گوئی سے متعلق سائل کے سوال کی طرف لوٹتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محمدی بیگم کی پیش گوئی کو جس طرح غیر احمدی علماء دوسروں کے سامنے رکھتے ہیں بعینہ اس طرح نہیں ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پیش گوئی میں حتمی طور پر فرمایا کہ اللہ نے مجھے خبر دی ہے کہ میری شادی یہاں ہوگی۔ وہ جو قصہ پڑھتے ہیں تو لگتا ہے اس میں کوئی استثناء کی گنجائش نہیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی خبر دی کہ اگر انہوں نے انکار کیا تو اللہ کی یہ سزا ان پر پڑے گی۔ اگر حتمی معنے وہی تھے جو اس حصہ کو پڑھ کر سمجھ آتے ہیں تو یہ استثناء کی کھڑکی کیوں کھولی گئی۔ اور جو سزا بتائی گئی اس میں یہ تھا کہ محمدی بیگم کا باپ پہلے مرے گا اور اتنی دیر کے اندر اندر مرجائے گا اس کے بعد پھر اس کے داماد کی باری آئے گی اور پھر ہے "توبی توبی" اے عورت تو توبہ کر، توبہ کر اگر تو خدا کے عذاب کی پکڑ سے بچنا چاہتی ہے"۔ یہ الہامات صاف بتا رہے تھے کہ جہاں حتمی طور پر یہ پیش گوئی کی جا رہی ہے وہاں ساتھ ہی اس امکان کو کھلا رکھا گیا ہے کہ اس کے باوجود اگر وہ نہ مانیں اور کسی اور کے ساتھ شادی کر دیں تو اس کے ساتھ تو تم شادی نہیں کر سکتے مگر پھر یہ پیش گوئی اپنی صداقت کے ثبوت کا ایک اور رنگ پیش کرے گی اور جس طرح ہم تجھے بتا رہے ہیں اس طرح اس خاندان کو سزا ملے گی۔ چنانچہ حضرت مرزا صاحب کی ان پیش گوئیوں کے باوجود مرزا احمد بیگ جو محمدی بیگم کے باپ تھے انہوں نے کھلم کھلا انکار کیا۔ انہوں نے کہا مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے اور اپنی بیٹی کو ایک شخص مرزا سلطان بیگ صاحب کے ساتھ بیاہ دیا۔ مسلمان علماء کا شور و غوغا ابھی ٹھنڈا نہیں ہوا تھا کہ پیش گوئی کے عین مطابق ایک سال کے اندر مرزا احمد بیگ مر گیا جس کی صحت اچھی بھلی تھی، وہ ہٹے کٹے صاحب تھے۔ اس سے ایک واویلا مچ گیا اس خاندان میں اور کثرت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معافی کے خطوط لکھے گئے اور پیغام بھیجے گئے کہ آپ ہمارے لئے بخشش کی دعا کریں۔

مرزا سلطان بیگ جو بچ گئے، پہلا تو اسی طرح مر گیا جس طرح پیش گوئی میں بتایا گیا تھا اب سوال یہ ہے کہ آیا مرزا سلطان بیگ نے توبہ کی تھی اور دعائیں کی تھیں تو بچے ہیں اور اسی طرح "توبی توبی" کا جو لفظ ہے یعنی اے عورت! تو توبہ کر، توبہ کر یہ محمدی بیگم کی ذات میں پورا ہوا ہے یا نہیں۔ یہ قطعی شہادتیں ہیں اور ان کا غیر احمدی علماء انکار نہیں کر سکتے کہ سارے خاندان نے توبہ کی طرف رجوع کیا اور معافیاں مانگیں یہاں تک تو مرزا سلطان بیگ صاحب سے ایک لمبے عرصہ بعد تک علماء کوشش کرتے رہے یہ بیان لینے کی کہ مرزا صاحب جھوٹے نکلے اور تم لوگوں نے توبہ نہیں کی تھی۔ انہوں نے ہرگز بیان نہیں دیا۔ انہوں نے کہا میں یہ بیان دینے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ محمدی بیگم جو زیر بحث تھی، آخر وقت تک محمدی بیگم یہی کہتی رہیں کہ مرزا صاحب سچے تھے اور ہم نے توبہ کی اور ہم نے استغفار کیا اور ان کی اولاد میں سے ان کا بیٹا مرزا اسحاق بیگ احمدی ہو گیا۔ اب بتائیں جہاں ماں کی عزت اور غیرت کا بھی سوال ہو جہاں الہام یہ باتیں کرتا ہو کہ اس عورت سے شادی کی جائے گی ورنہ باپ مرے گا پھر اس کا خاوند مرے گا اس نے گھر میں اگر اس پیش گوئی کو جھوٹا ہوتے دیکھا تھا، اگر ماں کی گواہی دیکھی تھی کہ وہ سب بکواس ہے، اس میں کچھ بھی صداقت نہیں تو اس کا سر پھرا تھا کہ سارے خاندان کی مخالفت مول لینے کے باوجود وہ احمدی ہو گیا اور یہاں تک سختیاں برداشت کیں کہ مرزا اسحاق بیگ صاحب جب تک زندہ تھے، ساہیوال کے ایک گاؤں میں رہتے تھے انہوں نے اپنی بچی کی شادی کی، سارے خاندان نے بائیکاٹ کیا۔ مولویوں نے علاقہ میں اس شادی کے بائیکاٹ کی تعلیم دی اور چاولوں اور سالن اور زردے وغیرہ کی بھری ہوئی دیگیں پھنکوا دینی پڑیں لیکن کوئی شادی پر نہیں آیا مگر ان کے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہیں آئی۔ یہ کیا واقعہ ہوا ہے؟ لازماً اس گھر کے اندر کی گواہی یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب سچے تھے اور جو جو استثناء پیش گوئی میں تھے ان کے مطابق واقعات رونما ہوئے ہیں۔

اللہ کی رحمت ہر عذاب اور رحمت پر حاوی ہے

پس ایک یہ بھی پہلو ہے جو میں بتا رہا ہوں کہ پیش گوئیوں کے بعض پہلو متشابہات ہوتے ہیں۔ بظاہر یہ لگتا ہے او ہو یہ تو بڑی حتمی پیش گوئی تھی مگر پوری نہیں ہوئی۔ دراصل اس پیش گوئی کے اندر بعض مخفی باتیں ہوتی ہیں جو رحمت الٰہی کے بعض اصولوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ اب اسے سمجھانے کی خاطر میں آپ کو بائبل کی طرف لے جاتا ہوں۔ حضرت یونسؑ نبی کے ساتھ کیا واقعہ ہوا۔ حضرت یونس نبی نے یہ پیش گوئی کی کہ قطعی طور پر اللہ کے عذاب کا وقت آ پہنچا ہے اور صبح ہوئے کو یہ گاؤں نہیں رہے گا، یہ بستی مٹ جائے گی۔ یہ ایسی قطعی پیش گوئی تھی جس کے بعد وہ قصبے کو چھوڑ کر باہر نکل گئے اور دور جا کر ایک ساحل پر انتظار کرتے رہے۔ وہ ہر آنے والے سے پوچھتے تھے کہ کیوں کیا خبر ہے وہاں کی۔ لوگ مٹ گئے؟ نینوا کی بستی برباد ہو گئی؟ وہ کہتے نہیں! اچھی بھلی ہے ٹھیک ٹھاک ہے۔ ان کے دل پر اس قدر اثر ہوا کہ جیسے خدا سے روٹھ جاتے ہیں اور فیصلہ کیا کہ اب میں واپس یہاں آؤں گا ہی نہیں اور کشتی میں سوار ہوئے۔ کشتی میں Load زیادہ ہو گیا اور یہ فیصلہ ہوا کہ ایک کو تو پھینکنا پڑے گا۔ قرعہ کون ڈالے۔ قرعہ حضرت یونس نبی سے ڈلوایا گیا۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے قرعہ نکالا جو ان کے خلاف نکلا۔ ان کو سمندر میں پھینکا گیا۔ مچھلی نے نگلا اور پھر اگلا۔ یہ سارے واقعات آپ کے علم میں ہیں۔

سوال یہ ہے کہ اگر آپ اس وقت زندہ ہوتے اور پیش گوئی اس طرح جھوٹی نکلتے دیکھتے جس میں استثناء کی کھڑکی بھی کوئی نہیں تھی تو کیا آپ یونسؑ نبی کے انکار کا حق رکھتے؟ اس لئے حق نہیں رکھتے کہ قرآن کریم نے اس اصول کو واضح فرما دیا ہے کہ اللہ کی رحمت ہر عذاب اور وعید پر حاوی ہے۔ جب بھی کسی کی ہلاکت کے وعدے ہوتے ہیں تو رحمت کا اصول پھر بھی حاوی رہتا ہے۔ اس عرصہ میں خواہ بخشش یا توبہ کی پیش گوئی نہ بھی ہو تب بھی قوم اگر سچے دل سے توبہ کر لے یا وہ شخص جس کے خلاف پیش گوئی کی گئی ہے تو وہ ٹل جاتی ہے۔

باقی صفحہ نمبر ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ - محمود احمد ملک)

★★امریکہ کی ریاست فلوریڈا کے شہر میامی سے شائع ہونے والے "النصیر" اگست، ستمبر میں لجنہ اماء اللہ میامی کے پہلے اجتماع کی رپورٹ شائع ہوئی ہے جو ۲۰ اگست کو بیت النصیر میامی میں منعقد ہوا۔ شرکاء کی تعداد درج نہ ہونے کی وجہ سے رپورٹ نامکمل محسوس ہوتی ہے۔ اس شمارہ میں چند اعلانات کے علاوہ تین مضامین بھی شامل اشاعت ہیں جن میں سے پہلا "اسلامی اخلاق میں مہربانی اور ملاطفت" کے موضوع پر محترمہ سارہ تسنیم احمد صاحبہ نے رقم کیا ہے۔ وہ لکھتی ہیں کہ جو مذہب اپنے متبعین میں مخلوق خدا پر رحم کی خوبی نہیں پیدا کرسکا اس کا منجانب اللہ ہونا مشکوک ہے۔ آنحضورؐ کا غلاموں اور دشمنوں تک سے اعلیٰ اخلاق کا برتاؤ تاریخ کا ایک حسین ورق ہے اور اس سلسلہ میں خطبہ حجۃ الوداع اسلامی تاریخ میں "میگنا کارٹا" کی حیثیت رکھتا ہے۔

★★کسی مذہب کی صداقت کا معیار اپنے متبعین کو گناہ سے نجات دلانے کی قابلیت پر بھی ہے۔ انسان بہت سی کمزوریوں، اعتقادات اور شکوک و شبہات کا شکار رہتا ہے چنانچہ اسے ایک طاقتور محافظ کی ضرورت ہے اور عقل انسانی بھی ایک شافع کی ضرورت کو تسلیم کرتی ہے۔ شفاعت کے ایک معنی "جوڑنا" کے بھی ہیں یعنی ایک طرف خدا سے پیوند رکھنا اور دوسری طرف مخلوق سے ہم آہنگ ہونا۔ اس موضوع پر محترم عبدالباسط صاحب کا مضمون مذکورہ رسالہ میں شامل ہے۔

★★اسی رسالہ میں شائع شدہ مضمون "دعا کی طاقت" کے موضوع پر محترم حمید احمد خان صاحب نے تحریر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ Lory Dossey MD نے اپنی تصنیف The Power of Prayer and the Practice of Medicine میں دعا کے اثرات کا ذکر کیا ہے۔ اس نے مریضوں کے دو گروپس کے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ۱۹۲ مریضوں کو دعاگو افراد کے سپرد کیا گیا جبکہ ۲۰۱ مریضوں کا دوا کے ذریعہ سے علاج کیا گیا۔ اگرچہ نتائج کا فرق کچھ نمایاں نہ تھا البتہ دعا والے مریض علاج والے مریضوں کی نسبت زیادہ تعداد میں صحتیاب ہوئے۔ ان مضامین کا خلاصہ محترمہ امۃ المجید چودھری صاحبہ نے تیار کیا ہے۔

★★ماہنامہ "انصاراللہ" ستمبر ۹۵ء کے اداریہ میں "حقیقت احمدی" کے زیر عنوان حضرت مجدد الف ثانیؒ کا ایک قول کتاب مبدء و معاد صفحہ ۹۹ از ادارہ مجددیہ کراچی نمبر۱۸ کے حوالہ سے درج ہے جس کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ "میں ایک عجیب بات کہتا ہوں جو اس سے پہلے نہ کسی نے سنی اور نہ کسی بتانے والے نے بتائی۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے صرف مجھے بتائی ہے اور مجھ پر ہی الہام فرمائی ہے اور وہ بات یہ ہے کہ سرور کائنات علیہ و علیٰ آلہ الصلوات و التسلیمات کی رحلت سے ایک ہزار اور چند سال بعد ایک زمانہ ایسا بھی آنے والا ہے کہ حقیقت محمدی اپنے مقام سے عروج فرمائے گی اور حقیقت کعبہ میں متحد ہو جائے گی۔ اس وقت حقیقت محمدی کا نام حقیقت احمدی ہو جائے گا"۔

★★اسی شمارے میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے قرآن کریم سے عشق کے بارے میں کئی ایمان افروز روایات کا انتخاب محترم سمیع اللہ زاہد صاحب نے کیا ہے۔ حضورؑ جب سیالکوٹ میں ملازم تھے تو بھی آپ جب کچہری سے فارغ ہوکر آتے تو دروازہ بند کرلیتے۔ بعض متجسس احباب اس ٹوہ میں رہتے کہ حضرت مرزا صاحب آخر کیا کرتے ہیں۔ آخر ایک روز اس مخفی کاروائی کا سراغ مل گیا اور وہ یہ تھا کہ سیدنا حضور اقدسؑ ایک مصلے پر بیٹھے قرآن مجید ہاتھ میں لئے دعا کر رہے تھے "یا اللہ تیرا کلام ہے۔ مجھے تو ہی سمجھائے گا تو میں سمجھ سکتا ہوں"۔ اسی دور کے متعلق ایک اور روایت ہے کہ آپؑ بعض آیات لکھ کر دیواروں پر لٹکادیا کرتے تھے اور پھر ان پر غور کرتے رہتے تھے اور گھر میں سوائے قرآن مجید پڑھنے اور نمازوں میں لمبے لمبے سجدے کرنے کے اور آپ کا کوئی کام نہ تھا۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال کے استاد شمس العلماء مولانا سید میر حسن صاحب کا بیان ہے کہ سیالکوٹ میں حضرت مرزا صاحب کچہری سے تشریف لاکر قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہو جاتے۔ بیٹھ کر، کھڑے ہوکر، ٹہلتے ہوئے تلاوت کرتے تھے اور زار زار رویا کرتے تھے۔ ایسی خشوع اور خضوع سے تلاوت کرتے کہ اس کی نظیر نہ ملتی۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کو صرف ایک مرتبہ روتے دیکھا ہے جب آپؑ خدام کے ہمراہ سیر پر تشریف لے جارہے تھے کہ کسی نے عرض کیا کہ حافظ محبوب الرحمن صاحبؓ قرآن شریف بہت اچھا پڑھتے ہیں۔ حضورؑ وہیں راستہ کے ایک طرف بیٹھ گئے اور فرمایا کچھ قرآن شریف سنائیں چنانچہ انہوں نے قرآن شریف سنایا تو اس وقت آپؑ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔

★★اسی شمارہ میں صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کے مالی قربانیوں سے متعلق بعض ایمان افروز واقعات بھی پیش کئے گئے ہیں جنہیں محترم نصراللہ خان ناصر صاحب نے مرتب کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ کی مالی قربانی کے بارہ میں ۱۹۲۶ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر فرمایا کہ انکی مالی قربانیاں اس حد تک بڑھی ہوئی تھیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے ان کو تحریری سند دی کہ آپ کو اب قربانی کی ضرورت نہیں۔ مقدمہ گورداسپور کے ایام میں جب حضورؑ کی مالی تحریک آپؓ تک پہنچی تو اتفاق سے اسی دن ان کو تنخواہ ملی تھی جو آپؓ نے ساری کی ساری خدمت اقدسؑ میں بھجوادی۔ ایک دوست نے سوال کیا کہ کچھ تو گھر کی ضروریات کے لئے رکھ لیتے تو انہوں نے کہا کہ خدا کا مسیح کہتا ہے کہ دین کے لئے ضرورت ہے تو پھر اور کس کے لئے رکھ سکتا ہوں۔ اسی طرح حضرت قاضی محمد یوسف صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۰۴ء میں حضرت اقدسؑ کی لنگرخانہ کے لئے امداد کی تحریک پر جن خدام نے فوراً لبیک کہا ان میں چودھری عبدالعزیز صاحب احمدی اوجلوی پٹواری بھی تھے جو خود گورداسپور آئے اور خدمت اقدس میں چاندی کے ایک سو روپے پیش کرکے عرض کیا کہ حضور کا خط آیا اور خاکسار کے پاس یہی رقم تھی جو پیش ہے (اس وقت پٹواری کی ماہوار تنخواہ صرف ۶ روپے ہوتی تھی)۔

★★ہفت روزہ "بدر" ۵ اکتوبر کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے ۱۰۴ ویں جلسہ سالانہ قادیان ۹۵ء کے لئے ۲۶ تا ۲۸ دسمبر (بروز منگل، بدھ و جمعرات) کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

سائنس کی دنیا

(آصف علی پرویز)

مریضوں کی جان بچانے کے لئے کمپیوٹر کا استعمال

اگر کوئی شخص کسی حادثہ کا شکار ہو جائے یا اسے دل کا دورہ پڑ جائے تو بروقت طبی امداد کے ملنے سے اس کی جان بچائی جاسکتی ہے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ پہلے ۶۰ منٹ ایسے شخص کی زندگی بچانے کے لئے بہت اہم ہوتے ہیں۔ برطانیہ میں اسی لئے ۹۹۹ کی سروس موجود ہے جس کے ذریعہ چند منٹوں کے اندر ایمبولینس مریض تک پہنچ سکتی ہے۔ ایمبولینس میں کام کرنے والا عملہ یعنی Paramedics طبی امداد پہنچانے میں تجربہ کار ہوتا ہے لیکن چونکہ ایمبولینس میں بالعموم کوئی ڈاکٹر نہیں ہوتا اس لئے بعض جان بچانے والی ادویہ مریض کو ڈاکٹر کی اجازت کے بغیر نہیں دی جاسکتیں۔ چنانچہ ہسپتال پہنچنے تک بہت ہی قیمتی وقت ضائع ہوسکتا ہے۔

اب بعض ایمبولینس گاڑیوں میں ایسے کمپیوٹر لگائے گئے ہیں جو مریض کی نبض سانس کی رفتار اور آکسیجن کی فراہمی وغیرہ جیسی اہم معلومات ایمبولینس سے براہ راست ہسپتالوں کو پہنچاتا ہے۔ ڈاکٹر ان معلومات کی بنا پر یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ مزید کونسی دوائی یا ٹیکہ مریض کو لگانا چاہیئے۔ ایمبولینس کا عملہ ڈاکٹر کی ہدایات کے مطابق مزید ادویات دے کر مریض کی جان بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ہسپتال کے عملہ کو مریض کے پہنچنے سے پہلے ہی اس کے بارے میں ضروری معلومات مل جاتی ہیں۔ جونہی ایمبولینس ہسپتال پہنچتی ہے مریض کو براہ راست Intensive Care یا آپریشن تھیٹر میں پہنچایا جاسکتا ہے جہاں ڈاکٹروں کی ٹیم متعلقہ علاج کو روبہ عمل لاتی ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ جلد ہی ان ایمبولینس گاڑیوں میں Video Link بھی لگادیا جائے گا چنانچہ ڈاکٹر نہ صرف مریض کے بارے میں ضروری معلومات حاصل کر سکے گا بلکہ مریض کو دیکھ بھی سکے گا اور ہسپتال سے ہی مناسب علاج کی ہدایات دے سکے گا۔ توقع ہے کہ اس طریق پر فوری علاج کی سہولت میسر آ جانے سے کئی مریضوں کی جان بچائی جاسکے گی۔

شمسی توانائی کی مدد سے جہاز کی اڑان

شمسی توانائی قدرت خداوندی کا ایک عظیم احسان ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سورج کے بغیر اس دنیا میں انسانی، حیوانی اور نباتاتی زندگی کا تصور بھی ناممکن ہے۔ خاکسار نے ایک مضمون میں شمسی توانائی کی مدد سے چلنے والی کاروں کا ذکر کیا تھا اب انجینئر اس سے آگے ایک قدم یعنی جہازوں کو شمسی توانائی سے اڑانے کے تجربات میں مصروف ہیں۔

ایک جہاز جو بالکل ہلکے مادہ سے بنایا گیا ہے کے پروں میں دونوں طرف .... شمسی سیل (Solar Cell) لگائے گئے ہیں جو اس کے ۸ انجنوں کو چلاتے ہیں۔ اس جہاز میں کوئی پائلٹ نہیں اور اسے زمین سے ریموٹ کنٹرول کے ذریعہ اڑایا جاتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے پروں کی شکل ہوا کی رفتار کے مطابق تبدیل کی جاسکتی ہے چنانچہ یہ جہاز ۵۰ ہزار فٹ کی اونچائی تک اڑایا گیا۔ یاد رہے کہ یہ فاصلہ اتنا زیادہ ہے کہ دنیا کا تیزترین جہاز یعنی "کنکارڈ" بھی اتنی زیادہ بلندی تک نہیں جاتا۔ جہاز کے ماہرین یہ کوشش کر رہے ہیں کہ یہ جہاز ۸۰ ہزار فٹ کی بلندی پر اڑ سکے۔ دن کے وقت تو اس جہاز کے انجن شمسی توانائی سے طاقت حاصل کرکے چلتے رہتے ہیں لیکن رات کے وقت چونکہ سورج کی روشنی بند ہو جاتی ہے اس لئے شمسی سیل بجلی پیدا کرنا بند کردیتے ہیں چنانچہ اندھیرا ہونے سے قبل جہاز کو زمین پر اتار لیا جاتا ہے۔ کوشش کی جارہی ہے کہ ایسی ہلکی بیٹریاں تیار کی جائیں جو شمسی سیلوں کی پیدا کردہ بجلی کو محفوظ کرسکیں۔ توقع ہے کہ اس جمع شدہ بجلی سے یہ طیارہ رات کو بھی اڑتا رہے گا۔

جہاں تک اسکے استعمال کا تعلق ہے فی الحال اسے مسافر بردار بنانے کا کوئی بھی منصوبہ نہیں۔ یہ جہاز موسمی پیشگوئی، مواصلات اور ملٹری کے کاموں کے لئے استعمال ہوگا لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ شاید آنے والی صدی میں ایسے جہاز بن جائیں جو شمسی توانائی کو استعمال کرتے ہوئے مسافروں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے کام آئیں۔ ضمناً یہ ذکر کرنا دلچسپی سے خالی نہیں کہ Shuttle جو خلا میں جاتی ہے اپنی تمام کی تمام بجلی شمسی سیلوں سے ہی پیدا کرتی ہے۔

جرمنی سے پاکستان یا کسی بھی ملک کے ہوائی سفر کے لئے

ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں

ماہ دسمبر میں پی۔ آئی۔ اے۔ یا کسی بھی دوسری ائرلائن سے پاکستان کے سفر کے لئے ابھی سے اپنی نشست بک کروا لیں۔ ارادہ بدلنے پر Cancellation چارجز نہیں لئے جائیں گے۔

Irfan Khan,
Goldwing Trade & Travel Frankfurt
Tel: 069 - 567262, Fax: 069 - 5601245

مکتوب آسٹریلیا
دلچسپ خبریں

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

آسٹریلیا میں بے کار چرچ فروخت ہوکر مفید مقاصد کے لئے استعمال ہورہے ہیں

آسٹریلیا میں جو چرچ بے کار پڑے ہیں ان کی نگرانی وحفاظت پر اتنا خرچ اٹھتا ہے کہ ان اداروں نے انہیں فروخت کرنا شروع کر دیا ہے۔ کئی ادارے پرانے چرچ بیچ کر شہر کے ترقی پذیر حصوں میں نئے چرچ تعمیر کر رہے ہیں۔ گزشتہ بیس سال کے دوران اینگلیکن چرچ نے ۷۴ چرچ بیچے ہیں اور ۱۸ نئے تعمیر کئے ہیں۔ اس طرح ان کے چرچوں کی تعداد میں ۵۶ کی کمی واقع ہوئی ہے۔ جو ۷۴ چرچ بکے ہیں ان میں سے ۱۹ مسمار کر دئے گئے ہیں۔ ۱۷ دوسرے عیسائی فرقوں نے خرید لئے اور ۱۴ کو تغیر و تبدل کے بعد گھروں کی صورت میں منتقل کر دیا گیا۔ مسمار ہونے والوں میں کچھ ایسے وسیع و عریض چرچ بھی تھے کہ جن جیسوں کو دیکھ کر ایک بار اکبر آلہ آبادی نے بڑی حیرت و حسرت سے کہا تھا۔

الٰہی گر جائیں یہ گر جائیں یہ گر جائیں

ٹونگا میں دبلاپن کے قومی مقابلے

خوبصورتی کے معیار بھی وقت اور زمانہ کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ ملک ٹونگا میں موٹا ہونا خوبصورتی اور طاقت کی علامت سمجھا جاتا تھا چنانچہ ان کا موجودہ بادشاہ ٹوپو (TUPOU IV) دنیا میں سب سے زیادہ بھاری بھرکم بادشاہ خیال کیا جاتا تھا۔ پھر وقت کے ساتھ معیار بدلا اور موٹاپا بدصورتی اور پھرتیلا پن خوبصورتی سمجھا جانے لگا۔ اس احساس کے ساتھ بادشاہ نے دبلا ہونے کی کوشش میں خوراک کم کردی اور دن میں تین تین بار ورزش کرنے لگا۔ لوگ جو اپنے بادشاہ کے دین پر ہوتے ہیں انہوں نے بھی دبلا ہونے کی دوڑ شروع کردی۔ ملک بھر میں پھرتیلاپن کے مقابلے ہونے لگے۔ یونیسیف نے بھی حوصلہ افزائی کی اور وزن کرنے کی نوعدد مشینیں تحفہ میں دیں۔ بادشاہ نے "قومی دبلاپن مقابلہ" کا اعلان کیا جو جیتے گا اسے ہوائی ٹکٹ انعام میں دیا جائے گا۔ بادشاہ خود بھی مقابلہ میں شامل ہے۔

ٹونگا کا ملک جنوبی بحرالکاہل میں واقع ہے اور کئی جزائر پر مشتمل ہے جن میں سے تین نسبتاً بڑے ہیں۔ کل رقبہ ۲۸۹ مربع میل ہے اور آبادی ایک لاکھ پانچ ہزار ہے۔ دارالخلافہ نوکوالوفا ہے جس کی آبادی اٹھارہ ہزار ہے۔ موسم معتدل مرطوب ہے اور پھلوں اور سبزیوں کی کاشت کے لئے بہت موزوں ہے کیلا ناریل وغیرہ کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور برآمد کیا جاتا ہے۔ ان کی درآمد زیادہ تر نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا میں ہوتی ہے۔ ساری زمین کی مالک حکومت ہے لیکن جب لڑکا سولہ سال کا ہوتا ہے تو زمین کاشت کے لئے ٹھیکہ پر لے سکتا ہے۔ اس ملک میں ۱۸۰۰ء کے قریب برطانیہ کے میتھوڈسٹ پادری تبلیغ کے لئے آئے اور ان میں سے کئی پھر یہیں کے ہولئے۔ ان کی کوششوں سے لوگوں نے عیسائیت کو اختیار کرلیا پھر ۱۹۰۰ء میں یہ ملک برطانوی حکومت کے ماتحت آگیا اور ستر سال بعد ۱۹۷۰ء میں آزاد ہوا اور دولت مشترکہ کا ممبر بنا۔ ملک میں چھ سے چودہ سال کی عمر تک سکول جانا لازمی ہے۔ بچے مقامی زبان کے علاوہ انگریزی بھی سیکھتے ہیں۔ ۱۲۵ پرائمری اور ۴۵ ہائی سکول ہیں جن میں سے ۶۰٪ حکومت چلاتی ہے اور ۴۰٪ عیسائی مشنری ادارے۔ لوگ لمبے قد اور کالے رنگ کے ہوتے ہیں اپنی مقامی زبان TONGAN بولتے ہیں لیکن انگریزی بھی عام سمجھی اور بولی جاتی ہے۔

بقیہ سوال و جواب

یہ اصول ہر اس پیش گوئی پر چسپاں ہوگا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معاملہ میں آپ کوئی اشتباہ دیکھتے ہیں۔ چنانچہ حضرت یونس ؑ نبی کے اس واقعہ میں بھی یہی نظر آتا ہے۔ نینوا کی بستی نے توبہ کی۔ ان کی حالت یہ تھی کہ اپنے جانور بھی باہر لے گئے اور بڑے دردناک انداز میں توبہ واستغفار کیا۔ حضرت یونس علیہ السلام کو علم نہیں تھا۔ وہ تو انسان تھے اور عالم الغیب نہیں تھے۔ ان کا علم تو یہاں تک تھا کہ ہر مسافر سے پوچھتے تھے۔ یقین ہونے کے باوجود اس یقین کو آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ کر مزہ چاہتے تھے۔ آنے والے مسافروں سے پوچھتے تھے کہ وہاں کچھ ہوا ہے یا نہیں۔ تو وہ کہتے کچھ بھی نہیں ہوا۔ تو اس شرمندگی سے وہاں سے گئے ہیں گویا خود خدا کی رحمت کے خلاف دل میں رنجش پیدا کرلی۔ گو ہلکی سی ہے کیونکہ نبی بہت بڑی رنجش میں مبتلا نہیں ہوتا۔ اگر بڑی رنجش ہوتی تو ان کو ہلاک کر دیا جاتا۔ شہر کو بچالیا جاتا اور یونس کو ہلاک کر دیا جاتا۔ مگر ہلاکت کے منہ میں پہنچا کر واپس لاکر خدا نے اس بات کا ثبوت دیا تھا کہ اے یونس! تو بھی تو میرا بندہ ہے۔ وہ لوگ بھی ہلاکت کے منہ تک پہنچ چکے تھے ان کی توبہ سے جیسے میں نے ان سے سلوک کیا اب میں تجھ سے بھی یہی سلوک کرتا ہوں۔ تو ہلاکت کے منہ میں پہنچ کر جب تو نے استغفار کی اور کہا کہ اے خدا، اب تیرے سوا کچھ نہیں۔ "انی کنت من الظالمین" تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بچالیا۔ پس اللہ کی رحمت کا یہ وہ اصول ہے آپ کو جہاں بھی یہ لاگو ہوتا ہوا دکھائی دے گا وہاں بعض پیش گوئیوں میں بظاہر اشتباہ دکھائی دے گا۔

MUSLIM TELEVISION AHMADIYYA

Muslim TV AHMADIYYA

Programme Schedule for Transmission from London
24th November 1995 - 7th December 1995

Friday 24th November

11.30	Tilawat
11.45	Dars-ul-Hadith
12.00	M.T.A Variety: Bait Bazi Khuddam ul Ahmadiyya, Rabwah vs. Sargodah.
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 44, Part 1
1.00	MTA News
1.30	Friday Sermon, Live
2.40	Nazm
2.50	Mulaqat with Huzoor (Urdu).
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Qaseedah
4.55	Tomorrow's Programmes

Saturday 25th November

11.30	Tilawat
11.45	Dars-ul-Hadith (English)
12.00	Eurofile: Question Answer Session with Huzoor, 20/9/95, Hamburg, Germany. 1st part
1.30	MTA News
2.00	Children's Corner: Mulaqat with Huzoor.
3.05	Nazm
3.10	M.T.A Variety: Seerat Un Nabi s.a.w, by Hafiz Muzaffar Ahmad.
3.40	LIQAA MA'AL ARAB
4.40	Qaseedah
4.50	Tomorrow's Programmes

Sunday 26th November

11.30	Tilawat
11.45	Dars-ul-Hadith (English)
12.00	Eurofile: A Letter from London
12.30	Bosnia Desk: Question Answer Session with Bosnians. 20/9/95, Hamburg, Germany. Part 2 (final)
1.00	MTA News
1.30	Children's Corner - Lets learn Salat No. 12
2.00	Mulaqat with Huzoor. English
3.00	Nazm
3.05	M.T.A Sports: Football Match, Dar ul Barakat / Darool Aloom
3.40	Qaseedah
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Nazm & Tomorrow's Programmes

Monday 27th November

11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Malfoozat
12.00	Eurofile
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 44, Part 2
1.00	MTA News
1.30	Around the Globe: The Great Wall - Beijing, China
2.00	Natural Cure- Homeopathy lesson No. 126
3.05	Dil bar mera yehi hai, by Chaudhry Hadi Ali Sahib
3.30	M.T.A Variety: Programme from Germany, An Introduction of Ahmadiyyat (Turkish).
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Nazm and Tomorrow's Programmes

Tuesday 28th November

11.30	Tilawat
11.45	Seerat-ul- Nabi (s.a.w)
12.00	Medical Matters
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 45 Part 1
1.00	MTA News
1.30	Around the Globe: Tarbiyyat Aulaad
2.00	"Natural Cure" - Homeopathy Lesson 127
3.05	M.T.A. Variety: "Conversation", by Naseem Mahdi.
3.40	Qaseedah
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Nazm Tomorrow's Programmes

Wednesday 29th November

11.30	Tilawat
11.45	Dars-E-Hadith
12.00	Eurofile: An Interview of Huzoor by Sunday Times, Delhi, 1992.
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 45 Part 2
1.00	MTA News
1.30	M.T.A Lifestyle. Sewing Class. Perahan.
2.00	Quran Class - Tarjumatul Quran 99.
3.00	Nazm
3.05	M.T.A Variety - Islamic Adaab by Imam Ata-ul-Mujeeb Rashid Sb.
3.40	Qaseedah
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes

Thursday 30th November

11.30	Tilawat
11.45	Dars-E-Malfoozat
12.00	Medical Matters
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 46 Part 1
1.00	M.T.A News
1.30	Around the Globe: Bangladesh Ki Agja Ki Jamate.
2.00	Quran Class - Tarjumatul Quran Class No 100.
3.00	Nazm
3.05	M.T.A Variety: Bait Bazi, Lajna Rabwah.
3.30	"Children Corner" - Yassarnal Quran No. 11
4.00	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes.

Friday 1st December

11.30	Tilawat
11.45	Dars-ul-Hadith
12.00	M.T.A Variety: Hamari Kaenat
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 46, Part 2
1.00	MTA News
1.30	Friday Sermon, Live
2.40	Nazm
2.50	Mulaqat with Huzoor (Urdu).
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Qaseedah
4.55	Tomorrow's Programmes

Saturday 2nd December

11.30	Tilawat
11.45	Dars-ul-Hadith (English)
12.00	Eurofile: Question Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih the IV, held in Nunspeet, Holland. 23/9/95. Part 1
1.30	MTA News
2.00	Children's Corner: Mulaqat with Huzoor.(English)
3.05	Nazm
3.10	M.T.A Variety: Documentary "Madam Tussauds"
3.40	LIQAA MA'AL ARAB
4.40	Qaseedah
4.50	Tomorrow's Programmes

Sunday 3rd December

11.30	Tilawat
11.45	Dars-ul-Hadith (English)
12.00	Eurofile: A Letter from London
12.30	Eurofile: Question Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih the IV, held in Nunspeet, Holland. 23/9/95. Part 2
1.00	MTA News
1.30	Children's Corner - Lets learn Salat No. 13
2.00	Mulaqat: Huzoor meets English speaking friends.
3.00	Nazm
3.05	M.T.A Sports: Football matchm, Darul Nasr / Sadar
3.40	Qaseedah
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Nazm & Tomorrow's Programmes

Monday 4th December

11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Malfoozat
12.00	Eurofile
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 47, Part 1
1.00	MTA News
1.30	Around the Globe: "A visit to Spain"
2.00	Natural Cure- Homeopathy lesson No. 128
3.05	Dil bar mera yehi hai, by Chaudhry Hadi Ali Sahib
3.30	Eurofile: Programme from Germany.
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Qaseedah and Tomorrow's Programmes

Tuesday 5th December

11.30	Tilawat
11.45	Seerat-ul- Nabi (SAW)
12.00	Medical Matters
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 47 Part 2
1.00	MTA News
1.30	Around the Globe: Hijri Shamsi Calindar, Fath
2.00	"Natural Cure": Homeopathy Lesson 129
3.05	M.T.A. Variety: "Conversation", by Naseem Mahdi
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Qaseedah Tomorrow's Programmes

Wednesday 6th December

11.30	Tilawat
11.45	Dars-E-Hadith
12.00	Eurofile
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 48 Part 1
1.00	MTA News
1.30	M.T.A Lifestyle. Sewing Class, Perahan
2.00	Quran Class - Tarjumatul Quran 101.
3.00	Nazm
3.05	M.T.A Variety - Islamic Adaab by Imam Ata-ul-Mujeeb Rashid Sahib
3.40	Qaseedah
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes

Thursday 7th December

11.30	Tilawat
11.45	Dars-E-Malfoozat
12.00	Medical Matters:
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 48 Part 2
1.00	M.T.A News
1.30	Around the Globe: Seerat Hadhrat Ali r.a.t.a
2.00	Quran Class - Tarjumatul Quran Class No 102.
3.00	Nazm
3.05	M.T.A Variety: Quiz programme, Nasirat ul Ahmadiyya, Pakistan.
3.30	"Children Corner": Yassarnal Quran No. 12
4.00	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes

Programmes or their timings may change without prior notice. We welcome viewers' comments about the quality of translation of the programmes. "Learning languages with Huzoor".

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
Vol. 2 Friday, November 24, 1995 No. 47

شذرات

(م۔ا۔ح)

اپنے ایک سابق مضمون میں ہم نے "قیوم ثانی" حضرت خواجہ محمد معصوم خلف الرشید حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہما کے بعض ارشادات کا حوالہ دیا تھا جس پر ہمارے بعض احباب نے استفسار کیا ہے کہ یہ مقام قیومیت کیا ہے۔ قطب، غوث اور اولیائے کرام کا تذکرہ تو اکثر ہوتا ہے مگر اس نظریہ قیومیت پر روشنی ڈالی جائے اور بتایا جائے کہ اگر یہ بزرگ قیوم ثانی تھے تو پھر قیوم اول کون تھے اور یہ سلسلہ کہاں تک چلا۔

ہمارے شذرات کا ایک مقصد اپنے قارئین کو اپنی معلومات میں شریک کرنا اور اپنے حاصل مطالعہ کو آپس میں بانٹنا بھی ہے اس لئے اس دلچسپ موضوع پر بھی ہم اپنی طرف سے کوئی تبصرہ کئے بغیر دو مستند تالیفات سے استفادہ کرتے ہیں۔ پہلے قیومیت کی حدود ملاحظہ فرمایئے۔

"قیوم کون ہوتا ہے"

"قیوم اس شخص کو کہتے ہیں کہ جس کے ماتحت تمام اسماء صفات شیونات (نقل مطابق اصل)، اعتبارات اور اصول ہوں اور تمام گزشتہ و آئندہ مخلوقات کے عالم موجودات، انسان، وحوش، پرند، نباتات، ہر ذی روح، پتھر، درخت، بحر و بر کی ہر شے، عرش، کرسی، لوح و قلم، ستارے، ثوابت، سورج، چاند، آسمان، بروج، سب اس کے سائے میں ہوں۔ افلاک و بروج کی حرکت، سکون، سمندر کی لہروں کا اٹھنا، درختوں کے پتوں کا ہلنا، بارش کے قطروں کا گرنا، پھلوں کا پکنا، پرندوں کا چونچ پھیلانا، دن رات کا پیدا ہونا اور گردش کنندہ آسمان کی موافق یا ناموافق رفتار سب کچھ اسی کے حکم سے ہوتا ہے بارش کا ایک قطرہ ایسا نہیں جو اس کی اطلاع کے بغیر گرتا ہو۔ زمین پر حرکت و سکون اس کی مرضی کے بغیر نہیں۔ جو آرام، خوشی، بے چینی اور رنج اہل زمین کو ہوتا ہے، اس کے حکم کے بغیر نہیں ہوتا۔ کوئی گھڑی، کوئی دن، کوئی ہفتہ، کوئی مہینہ، کوئی سال ایسا نہیں جو اس کے حکم کے بغیر اپنے آپ میں نیکی بدی کا تصرف کر سکے۔ غلہ کی پیدائش، نباتات کا اگنا، غرض جو جو کچھ بھی خیال میں آ سکتا ہے وہ اس کی مرضی اور حکم کے بغیر ظہور میں نہیں آتا۔

روئے زمین پر جس قدر عابد، ابرار اور مقرب، تسبیح، ذکر، فکر، تقدیس اور تزویہ میں عبادت گاہوں، جھونپڑوں، کٹیوں، پہاڑ اور دریا کے کنارے، زبان، قلب، روح، سرخفی، اخفاء اور نفسی سے شاغل اور معتکف ہیں اور حق تعالیٰ کی راہ میں مشغول ہیں، سب اسی کی مرضی سے مشغول ہیں گو اس بات کا علم نہ ہو۔ جب تک ان کی عبادت قیوم کے ہاں قبول نہ ہو، اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں ہوتی"۔ (روضۃ القیومیہ جلد اول صـ ۹۴)۔

یہ عجیب و غریب غالیانہ نظریہ جس کی حدیں لاریب واضح شرک سے ملتی ہیں حضرت امام ربانی، مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مندوں اور متوسلین کا ایجاد کردہ ہے اور اگرچہ ان کے فرزند حضرت خواجہ محمد معصوم صاحبؒ کے مرتب کردہ، مکتوبات امام ربانی میں اس بارہ میں کچھ مذکور نہیں لیکن بعد میں آنے والے مجددی حضرات نے اسے بڑی تفصیل سے مدون کیا ہے اور مندرجہ بالا حوالہ ایسی ہی ایک تحریر سے اقتباس ہے۔ ان بزرگوں کے نزدیک سب سے پہلے اور سب سے بلند مرتبہ کے قیوم حضرت مجدد الف ثانیؒ تھے۔ ان کے بعد خواجہ محمد معصوم صاحبؒ قیوم ثانی، خواجہ محمد نقشبندؒ قیوم ثالث اور خواجہ محمد زبیر صاحبؒ قیوم رابع ہوئے۔ ان چاروں کے کچھ عرصہ بعد پیدا ہونے والے بعض بزرگوں (مثلاً شاہ ابو سعیدؒ) کے حالات میں بھی تفویض قیومیت کا ذکر ملتا ہے۔

اب اس مظہر کے بارے میں مشہور اسلامی سکالر جناب شیخ محمد اکرام صاحب کی رائے درج ہے:۔

" عجیب بات ہے کہ باوجودیکہ قیوم کو صفات نبوی سے نہیں بلکہ صفات الٰہیہ سے متصف کیا جاتا ہے، کوئی آیت، کوئی حدیث اس نظریے کی تائید میں پیش نہیں کی جاتی۔ عقل اس بات کو قبول نہیں کرتی لیکن کشف اور صوفیانہ احوال کے زور پر دعویٰ کیا جاتا ہے اور عقیدت مند مان لیتے ہیں۔ حالی نے کیا خوب کہا ہے:

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
کہے آگ کو اپنا قبلہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید سے کچھ خلل اس میں آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

(رود کوثر، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، نواں ایڈیشن، ۱۹۸۴ء صـ ۲۹۸، ۲۹۹)

DISTRIBUTORS OF CRIMPLENE/ VELVET & POLYESTER COTTON CLOTH/ QUILTS & BLANKETS/ PILLOWS & COVERS/ VELVET CURTAINS/ NYLON & SATIN FINISH BED SPREADS/ BED SETTEE & QUILT COVERS/ VELVET CUSHION COVERS/ PRAYER MATS/ ETC. ETC DIRECT SALE TO THE PUBLIC
CROWN TEXTILES,
138 ABBEY ROAD, BRADFORD, BD8 8DP
PHONE 0274 724 331/ 488 446
FAX 0274 730 121

مختصر عالمی خبریں

(مرتبہ ابوالمسرور چوہدری)

اعجاز الحق اور یوسف رضا گیلانی لاس ویگاس میں جوا کھیلتے ہوئے ایک لاکھ ڈالر ہار گئے۔

(امریکہ) ہفت روزہ پاکستان پوسٹ نیویارک کی ۸ ستمبر تا ۱۴ ستمبر ۹۵ء کی اشاعت کے مطابق قومی اسمبلی کے سپیکر یوسف رضا گیلانی اور قومی اسمبلی میں اپوزیشن کے راہنما اور جنرل ضیاء الحق کے صاحبزادے اعجاز الحق جو گزشتہ دنوں اقوام متحدہ میں انٹر پارلیمنٹری اجلاس میں شرکت کے لئے امریکہ گئے ہوئے تھے لاس ویگاس کے عالمی جوئے خانوں میں ایک لاکھ ڈالر سے زائد رقم ہار گئے۔ یوسف رضا گیلانی نے ۴۲ ہزار اور اعجاز الحق نے ۵۷ ہزار ڈالر کی خطیر رقم جوئے میں ہار دی۔

پاکستان دیوالیہ ہو چکا ہے فرشتوں کی حکومت بھی ملکی حالات درست نہیں کر سکتی۔

(پاکستان) روزنامہ جنگ لندن کی ۶ اکتوبر ۹۵ء کی اشاعت کے مطابق پاکستان پیپلز پارٹی کے سابق سکرٹری جنرل ڈاکٹر مبشر حسن نے موجودہ صورتحال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ملک سنگین بحران کا شکار ہے۔ عوام جمہوری حکومت کے قیام سے ناامید ہو چکے ہیں۔ ریاستی مشینری مکمل طور پر تتر بتر ہو گئی ہے مرکزی حکومت آئین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے صوبائی حکومتیں چلا رہی ہیں۔ "عجیب و غریب" قسم کے افراد اراکین اسمبلی منتخب ہو گئے ہیں جن کے ہوتے ہوئے فرشتوں کی حکومت بھی ملکی حالات درست نہیں کر سکتی۔

دنیا کے کئی ممالک میں بچوں سے جبری مشقت لی جا رہی ہے۔

امریکی محکمہ محنت کی رپورٹ کے مطابق دنیا کے کئی ممالک میں بچوں سے جبری مشقت لی جا رہی ہے۔ بھارت کی حکومت نے اعتراف کیا ہے کہ ان دنوں ملک بھر میں ۲۰ ملین بچوں سے مشقت لی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بھارت کی ڈائمنڈ انڈسٹری میں ایک لاکھ سے زائد بچے کام کرتے ہیں جو ہیروں کو کاٹنے اور پالش کرنے میں مصروف ہیں وہ اوسطاً ۹ گھنٹے روزانہ کام کرتے ہیں۔ امریکی رپورٹ کے مطابق بھارت میں کارپٹ، فائرورک اور برک انڈسٹری میں ۵۵ ملین چائلڈ لیبر کام کرتی ہے۔ پاکستان میں بھٹوں پر کام کرنے والے مزدوروں کی آدھی تعداد بچوں پر مشتمل ہے ان بچوں کے والدین کو بھٹہ کے مالکان پیشگی رقم دے کر رکھتے ہیں اس طرح زندگی بھر ان بچوں کو بھٹہ کے مالکان کی غلامی کرنا پڑتی ہے۔ قالینوں کے کارخانوں میں بچوں سے ہفتہ کے ساتوں دن ۲۰ گھنٹہ روزانہ تک کام لیا جاتا ہے جس کے باعث بچوں کو جلد اور سانس کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں اور انکی ریڑھ کی ہڈی ٹیڑھی ہو جاتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق بعض جگہوں پر بچوں کو رات کو باندھ دیا جاتا ہے اور اس طرح وہ بندھے بندھائے نیند پوری کرتے ہیں۔ بعض بچوں کو خلیجی ریاستوں میں اونٹوں کی دوڑ کے لئے سمگل کیا جاتا ہے جہاں انکو بھوکا رکھ کر اونٹوں کی پیٹھ پر باندھا جاتا ہے اور دوڑ کے دوران انہیں پیٹا جاتا ہے۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جنوبی امریکہ، جنوبی ایشیا اور افریقہ کے بعض ممالک میں بچوں کو غلام بنا کر رکھا جا رہا ہے اس کے عوض ان کو یا تو بہت کم معاوضہ دیا جاتا ہے یا پھر انہیں صرف زندہ رہنے کے لئے خوراک دی جاتی ہے۔ مالکان انہیں جسمانی اور جنسی تشدد کا نشانہ بناتے ہیں۔ بچوں سے انکی جسمانی حیثیت سے کہیں زیادہ مشقت لی جاتی ہے۔ اور جو ظلم کی تاب نہ لا کر ختم ہو جاتے ہیں انہیں دفن کر دیا جاتا ہے۔ پیرو کے جنگلات سے ایسے بچوں کی کئی اجتماعی قبریں ملی ہیں۔

رپورٹ میں بچوں سے جبری مشقت لینے پر بھارت، نیپال، پاکستان، پیرو، انڈونیشیا، تھائی لینڈ اور برما پر تنقید کی گئی ہے۔ تاہم رپورٹ میں اس امید کا اظہار کیا گیا ہے کہ تمام دنیا میں اس لعنت کے خلاف شعور بیدار ہو رہا ہے۔

الفضل انٹرنیشنل کے خود بھی خریدار بنئے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کے نام بھی لگوایئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔
(مینیجر)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد